کتاب الحاوی

اردو ترجمہ

حصہ دوم

حصہ دوم (امراضِ چشم)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء — ۹۲۵ء

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی

شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ دوم (امراضِ چشم)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء — ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

ناشر:
سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
۶۵۔۶۱۔انسٹی ٹیوشنل ایریا
پنکھا روڈ، جنک پوری
نئی دہلی ۱۱۰۰۵۸

تعداد اشاعت : ایک ہزار
سن اشاعت : ۱۹۹۷ء
قیمت : 180/- روپے

طابع : علی کارپوریشن انڈیا، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

فہرست مضامین

پیش لفظ 7

پہلا باب 9

چشم پلکوں اور چشم کے اورام، قسمیں
چشم کا عمومی علاج، اجمالی گفتگو اور ادویۂ چشم
جلیدیہ کے امراض
ثقب عنبیہ کے امراض
قرنیہ کے امراض
عنبیہ کے امراض
بیضیہ کے امراض
تمام امراض چشم میں کتاب العین اور کتاب العلل
والا عراض سے چند باتیں
چشم کی دواؤں کا علیحدہ علیحدہ بیان
پلکوں کے امراض
گوشہ ہائے چشم کے امراض
ملتحمہ کے امراض

قرنیہ کے امراض
عنبیہ کے امراض
ثقبہ عنبیہ کے امراض
جلیدیہ کے امراض
بیضیہ کے امراض
زجاجیہ کے امراض
عصبہ مجوفہ کے امراض
ثقب عنبی کے امراض

دوسرا باب

57

آشوب چشم، درد چشم و وردیج
قرنیہ میں مواد کا آنا
سرطان اور اس کی علامت
تشنج کی وجہ سے آنکھوں کے اورام
مٹی اور دھوپ سے پیدا شدہ خشکی
چشم کا ورم حار، پپوٹوں کا پھولنا اور متورم ہونا
حاد آشوب چشم اور اس کی تکلیف
آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے آبلوں جیسے دانے
پپوٹوں کے اورام رخوہ
صفاق میں عارض ہونے والا سرطان
آنکھوں میں عارض ہونے والا سرطان
وہ دوائیں جو آنکھ کے اورام حارہ

حار آشوب چشم اور اس کی تکلیف میں سکون پہنچاتی ہیں
چشم اورام اور اوجاع حادہ کا بیان

تیسرا باب 107

ظفرہ، طرفہ، رشح یعنی دمعہ، سبل، جرب، جساء، کمہ، حکہ، شعیرہ، بردہ، شرناق، قمل، شترہ، التزاق، تحجر، توثہ، آشوب چشم خشک، سرخ رگیں، جحوظ، غرور، حول، سیل العین، صبغ الزرقہ، ضربہ، جس سے آنکھیں زخمی ہو جائیں یا کچلی جائیں، جحوظ یعنی پوری آنکھ کا ابھر آنا،
عشاء (رتوندہ)......... اندھیرے میں نظر نہ آنا)، روز کوری (دنوندہ)......... تیز روشنی میں نظر نہ آنا)، قریب کی بصارت درست اور دور کی خراب، دور کی درست اور قریب کی کمزور، آنکھوں میں کسی چیز کا پڑ جانا، آنکھوں کو لاحق ہونے والی ٹھنڈک۔
سلاق، پپوٹوں کی چپکن، سرمہ لگانے سے آنکھ میں، پپوٹوں اور آنکھوں کی بڑی عروق میں لحم زائد کا پیدا ہو جانا، پپوٹوں کی خشونت، جرب، پپوٹوں کی خشونت اور غلظت۔

چوتھا باب 126

آنکھوں کے عضلات کے تشنج، استرخاء اور ٹوٹنے کی وجہ سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں، آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال شکل، شتر، تشنج۔

پانچواں باب 157

انتشار، امراض ثقب العین، ضیق حدقہ، ثقب عنبیہ کے جملہ امراض، نزول الماء، اس کا علاج، آپریشن اور نزول الماء وغیرہ میں آنکھ کے معائنہ کا طریقہ اور

بڑھاپے میں آنکھوں کے اندر شدت کی نیلگونی۔

چھٹا باب

بصارت کی کمزوری (جب کہ آنکھیں اپنی اصل شکل میں ہوں)
نگاہ کی حفاظت اور اسے تیز رکھنا، ضعف بصر کے محرکات واسباب، دور کی بصارت درست اور قریب کی کمزور، قریب کی درست اور دور کی کمزور، چیزیں سوراخ دار، چھوٹی یا بڑی یا بے رنگ نظر آئیں،
عشاء (رتوندہ)..........اندھیرے میں نظر نہ آنا)،
روزکوری (دنوندہ)..........تیز روشنی میں نظر نہ آنا)،
وہ دوائیں جو بصارت کو صاف اور تیز کرتی ہیں، غرب یعنی آنکھوں کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، گوشہ ہائے چشم کا فتق، لحمہ کی کمی اور زیادتی۔
پلکوں کا اگانا، خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پپوٹوں کی سرخی وورم کے ساتھ پلکوں کا گر جانا) کا بیان۔
پلکوں کو اگانے کے لئے عجیب وغریب سرمہ۔

پیش لفظ

کتاب الحاوی جس کا اصل عنوان "الحاوی الکبیر فی الطب" ہے اسکوریال لائبریری اسپین اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کے مخطوطوں کی بنیاد پر مدون کر کے دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد نے ۱۹۵۸ء اور ۱۹۷۱ء کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کی تھی۔ ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی یہ تالیف معالجات کے موضوع پر یونانی طب کی قدیم کتابوں میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

زکریا رازی کی معالجانہ حیثیت مسلم ہے۔ اس نے اپنی عمر کا ایک طویل حصہ 'بیمارستان' 'بغداد' کے افسر الاطباء کی حیثیت سے گذارا۔ یوں اسکی تصانیف کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے لیکن سب سے اہم اور ضخیم کتاب یہی "کتاب الحاوی الکبیر فی الطب" ہے جو معالجات کے موضوع پر اور رازی کے اپنے تجربات پر مشتمل ہے۔

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے دوسرے تحقیقی کاموں کے ساتھ علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور لٹریری ریسرچ پروگرام کے تحت بعض نادر طبی کتابوں کے تراجم سے پہلی بار دنیا کو روشناس کرایا ہے مثلاً رسالہ جودیہ از ابن سینا (فارسی متن ترجمہ، حواشی وغیرہ)، کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی متن کی ترتیب اور اردو ترجمہ الگ الگ جلدوں میں)، کتاب الابدال از زکریا رازی (عربی متن، ترجمہ و حواشی)، کتاب العمدہ فی الجراحت از ابن القف (اردو ترجمہ مکمل دو جلدوں میں)، کتاب التیسیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) کتاب المنصوری از زکریا رازی (اردو ترجمہ) عیون الانباء فی طبقات الاطباء از ابن ابی اصیبعہ (اردو ترجمہ۔ چار جلدوں میں سے دو شائع ہو چکی ہیں باقی دو زیر ترجمہ و زیر اشاعت ہیں) معالجات بقراطیہ از ابوالحسن احمد ابن محمد طبری (حصہ اول کے طور پر پہلے پانچ مقالات کی اشاعت ہو چکی ہے باقی پانچ مقالات حصہ دوم کے طور پر عنقریب شائع ہوں گے۔

"کتاب الحاوی الکبیر فی الطب" کی مدونہ دائرۃ المعارف، حیدر آباد کے اردو ترجمہ کا منصوبہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے چنانچہ پہلی جلد کا ترجمہ حال ہی میں شائع ہوا ہے جو 'امراض راس' کے موضوع پر ہے۔

پیش نظر کتاب "الحاوی الکبیر فی الطب" کی دوسری جلد کے ترجمے پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں آنکھوں کی

مختلف بیماریوں پر تفصیلی مباحث ملتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ تقریباً گیارہ سو سال پہلے زکریا رازی نے آنکھوں کی مختلف بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے سرطان کے اسباب اور علامات اور علاج کا بیان بھی کیا ہے نیز نزول الماء (Cataract) کے علاج اور آپریشن کا بیان بھی بڑی تفصیل سے کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ علم جراحیات اسی دور کے طریقۂ علاج کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ اگر ان کارناموں کو سامنے رکھ کر آج طلباء مزید تحقیق و جستجو کریں تو ہوسکتا ہے کہ بعض نئی باتیں منظر عام پر آئیں۔ الحاوی الکبیر جیسی کتابوں کا شمار طب یونانی کے اصل ماخذ میں ہوتا ہے اور عربی سے اردو میں ایسی کتابوں کو منتقل کرنے سے آج کے طلباء، اساتذہ اور معالجین یقیناً مستفید ہوں گے۔

جیسا کہ پہلی جلد کے پیش لفظ میں عرض کیا گیا تھا کونسل نے کتاب الحاوی کی چھ جلدوں پر کام مکمل کرلیا ہے جس میں سے دوسری جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ باقی جلدوں کا ترجمہ بھی عنقریب شائع کیا جائے گا اور آئندہ جیسے جیسے مزید جلدوں کے تراجم کا کام مکمل ہوتا جائے گا انہیں شائع کیا جاتا رہے گا۔ یہ ایک عظیم منصوبہ ہے اور کونسل کی پوری کوشش ہے کہ یہ جلد از جلد پایۂ اختتام کو پہنچے۔ اس سلسلے میں آپ کے مفید اور کارآمد مشوروں کا استقبال کیا جائے گا۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

پہلا باب

چشم، پلکوں اور چشم کے اورام، قسمیں، چشم کا عمومی علاج، اجماعی گفتگو اور ادویۂ چشم

امراض چشم کے باب میں مادہ کی کثرت، قلت، سوزش کی شدت، آنکھوں کی سرخی، عروق چشم میں خون کی کثرت، قلت، غذا کی کثرت، قلت، آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے مختلف رنگوں کی نوعیت، پلکوں کا کھردراپن اور درد کی کیفیت نگاہ میں رکھی جاتی ہے۔

توتیا مغسول سوزش پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرتی ہیپ۔ یہی وجہ ہے کہ توتیا سے اس وقت علاج کیا جاتا ہے جب لطیف اور تیز مادہ آنکھوں کے اندر اترنے لگتا ہے۔ تاہم یہ علاج مسہل اور فصد کے ذریعہ پورے سر اور جسم کا تنقیہ کر لینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ سر کا استفراغ خصوصیت کے ساتھ غرور، مصنوغ اور عطوس کے ذریعہ کرتے ہیں۔ توتیا مغسول کی شان یہ ہے کہ وہ رطوبتوں کو اعتدال کے ساتھ خشک کرتی ہے استفراغ سے خود طبقات چشم کے اندر مادہ کے سیلان و نفوذ کو روکنا مقصود ہوتا ہے تو اس کے استعمال سے عروق چشم کے اندر تجمس فضلاتی رطوبت کی ریزش رک جاتی ہے۔ سر کا تنقیہ، یا رطوبتیں پیدا ہونے اور اس کے بعد

چشم تک ان رطوبتوں کے گرنے کے وقت سر کے اندر جو فضلہ موجود ہوتا ہے اس کا استفراغ کرنے سے پہلے مذکورہ بالا مسدد و مغری ادویہ استعمال کی گئیں تو مریض کو شدت کا درد لاحق ہوگا۔ کیونکہ سیلان رطوبت سے طبقات چشم کے اندر تناؤ پیدا ہوگا، کبھی کبھی تناؤ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ طبقات کے اندر دراڑ اور کھجلی پیدا ہو جاتی ہے۔

ادویہ کی اس قسم میں انڈوں کی لطیف سفیدی بھی داخل ہے۔ اس بایں معنی یک گونہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ وہ سوزش پیدا کرنے والی رطوبتوں کو دھو دیتی ہے لیپ کرتی ہے (تغریہ) اور آنکھوں کے اندر پیدا شدہ کھردرے پن کو ہموار کر دیتی ہے۔ البتہ مذکورہ ادویہ کی طرح مسامات اور باریک سوراخوں کے اندر پیوست نہیں ہوتی۔ نہ ہی ان دواؤں کے مانند خشکی پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا بروقت درد کا موجب نہیں ہوتی۔ عصیر حلبہ کا جہاں تک تعلق ہے یہ گو لزوجت میں انڈوں کی سفیدی کے مانند ہے مگر اس کے اندر تحلیل کی قوت اور معتدل سخونت پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ اس لئے عام طور پر آنکھوں کے درد کے لئے مسکن ہے۔ یہ ادویہ کی ایک قسم ہے۔

دوسری قسم ان دواؤں کے متضاد ہے۔ یہ تیز اور چرپری ہوتی ہے۔ مثلاً مومیای، حلیتت، سکنجبیں، فربیون، الغرض وہ تمام ادویہ جو آنکھوں کے اندر خشونت پیدا کئے بغیر طاقتور سخونت پیدا کریں۔

ایک اور قسم ہے۔ یہ محلی ادویہ ہیں۔ مثلاً پوست نحاس، قلقطار بریاں، نحاس بریاں، سرخ پھٹکری، سرمہ اور نحاس۔

ایک اور قسم ایسی ہے جو عفونت پیدا کرتی ہے مثلاً زرنخین۔ پھٹکری کے اندر اس کی تھوڑی تاثیر ہوتی ہے۔

ایک قسم قابض ادویہ کی ہوتی ہے۔ ان دواؤں میں جو اعتدال کے ساتھ قابض ہوتی ہیں وہ آنکھوں کی جانب کھنچ کر آنے والے مادوں کو روکتی اور ان کا استیصال کر دیتی ہیں۔ مگر جو شدید قابض ہوتی ہیں وہ اکثر مضر ہوتی ہیں کیونکہ ان سے آنکھوں کے اندر کھردرا پن پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا مادہ کے استیصال میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ان دواؤں کے اندر تھوڑی شامل کو لی جاتی ہیں جو نگاہ کو تیز کرتی ہیں۔ تاکہ ان کی وجہ سے آنکھوں کا جرم سمٹ کر طاقتور ہو جائے۔ اس طرح فعل بصارت کے اندر قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

معتدل قابض ادویہ آشوب چشم، قروح چشم اور بثور چشم کے لئے عمدہ ہوتی ہیں۔ ان دواؤں کے اندر مثال کے طور پر گلسرخ، تخم گلاب، عصارۂ گلاب، سنبل، ساذج، زعفران، شیاف مامیثااور عصارہ تحیہ الیتس داخل ہیں۔

مر، زعفران، جند بید ستر، کندر اور عصارہ حلبہ جیسی مخ اور ام و قروح ادویہ کی شان یہ ہے کہ وہ مواد کو پختہ کر کے تحلیل کر دیتی ہیں۔ بالخصوص مرکی تاثیر یہ ہے کہ پختہ کرنے کے ساتھ مواد کو تحلیل بھی کر دیتی ہے۔

سوزش پیدا کئے بغیر خشک اور ہموار کرنے والی ادویہ میں گل شاموس، توتیا مغسول، قلمیا محرق مغسول، ابار سوختہ مغسول شامل ہیں۔ قلمیا میں تھوڑی جلائی قوت بھی ہوتی ہے، اسی لئے زخموں کے اندر گوشت بھرنے کے لئے یہ موافق ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے علاوہ نشاستۂ مغسول بھی اس فہرست میں داخل ہے۔ سفیدۂ رصاص (سیسہ سے بننے والا سفیدہ) کو جلا کر دھو دیا جائے تو ابار سوختہ مغسول کے مانند ہو جاتا ہے۔ (میرے خیال میں سفیدہ کے اندر سرکہ کا کچھ اثر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اسے دھو دیا جائے تو بہتر ہے۔ مؤلف) بہ حیثیت مجموعی کسی دوا کے اندر مزہ کی کوئی کیفیت نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ کچھ ہے بھی تو نہایت کمزور ہے۔ دواؤں کے اثرات دیر میں ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے اندر کوئی طاقتور کیفیت ایسی نہیں ہوتی جو مؤثر ہو سکے۔ بس ارضی خاصیت کی وجہ سے خشکی پیدا کر دیتی ہیں، تاہم اطباء اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ تیز بیماریوں کے اندر اور چرپرے مواد اور زخموں میں یہ لذع کی کیفیت نہیں پیدا کرتی ہیں۔ نیز ادویہ چشم میں کوئی صنف ایسی نہیں ہے جو ان دواؤں کے مقابلہ میں مذکورہ بیماریوں کے لئے موزوں تر ہوں۔

قروح، آنکھوں کی طرف بہہ کر آنے والے تیز مواد، بثور اور مواد حادہ پر ابتدائی گفتگو:

ان بیماریوں کے اندر یعنی جن میں آنکھوں کی جانب خراب اور تیز مواد بہہ کر آتے ہیں اور مزمن ہو کر خراش پیدا کرتے ہیں نیز زخموں میں سب سے پہلے فصد اور اسہال سے کام لیتے ہیں پھر سر پر پچنہ لگاتے ہیں شریان پس گوش کی فصد کھولتے ہیں اور کنپٹی کی شریانی رگوں کو کاٹ دیتے ہیں بشرطیکہ بیماری اس حد تک خراب ہو کہ سیلان مواد نہ رکتا ہو۔ فصد و اسہال اور قطع و برید کے بعد مریض اس کیفیت میں آجائے کہ خود

آنکھوں کے اندر تکلیف رہ جائے تو رہ جائے مگر اور کوئی دوسری معتوبہ شئے باقی نہ رہے۔ اس کے بعد ہم مذکورہ دواؤں سے علاج کریں گے۔ جن کی افادیت یہ ہے کہ دیرینہ روی مواد اس طرح خشک ہو جاتے ہیں کہ مریض کوئی اذیت محسوس نہیں کرتا۔ ان بیماریوں کے اندر آنکھوں کے لئے ان دواؤں کے سوا دواؤں کا کوئی اور گروپ موزوں نہیں ہے۔ ان دواؤں کی افادیت بھی ایسے وقت میں ممکن نہیں ہے جبکہ مواد مسلسل بہہ رہے ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قابض دوائیں درد میں اضافہ اور آنکھوں کے اندر کھردراپن پیدا کرتی ہیں۔ حاد دواؤں کا حال یہ ہے کہ وہ موجب فساد اخلاط کی خرابی اور ان کی حدت میں اور عروق چشم کی کشادگی اور ابھار میں اضافہ کرتی ہیں۔ زخموں کو مندمل نہیں کرتیں، نہ ہی یہاں گوشت اگاتی ہیں۔ اسی طرح منضج ادویہ بھی ان بیماریوں میں موزوں ہیں نہ ہی تلخ اور چرپری دوائیں مفید ہیں، اس نوعیت کی بیماریوں میں مذکورہ دوائیں موزوں ہونے سے کوسوں دور ہیں۔ لہٰذا ان بیماریوں کے اندر بس وہی دوائیں رہ جاتی ہیں جنہیں اطباء شیاف ابیض کہتے ہیں۔ اور جن پر سفیدہ غالب ہوتا ہے۔ زخموں کی دوائیں دودھ کے ساتھ ملالی جائیں تو یہ زخموں کے حق میں نہایت موافق ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ دودھ کے اندر جلائی تاثیر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ زخموں کے ضابطوں میں ہم نے وضاحت کی ہے جلاء کا اثر ان زخموں کے لئے موافق ہوا کرتا ہے جنہیں اندمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر دودھ کی قدرت نہ ہو تو شیاف کو طبیخ حلبہ سے رگڑلو، کہ اس کے اندر کچھ جلائی تاثیر ہوتی ہے۔

انڈوں کی سفیدی کا جہاں تک تعلق ہے اس جلائی تاثیر بالکل نہیں ہوتی۔ چشم کی جن بیماریوں کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ دشواری سے اور سست رفتار سے جاتی ہیں۔ (یعنی قروح دزخم) بثور (دانے۔ پھنسیاں) اور لطیف تیز مواد جو آنکھوں کے اندر مسلسل اترتے رہتے ہیں۔ بایں ہمہ پلکوں کے اندر خشونت بھی ہو تو یہ بیماریاں اور زیادہ خراب اور بری ہوتی ہیں۔ کیونکہ خشونت سے طبقات چشم کو اذیت لاحق ہوتی ہے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ قرحہ چشم کا علاج ان دواؤں سے کیا جائے جو خشونت کے اندر جلاء پیدا کرتی ہیں۔

آشوب چشم کا جہاں تک تعلق ہے یہاں کبھی کبھی یہ ممکن ہے کہ پلکوں کو الٹ کر کسی ایسے شیاف سے رگڑ دیا جائے جو خشونت کے لئے موزوں ہو۔ کبھی بعض دواؤں کو ہم آشوب چشم کی دواؤں میں ملا سکتے ہیں۔ مگر زخموں کی صورت میں ایسا نہیں کر سکتے۔ زخموں کے ساتھ پلکوں کے اندر خشونت بھی ہو تو صرف یہی ممکن ہے کہ سلائی کی ڈوئی یا بٹی ہوئی رسی سے

پلکوں کو اس حد تک رگڑ دیں کہ صاف اور نرم ہو جائیں۔ بہنے والے مواد کو جذب کر کے صاف کر لیں، پھر آنکھوں کو بند کر دیں۔

زخموں کے علاج میں پلکوں کو رگڑ کر آنکھیں بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ زخموں کے اندر پھنسیوں سے بہہ کر آنے والے مواد کے لئے ضروری ہے کہ پٹی باندھی جائے اور چپکنے سے بچایا نہ جائے۔ تکلیف اگر زیادہ نہیں ہے تو صحت تک قطعاً نہ رگڑیں۔ رگڑنا اگر ضروری ہو تو اس کے بعد صاف کر کے کسی لعاب وغیرہ سے چکنا کر دیں۔ تاکہ پلکیں چپک نہ سکیں۔ رگڑیں بھی نہایت تیزی کے ساتھ۔ سختی سے اور دیر تک کھینچے نہ رکھیں حتی کہ وہ محفوظ رہے۔ (مؤلف)

آنکھوں سے مادہ منقطع ہو جائے تو قرحہ میں گوشت لانے ے لئے شیاف کندر استعمال کریں، آنکھیں رطوبتوں سے صاف ہو جائیں گی تو گوشت تیزی سے آئے گا اور زخم آسانی سے مندمل ہو جائے گا۔

رمد (آشوب چشم) ملتحمہ میں پیدا ہونے والا ایک ورم ہوتا ہے۔ ملتحمہ خارج سے کھوپڑی پر ڈھانکنے والی جھلی کا ایک جزء ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید آشوب چشم میں ورم آنکھوں کے ارد گرد دکھائی دیتا ہے حتی کہ رخسار تک پہونچ جاتا ہے۔

ورم کا علاج عمومی ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ ورم ہوتا ہے، نیز آنکھوں میں شدید حس ہوتی ہے اور یہاں تیزی سے تحلل واقع ہوتا ہے اس لئے کچھ دیگر اعراض بھی وجود میں آسکتے ہیں۔

رمد کا علاج ایسی ادویہ سے کیا جائے گا جو استیصال کر دیں، اور آنکھوں کے اندر خشونت پیدا نہ کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ادویہ طاقتور قابض نہ ہو۔ بلکہ سوزش پیدا کئے بغیر خشک کر دینے کا اثر رکھتی ہوں۔ انہی دواؤں کے ساتھ بعض مسکن رطوبتیں بھی شامل کی جائیں مثلاً انڈوں کی سفیدی، دودھ اور طبیخ حلبہ۔ دودھ استعمال کرنا ہو تو خیال رہے کہ یہ نوجوان تندرست عورت کا دودھ ہو اور چھاتی سے سان کے اوپر دوہا جائے جس پر شیاف رگڑیں، تاکہ قطرات آنکھوں کے اندر نیم گرم داخل ہو سکیں۔

اس طرح کے علاج کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب درد تیز اور ناقابل برداشت ہو، سبب خواہ بڑا ورم ہو یا بہہ کر آنے والی تیز رطوبتیں۔ ویسے عام طور پر آشوب چشم کے علاج میں بس یہ کافی ہے کہ انڈوں کی سفیدی ہمراہ شیاف یومیہ استعمال کر لیں۔ ان شیافوں سے ہم نے بارہا سخت آشوب چشم کے علاج میں بس یہ کافی ہے کہ انڈوں کی سفیدی

ہمراہ شیاف یومیہ استعمال کرلیں۔ ان شیافوں سے ہم نے بارہا سخت آشوب چشم کا فوری علاج کردیا ہے۔ حتی کہ مریض اسی دن شام کو حمام میں داخل ہو گیا۔ دوسرے دن شیاف سنبل کا سرمہ لگایا چنانچہ مکمل صحت ہو گئی۔ آشوب چشم کے علاج کے بعد سنبلی شیاف استعمال کریں تو مناسب یہ ہے کہ شروع میں اس کے ساتھ تھوڑا تیز شیاف اصطفیطان بھی ملالیں۔ دوسری بار تھوڑا اور زیادہ ملالیں۔ اس طرح دو بار استعمال کرلینا کافی ہو گا۔ حمام میں داخل کرنے سے پہلے مناسب یہ ہے کہ مریض زیادہ نہیں تھوڑی چہل قدمی کرے۔

یومیہ شیافوں کے اندر اقاقیا، تھوڑا نحاس سوختہ، زعفران، مُر، رسوت، جند بید ستر اور کندر پڑتا ہے۔ دیکھیں اگر قبضیت غالب ہو تو اس میں سفیدی بیضہ مرغ اور رطوبات شامل کرلیں۔ بالخصوص جبکہ قابض ادویہ پر معدنیت کا غلبہ ہو۔ مگر جن پر مر، زعفران، کندر اور رسوت کا غلبہ ہو انہیں نہایت گاڑھا استعمال کریں۔ درد ہلکا ہو تو ایک یا دو بار اور شدید ہو تو کئی بار بالخصوص طویل موسم گرما میں آنکھوں کی اسفنج کے ذریعہ تکمید کریں۔ تکمید ناخونہ اور حلبہ کے جوشاندہ سے کریں۔ آشوب چشم میں بس اتنا علاج انشاء اللہ کافی ہو گا۔

قروح:

آنکھوں کے زخم فی الجملہ عام طور پر مذکورہ علاج کے محتاج ہیں۔ چشم کی وجہ سے ادویہ بالخصوص وہ ہونی چاہئے جو قطعاً سوزش پیدا نہ کریں۔ مثلاً توتیا مغسول اور مذکورہ عصارہ جات، شدید درد میں ادویہ مخدرہ استعمال کریں۔

مقصد یہ ہے کہ قرحہ کی حفاظت بایں طور ہو سکے کہ وہ صاف رہیں۔ صاف رہیں گے تو طبیعت اسے بھر دے گی اور وہ مندمل ہو جائے گا۔ آنکھوں کے اندر ورم یا درد ہو تو علاج شیاف کندر، سوختہ مغسول معدنی دواؤں اور ان عصاروں سے کریں جو سوزش پیدا نہ کریں، قرحہ پھٹ جائے تو اس وقت ان دواؤں کے اندر شیاف زعفران اور ایسی معدنی ادویہ شامل کریں جو ہلکے طور پر جلاء پیدا کریں۔ جو زخم طبقہ قرینہ میں خراش پیدا کریں اور اندیشہ ہو کہ عنبیہ میں ابھار آجائے گا تو ایسی دواؤں سے علاج کریں جو قبض اور جذب کی کیفیت نہ پیدا کریں اور اس حد تک ان کا اثر نہ ہو کہ خشونت پیدا ہو۔

آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے دانوں اور قرینہ کے نیچے بننے والی پیپ جو ''مکنہ مدہ'' کے نام سے معروف ہے یہ سب محلل ادویہ کے محتاج ہیں۔ یہ بیماریاں قریب زمانے کی

ہوں، بعد میں ورم بھی آگیا ہو تو علاج شیاف مر و کندر وز عفران سے کریں۔ طویل ہوں تو زیادہ طاقتور محلل ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ طبقات چشم کے اندر پیدا ہونے والے اورام جب صلب ہو جاتے ہیں تو زیادہ طاقتور محلات ناگزیر ہوا کرتے ہیں۔ ان بیماریوں میں وہی ادویہ مفید ہوتی ہیں جن کے اندر تیز صمغیات شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نزول الماء کے باب میں اختیار کیا جاتا ہے، ظفرہ اور جرب کا علاج طاقتور محلی ادویہ سے کیا جائے گا اور ان کے اندر ادویہ معفصنہ شامل کریں گے۔ ظفرہ کو رقیق اور اس کا ازالہ کرنے والی ادویہ کو بیحد طاقتور ہونا چاہئے۔

ادویۂ چشم کے جملہ افعال کا حاصل:

ادویۂ چشم کی پہلی قسم سوزش سے خالی ہوتی ہے۔ ان میں سوختہ معدنیات جو دودھ سے دھوئی جاتی ہیں، سفیدی بیضہ مرغ، حلبہ، صمغ، کیترا اور نشاستہ داخل ہیں۔

دوسری قسم وہ ہے جس میں تھوڑی سوزش ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایسی ادویہ کا مرکب ہوتی ہے جن میں تھوڑا قبض اور تھوڑی جلاء کی تاثیر ہوتی ہے۔ مثلاً گلاب، کندر، زعفران، مر، انزروت، رسوت وغیرہ

کندر کے اندر معتدل حرارت اور معتدل جلاء ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ نضج پیدا کرتی ہے، پیپ کو سمیٹتی ہے، درد میں تسکین پیدا کرتی ہے، قرحہ کو صاف کرتی ہے، گوشت اگاتی ہے، زعفران کے اندر تحلیل کی تاثیر بھی ہوتی ہے اور انفتاج کی بھی۔ یہی حال مر کا بھی ہے۔ البتہ زعفران کے اندر قبضیت معتدل ہوتی ہے۔ مر محلل ہے۔ رطوبات کو چوستی اور خشک کرتی ہے، قبض نہیں کرتی۔ اس کا اثر طاقتور ہوتا ہے۔ تحلیل میں زعفران کندر سے زیادہ طاقتور ہے۔ مر زعفران سے زیادہ طاقتور ہے۔ البتہ کندر زخموں کو زیادہ صاف کرتا ہے کیونکہ زعفران اور مر کے اندر جلائی تاثیر نہیں ہوتی۔

رسوت ہندی، جند بید ستر، غزروت مذکورہ ادویہ سے قریب تر ہیں، افزروت محلل اور منضج ہے۔ اس بات میں بارزد انزوات سے زیادہ طاقتور ہے ناخونہ اور طبیخ ناخونہ زعفران کی لوح نضج اور قابض ہے۔

شاذنہ رطوبتوں کو خشک کرتی ہے، یہ قلیمیا سے زیادہ نرم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا جوہر پتھریلا نہیں ہوائی ہوتا ہے یہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ سمطوس بھی اسی طرح کی دوا ہے۔

کحل کو دھویا نہ جائے تو قابض ہے۔ دھو دیا جائے تو اس کا شمار ان ادویہ کے اندر ہوگا جو سوزش نہیں پیدا کرتیں۔

پوست نحاس، توبال نحاس (نحاس کے اڑتے ہوئے شرارے) اور قلقطار سوختہ طاقتور محلّی ہیں دھودی جائیں تو اثر کمزور ہو جاتا ہے تاہم بروقت تھوڑی جلا پیدا کرتی ہیں، پھٹکری اور زنجار نہایت طاقتور محلی ہیں اور صلابت اور جرب صلب کے لئے موزوں ہے۔ ان ادویہ کے ساتھ کچھ لوگ عفص (مازو) اور کچھ لوگ قلقنیا شامل کر دیتے ہیں، مؤخر الذکر تمام ادویہ میں سب سے زیادہ قابض اور کم تر محلی ہے۔ زیادہ طاقتور قابض ادویہ ارضی خاصیت کی حامل ہوں، جرم سخت اور پتھریلا ہو تو جرب اور صلاحیت کو پگھلا کر فنا کر دیتی ہیں۔ عصارۂ حصوم، لحتیہ انیس اور قاقیا وغیرہ عصارہ جات آنکھوں سے بہت جلد خارج ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آنسو انہیں دھل دیتے ہیں۔ (جالینوس)

اسی وجہ سے ان کی تاثیر ان امراض میں کم ہوتی ہے۔ سوختہ عروق ان دواؤں میں شامل ہیں جو خشکی پیدا کرتی ہیں اور سوزش پیدا کئے بغیر جالی ہوتی ہیں۔ ارمانیقور جالی ہے۔ یہی خاصیت مواد ھندی کی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ورم نہ ہو تو قرحہ میں مضر نہیں ہوتی ہیں، صبر جالی اور قابض ہے، چنانچہ زخموں کو مندمل کرتی اور گوشت اگاتی ہے۔ گلسرخ کا اثر بھی یہی ہے۔ البتہ دونوں باتوں میں صبر سے اس کا اثر کمزور ہوتا ہے۔

نوشادر، گل سوسن، اور پوست ینبوت جرب کی دوائیں ہیں، زاج، زنجار، زرنخ جرب کی دواؤں میں داخل ہیں، سلیخہ، ساذج، دارچینی، اور حماما میں دارچینی محلل، حماما مع اور بقیہ قابض اور محلل ہیں۔ (مؤلف)

وہ تمام دوائیں جن کے اندر جلائی تاثیر کم ہوتی ہے وہ کمزور جرب کے لئے اور جن کے اندر جلاء کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے وہ طاقتور جرب کے لئے موزوں ہوتی ہیں یہ سب زخموں کے اثرات کی اصلاح کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ انہیں رقیق و لطیف کر کے اوپر سے کچھ جلاء پیدا کر دیتی ہیں۔ طبقات چشم صلب کے لئے جو ادویہ مناسب ہیں وہ رشق، مر، زعفران اور بارزد سے مرکب ہوتی ہیں، اور ان میں وہ دوائیں شامل کی جاتی ہیں جو ان سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

بصارت معدوم یا کمزور حسب ذیل جہتوں سے ہوتی ہے :

۱۔ حاسۂ اول یعنی دماغ کی جانب سے
۲۔ دماغ سے آنکھوں کی جانب آنے والی نالیوں کے پہلو سے
۳۔ مذکورہ اثر کو قبول کرنے والی اشیاء مثلاً رطوبات اور طبقات کی جانب سے۔

دماغ کے پہلو سے ضرر لاحق ہوا ہو تو اس کے ساتھ تخیل کے اندر بھی ضرر لاحق ہوگا۔ کیونکہ مقدم دماغ کے مریض ہونے کا لازمی اثر یہ ہے کہ تخیل بھی ماؤف ہو جائے۔

۴۔ کوئی سدہ سوء مزاج حار یا بارد کا پتہ دے رہا ہو۔
۵۔ بعض اورام موجود ہوں۔

سوء مزاج کا جہاں تک تعلق ہے سوء مزاج حار کا اندازہ عدم بصارت کے ساتھ آنکھوں میں شدت التہاب سے ہوگا۔ اور سوء مزاج بارد کا پتہ برودت سے ہوگا۔ آنکھوں کے اندر عدم بصارت کے ساتھ برف جیسی ٹھنڈک محسوس ہوگی۔ رطوبت بچوں اور مرطوب المزاج حضرات میں یبوست بوڑھوں میں عارض ہوتی ہے۔

ورم عصبہ، فقدان بصارت کے ساتھ ثقل اور ضربان (دھڑکن) کی کیفیت سے معلوم ہوگا۔

ورم سوداوی اور بلغمی میں عدم بصارت کے ساتھ بوجھ محسوس ہوگا۔ ضربان (دھڑکن) اور حرارت غائب ہوگی۔ وقت سے بھی پہچان کی جاسکتی ہے۔ ورم صلب آہستہ آہستہ طویل مدت ہی میں ظاہر ہوتا ہے۔

سدہ کی پہچان اس طرح ہوگی کہ مقام مرض پر اچانک بوجھ محسوس ہوگا۔ نیز آنکھ کا ڈھیلا نہ کشادہ ہوگا نہ آنکھیں بند کرتے وقت اور نہ ظلمت و روشنی میں تنگ ہوگا۔ عصبہ (مجوفہ) بھی منتشر ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے عدم بصارت کے ساتھ آنکھ دفعۃً ابھر آئے گی۔ کیونکہ آنکھوں میں ابھار موجود ہو اور بصارت علی حالہ باقی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھوں کی جڑ کو گرفت میں رکھنے والے عضلات میں استرخاء پیدا ہو گیا ہے۔ مگر عدم بصارت کے ساتھ آنکھیں ابھر آئی ہوں تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ عصبہ مجوفہ ٹوٹ گیا ہے۔ یا بری طرح پھیل گیا ہے۔

جلیدیہ کے امراض

یہ امراض سوء مزاج کی آٹھوں قسموں سے یا جلیدیہ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے لاحق ہوتے ہیں۔ اپنی جگہ سے دائیں اور بائیں ہٹ جانے سے بصارت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مگر اوپر اور نیچے کی جانب ہٹ جانے سے مریض ایک چیز کو دو دیکھنے لگتا ہے۔ رطوبت جلیدیہ اندر کو دھنس جائے تو آنکھ سرگیں اور بلند ہو کر ابھر آئے تو آنکھ نیلگوں ہو جاتی ہے۔

ثقب عنبیہ کے امراض

تنگی۔ کشادگی اور کجی۔ پتلی اگر پیدائشی طور پر تنگ ہے تو نگاہ کے بیحد تیز ہونے کا موجب ہے اور اگر اکتسابی طور پر تنگ ہے تو بصارت کو نقصان پہونچائے گی۔ تنگی اس لئے عارض ہوتی ہے کہ طبقہ عنبیہ مرطوب ہو جانے کے بعد مسترخی ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ رطوبت بیضہ مرطوب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا طبقہ عنبیہ کو پھیلانے سے عاجز رہتی ہے۔ اس طرح سوراخ تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ نقصان دہ ہے کیونکہ یہ رطوبت شعاع کو جلیدیہ پر دفعۃً پڑنے سے روکتی ہے اسے تر رکھتی ہے اور اس کے مزاج کی حفاظت کرتی ہے مگر ان باتوں کی عدم موجودگی میں جلیدیہ کے اندر یبوست پیدا ہو گی اور بصارت زائل ہو جائے گی ایسے ہی جیسے آفتاب کی جانب نگاہ ڈالنے والے کا حال ہوتا ہے۔

رطوبت بیضیہ جو طبقہ عنبیہ میں محصور ہوتی ہے کہ استفراغ سے آنکھ کے اندر عارض ہونے والی تنگی کا علاج مشکل ہے۔ مگر عنبیہ کے مرطوب ہو جانے سے جو تنگی عارض ہوتی ہے وہ سہل العلاج ہے۔

لہٰذا یبوست کے باعث پتلی کی تنگی نا قابل صحت ہے۔ یہ حالت زیادہ تر بوڑھوں کو پیش آتی ہے۔ اگر عنبیہ میں رطوبت کی کمی سے جو تنگی لاحق ہوتی ہے وہ صحیح ہو جاتی ہے۔ ثقب عنبیہ کی کجی سے بصارت کو قطعاً نقصان نہیں پہونچتا۔ کجی قرنیہ کے کسی زخم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ قرحہ اگر کم ہے تو عنبیہ کا کچھ حصہ ابھر آئے گا۔ اسی کو مورسرج کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ثقبہ کج ہو جائے گا مگر بصارت کو نقصان نہ پہونچے گا۔ لیکن ابھار زیادہ ہو جائے گا تو بصارت جاتی رہے گی۔ کیونکہ عنبیہ کا ثقبہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے اور جلیدیہ، عنبیہ کے جرم کے محاذ میں آجاتا

ہے، کبھی کبھی پورا طبقہ عنبیہ ابھر آتا ہے اور ثقب (سوراخ) قطعاً بیکار ہو جاتا ہے۔

قرنیہ کے امراض

زخموں کے آثار دبیز ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی کیفیت سوراخ کے اندر نہ ہو تو بصارت کو قطعی نقصان نہیں پہونچتا۔ مگر یہ آثار خشک ہو کر یبوست کی وجہ سے ہلکے ہو جاتے ہیں، اور شفافیت کم ہو جاتی ہے تو نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بوڑھوں کو پیش آتی ہے، مرض کی ایک نوعیت یہ ہے کہ عنبیہ کا سوراخ کشادہ ہو جائے۔ یہ کیفیت عنبیہ کی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔ عنبیہ خشک ہو جاتا ہے تو پھیل کر اس کا سوراخ کشادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی کیفیت بیحد عسیر العلاج ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رطوبت بیضیہ بڑھ جاتی ہے، چنانچہ طبقہ عنبیہ کو پھیلا دیتی ہے جس کی وجہ سے سوراخ کشادہ ہو جاتا ہے ایک اور سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ طبقہ عنبیہ میں کوئی ورم پیدا ہو جائے۔ یہ دونوں صورتیں سہل العلاج ہیں۔ (جالینوس)

علامت بیان نہیں کی۔ (مؤلف)

عنبیہ کے امراض

طبقہ عنبیہ پھٹ جاتا ہے تو رطوبت جلیدیہ بہہ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جلیدیہ سے روشنی کی ملاقات قریب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تیزی کے ساتھ وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو آفتاب کی جانب نظر کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس زخم کی راہ سے روح خارج ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

بیضیہ کے امراض

رطوبت بیضیہ سے بصارت کو نقصان حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ مقدار کی بیشی سے

رطوبت بیضیہ مقدار سے زیادہ ہو جائے گی تو جلیدیہ کو پھیلا دے گی۔ اس طرح

سوراخ کشادہ ہو جائے گا۔ لہٰذا گہرائی کی وجہ سے بصارت کا نفوذ نہ ہو سکے گا۔ ایسی صورت میں جلیدیہ خود کو چھپا کر اپنا تحفظ نہ کر سکے گا۔ علاوہ ازیں اس سے بھی وہی صورت حال پیدا ہو گی جو آفتاب سے پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ کیفیت سے

رطوبت بیضیہ گاڑھی ہو جائے تو دور کی چیز انسان دیکھ سکے گا نہ قریب کی اگر زیادہ گاڑھی ہو جائے گی اور گاڑھاپن خود سوراخ کے پاس واقع ہو تو بصارت معدوم ہو جائے گی۔ اس کی مثال نزول الماء کی سی ہو گی۔ ایک قول کے مطابق اسی کو نزول الماء کہتے ہیں۔ گاڑھاپن تھوڑا ہو اور سوراخ کے چپ و راست میں ہو تو انسان بیک وقت بہت ساری چیزوں کو نہ دیکھ سکے گا۔ وجہ یہ ہے کہ اور اگر یہ گاڑھاپن وسط میں ہو اور چپ و راست کھلے ہوں تو انسان شئے مرئی کو اس طرح دیکھے گا جیسے اس کے اندر کوئی روشندان ہو۔ اگر اس طبقہ کے اندر گاڑھے غلیظ متفرق اجزاء موجود ہوں تو آنکھوں کے سامنے بال جیسی چیز اور بھنگے اڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔ طبقہ کا رنگ تبدیل ہو کر گدلا ہو گیا ہو تو چیزیں کیا نظر آئیں گی جیسے ان پر کہر یا دھواں چھایا ہوا ہو۔ اسی طرح طبقہ کا رنگ سرخ ہو گیا ہو تو چیزیں سرخ، اور زرد ہو گیا ہو تو زرد نظر آئیں گی۔

قرنیہ غلیظ ہو کر باہم چپک جائے تو اس سے ظلمت بصر لاحق ہو گی اور مرطوب ہو جائے اشیاء کہر آلود اور دفانی نظر آئیں گی۔ ایک تیسری صورت یہ ہے کہ طبقہ قرنیہ میں نقص واقع ہو جائے۔ جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا ہے۔ یہ کیفیت خود قرنیہ کے اندر یبوست اور خود ثقب قرنیہ کے اندر سخت گرفتگی سے لاحق ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ثقب عنبیہ اپنی اصل حالت پر باقی رہتا ہے۔ یا یہ کیفیت اس لئے لاحق ہوتی ہے کہ بیضیہ میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نتیجہ کے طور پر ثقب عنبی تنگ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا رنگ تبدیل ہو کر سرخ یا زرد ہو جائے تو اشیاء سرخ اور زرد نظر آنے لگتی ہیں۔

کتاب العلل والاعراض کے چوتھے مقالہ، اس کی تقسیموں اور جامع کلمات نیز کتابت العین کا مطالعہ کریں۔ پہلے سے موجود کسی قرحہ کے باعث قرنیہ میں ابھار پیدا ہو گیا ہو تو یہ بصارت کے لئے مضر ہے کہ جیسا کہ روشنی سے جلیدیہ کے قریب ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہی وہ حالت ہے جس میں آفتاب سے پیدا شدہ شب کوری جیسی کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ قرنیہ غلیظ ہو جائے تو بصارت جاتی رہے گی۔ یہ کیفیت اس وقت

لاحق ہوتی ہے جب قرحہ کے اثر سے وہ دشبز ہو جائے (یعنی اس کی جراحت پر کوئی غیر عضوی اور اجنبی شئے جم جائے۔ (جالینوس)

آنکھوں کے اندر محتبس اخلاط کا استفراغ مقصود ہو تو رشک آوری مناسب ہے، مگر جہاں آنسوؤں کی حدت سے آرام اور قرحے پیدا ہونے لگیں وہاں اشک آوری ممنوع ہے۔ (جالینوس)

عرصہ دراز سے انصباب رطوبات کے باعث آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج ہم نے بیشتر اس طرح کیا ہے کہ گدی کے نیچے گڈھے اور اس کے اوپر پچھنے لگا کر خون کا استفراغ کر دیا۔ (جالینوس)

جس شخص کی آنکھوں پر نزلہ کی بکثرت ریزش ہو وہ سر کو نہ ہی گرم اور نہ ہی بیحد ٹھنڈے پانی کے اندر حرکت دے۔ سر پر تیل رکھنا بھی ممنوع ہے۔ (اسکندر)

سب سے عمدہ پتلی وہ ہوتی ہے جو اعتدال کے ساتھ بڑی ہو۔ کیونکہ تنگ چھوٹی پتلی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عصبہ (مجوفہ) میں ابھرنے والی روح کی قلت ہے۔ جبکہ کشادہ پتلی کے اندر روشنی بکھر جاتی ہے۔ (بقراط)

ادویات چشم میں جو دوا پسی ہوتی ہو اسے دھو کر صاف کر لیں۔ اور جو دوا پسی ہوئی نہ ہو اسے ایک صاف کوزہ کے اندر رکھ کر کوئلہ میں بھونیں حتی کہ جل اٹھے۔ جیسے سوار ہندی وغیرہ انہیں اسی طرح جلا دیں۔ پھر دھوئی ہوئی دوا لے کر جب تک چاہیں پیسیں۔

زنجار چونکہ آنکھ کے پردوں کو کھا کر پھاڑ دیتا ہے خاص کر عورتوں اور بچوں کی آنکھیں اس سے متاثر ہو جاتی ہیں اس لئے اس میں زیادہ مقدار میں سفیدہ شامل کریں۔

مغربی ادویہ نشاستہ، سفیدہ اور قلمیا تب ہی استعمال کریں جب مادہ کا ازالہ ہو جائے۔ کیونکہ قبل استعمال کر لی جائیں گی تو تحلل نہ ہو سکے گا اور طبقات چشم کے تناؤ کی وجہ سے درد پیدا ہوگا۔ البتہ قرحوں میں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے بیحد مفید ہوتی ہیں۔ پھر ان کے سوا قرحوں کی کوئی اور دوا ہے بھی نہیں۔

کحال آنکھ کے اندر کوئی دوا ڈالیں تو اس حد تک صبر کریں کہ دوا کی تکلیف اور اس کا اثر جاتا رہے، اس کے بعد دوسری سلائی پھیرے۔ تابڑ توڑ سلائیاں پھیرنے سے یہ طریقہ زیادہ مفید اور موثر ہے۔

سرد ملکوں اور سرد مزاج مریضوں کے اندر آشوب چشم زیادہ مدت تک باقی رہتا

ہے۔ لہٰذا علاج میں صبر سے کام لیں۔ ایسے مریضوں کی آنکھوں کے پردے بیحد کثیف ہوتے ہیں۔

ازالۂ مادہ کے بعد آنکھ کے تمام دردوں کا عمومی علاج یہ ہے کہ غذا لطیف رکھیں مسلسل اسہال لائیں۔ شراب کم کریں، جماع ترک کرادیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر مالش کریں۔ آب گرم سے اطراف کی تکمید کریں، پنڈلیوں کو باندھیں، پیروں کی مالش کریں خاص کر شدت درد کے موقع پر۔ پلکوں، کنپٹیوں اور پیشانی پر طلار کھیں۔ اس سے نزلہ رک جائے گا۔

آنکھیں تندرست ہوں یا بیمار انہیں حسب ذیل چیزوں سے سب سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے:

۱۔ شکم کی مسلسل خشکی
۲۔ روشنی کی جانب مسلسل دیکھنا
۳۔ باریک خط پڑھنا۔
۴۔ کثرت جماع
۵۔ نمکین مچھلیاں کثرت سے کھانا۔
۶۔ مسلسل مدہوشی
۷۔ شکم پری کے بعد سونا۔

آنکھیں کمزور ہوں تو کھانا نیچے جانے سے پہلے کبھی نہ سوئیں۔ آشوب چشم اور قرحہ چشم میں آب سرد سے آنکھوں کو نہ دھوئیں اس سے مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور قرحوں کی پیڑیاں زائل نہیں ہوپاتیں۔ آب سرد سے نفع کم ہی ہورہے۔ البتہ جو شخص سوءِ مزاج حار بلا مادہ میں مبتلا ہوتا ہے اسے آب سرد سے فائدہ ہوتا ہے۔ آشوب چشم گرم کا مریض یا جس کی آنکھوں میں دانے پڑگئے ہوں وہ سیاہ کپڑے کا ٹکڑا آنکھوں پر مسلسل رکھے، کم روشن مقام پر رہے، بستر سفید استعمال نہ کرے۔ آس پاس میں سبزیاں رکھ لے۔ قرحہ داہنی آنکھ کے اندر ہو تو مریض داہنی جانب اور بائیں جانب میں ہو تو بائیں جانب سوئے۔ نہ چیخے، نہ چھینکے، بیماری پختہ ہو جانے کے بعد ہی حمام میں داخل ہو۔ اس سے پہلے نہیں۔ حمام میں زیادہ دیر تک

نہ رہے۔ آنکھوں میں پانی ہو تو مریض غرغرہ، چھینک آور دوا اور چیخ پکار سے پرہیز کرے۔ کیونکہ یہ باتیں جلب مادہ کا باعث ہوتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے ایارج کی مسواک کرنا مناسب ہے۔

جس آنکھ کے اندر سرخی زیادہ ہو اور رطوبت اور کیچڑ بہ کثرت ہو، اس کا مادہ خون ہوتا ہے۔ زیادہ سرخی کے ساتھ آنکھوں کے اندر خشکی ہو، کیچڑ نہ ہو تو اس کا مادہ صفراء ہوتا ہے۔ سرخی کم ہو اور کیچڑ زیادہ تو مادہ بلغم مضر ہوتا ہے۔ سرخی اور کیچڑ کم ہو تو مادہ سوداء ہوتا ہے۔ خون اور بلغم سے پیدا شدہ آشوب چشم میں بوقت خواب مادہ چپک جاتا ہے۔ مگر صفراء اور سوداء سے لاحق ہونے والے آشوب چشم میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں مادہ بیحد کم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آنکھوں کے اندر ہیجان پیدا کرنے والے مادہ کا استفراغ کرنا چاہئے۔

آنکھوں کی سفیدی میں جو پھوڑا نکلتا ہے وہ "ثمر" اور سیاہی میں جو پھوڑا نکلتا ہے وہ قرحہ کہلاتا ہے۔ قرحہ اس لئے کہ اس میں مضرت زیادہ ہوتی ہے۔

ثمر اور قرحے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم ملتحمہ میں نکلتی ہے۔ یہ بثر کہلاتی ہے۔ دو قسمیں قرنیہ میں نکلتی ہیں۔ ملتحمہ میں نکلنے والی قسم کل کی کل سرخ ہوتی ہے اور قرنیہ میں نکلنے والی قسمیں سفید ہوتی ہیں، اگر یہ غبار آلود مائل بہ سیاہی ہوں تو زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ باندھی ہوئی پٹی کے اوپر سفید مادہ آجائے تو آنکھوں میں سخت درد اور ٹیس ہوگی۔ یہ مادہ مائل بہ زردی، خاکستری یا نیلگونی ہو تو درد اور ٹیس کم ہوگی۔ مائل بہ سرخی ہو تو بھی درد اور ٹیس کم ہوگی۔

تمام حجریاتی سرموں کا استعمال اسی وقت جائز ہے جب انہیں جلاکر خوب اچھی طرح دھو کر صاف کرلیا جائے اس کے بعد پیس لیا جائے۔ ورنہ نقصان بہت ہوگا۔ سرمہ کی سلائی نہایت چکنی ہونی چاہئے۔ (جملہ کحالین)

(سلائی) جلد کے اندر نہایت آہستہ آہستہ ایک مدت تک گذاری جائے حتی کہ وہ خوب نرم ہو جائے۔ کحال کے لئے مناسب یہ ہے کہ پلکوں کو اٹھاکر آہستہ آہستہ چھوڑے۔ جلدی نہ کرے۔ دونوں پلکوں کے درمیان گوشہ ہائے چشم میں ذرور ڈالے۔ آشوب چشم اور درد چشم میں آنکھوں کے اندر سلائی نہ پھیرے۔ پپوٹوں کو اکھیڑنا ہو تو دورے تلخ کا قصد کرے۔ اسے پپوٹوں پر اچھی طرح گذارے۔ پلکوں کو الٹے تو تھوڑا تھوڑا کر کے واپس

کرے۔ ہاتھوں کو چھوڑ نہ دے کہ پلکیں از خود واپس آجائیں۔ جس بیماری کے اندر ٹیس اور سخت درد ہو مثلاً آشوب چشم اور قرحہ چشم میں خشک اور تر وہ دوائیں استعمال کریں جو نرم ہوں اور ہر وہ بیماری جو مزمن، جس میں درد نہ ہو مثلاً جرب، سبل، آثار قروح، حصہ، پردہ، کمنہ، آشوب چشم کی باقیماندہ بیماری، سلاق، ظفرہ، ان سب کا علاج محلی اور اور منقی ادویہ سے کریں۔ دواؤں کا انتخاب حسب ضرورت کریں۔ دو بیماریاں یکجا ہو جائیں تو سب سے پہلے اس بیماری کا علاج کریں جو تکلیف دہ ہو۔ (مؤلف)

مواد کا انصباب آنکھوں کی جانب مسلسل ہو رہا ہو تو آنکھوں کا علاج فی نفسہ بیکار ہے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ مواد پورے جسم سے آرہا ہے یا محض سر کی جانب سے۔ پورے جسم سے آرہا ہو تو استفراغ کریں، محض سر سے آرہا ہو تو جسم کا استفراغ کریں یا سر کا استفراغ کریں اور سر پر طلاء رکھیں۔ کھوپڑی کے باہر مواد آرہا ہو تو دونوں شریانوں کو قطع کر کے ان پر طلاء رکھیں، اور اگر مواد کھوپڑی کے اندر سے آرہا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ چھینکیں آئیں گی، خارش اور سوزش ہوگی۔ ایسی صورت میں فصد کھولیں۔ اسہال لائیں، اور سر کا استفراغ کریں۔ ضعف بصارت ہو اور آنکھ کی شکل بحالہ قائم ہو تو دیکھیں اس کا تعلق نفس دماغ سے ہے یا عصبہ (مجوفہ) میں سرہ واقع ہو جانے سے یا قرنیہ کی یبوست سے۔ قرنیہ کی یبوست سے پتلی کی شکل میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوب سمجھ بوجھ کر علاج کریں۔ تمام قرحوں اور شبور کا اولین علاج ایسی مختلف مبرد ادویات کے مرکبات کا محتاج ہے جن میں دوائیں کا سرحدت بھی ہوں مثلاً سفیدہ، نشاستہ، صمغ اور مغ بھی ہوں جیسے انزروت، مر، کندر، زعفران، آب حلبہ، نیز مخدر بھی ہوں جیسے افیون۔ بیماری طویل ہو اور پختہ نہ ہو رہی ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ اشق، جندبیدستر جیسی قوی الانضاج ادویہ شامل کریں۔ (جملہ کحالین)

ہر قسم کی بیماری کے لئے شیاف تیار کئے جائیں۔ نضج میں تاخیر ہو رہی ہو تو فقط دفع کرنے کے لئے ابتدائی شیاف، پھنسیوں کو روکنے کے لئے شیاف، نضج پیدا کرنے کے لئے شیاف، گوشت اگانے کے لئے شیاف، پپڑیوں کو اکھیڑنے کے لئے شیاف (الگ الگ) بنائے جائیں۔ (مؤلف)

امراض چشم میں کچھ بیماریاں ایسی ہیں جن میں فصد یا حجامت یا اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ اور سرموں کے ساتھ غذائے تلطیف دینا ضروری ہے۔ کچھ بیماریاں ایسی

ہیں جن میں سرمہ کافی نہیں ہوتا۔ جن بیماریوں کے اندر تلطیف کی ضرورت ہوتی ہے ان میں ثبور، قرحے، آشوب چشم گرم اور سبل داخل ہیں۔ بشرطیکہ ساتھ میں تنج، ورم یا شدت کی سرخی، کثرت رطوبت اور قذیٰ (کیچڑ وغیرہ) ہو، جن بیماریوں کے اندر استفراغ کی ضرورت نہیں ہوتی ان میں قرحوں کے آثار (پپڑیاں) جو محتاج جلاء ہوتے ہیں اور وہ تمام درد داخل ہیں جن کے ساتھ نہ امتلائی کیفیت موجود ہو نہ عروق چشم کے اندر تنج نہ ہی بہ کثرت بہنے والی رطوبت ہو۔ زخموں کی صفائی اور گندگی کے مطابق ان کی ادویہ مختلف ہوتی ہیں۔ آنکھ کے پردوں کے ورم طویل ہو جائیں پختہ نہ ہوں اور نہ ہی پیپ جمع کریں تو آنکھوں میں انزروت مربی، زعفران، جند بید ستر، کندس، رسوت ہندی او آب حلبہ کا سرمہ لگائیں۔ اور اگر ہو (۱) تو مذکورہ دواؤں کے اندر حلیت، سکنجبین، اشق، دار چینی، ساذج، سنبل شامل کریں، آنکھوں کے پردے متاثر ہونے اور بری طرح پھٹ کر رطوبت بہانے سے پہلے پہلے ان دواؤں کو استعمال کریں۔ ورم کھل جائیں تو پیپ جذب اور گڈھوں کو پر کرنے والی دواؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ مثلاً ملکایہ (ذرور ابیض) کے ذریعہ۔ شیاف ابیض کو دودھ اور آب حلبہ میں گھس لیں۔ اثر باقی ہو تو پوست بیضہ مرغ، کف دریا، پنیر مایۂ خرگوش، صنب (گوہ) کی مینگنی، اور مسحقونیا (۲) وغیرہ کے ذریعہ علاج کرنا ملازم ہے۔

آنکھوں کے اندر درد امتلاء کے سبب ہو تو استفراغ کرائیں۔ سکون نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ مادہ عضو کے اندر مستحکم ہو چکا ہے۔ لہٰذا مسکن درد اشیاء اور تکمید وغیرہ محلل تدبیروں سے علاج کریں۔ اس سے بھی سکون نہ ہو تو مخدرات کا استعمال لازم ہے۔ آنکھ کے اندر سب سے بڑی پیدا ہونے والی آفت قرحوں کا پیدا ہو جانا ہے۔ ایسی صورت میں کثرت سے رشک رواں ہوں گے۔ سخت چبھن ہوگی۔ درد ہوگا۔ قرحوں کے پھٹنے سے پہلے نرم، لیسدار اور مفری ادویات کی ضرورت ہوگی جن کے اندر نہ سوزش ہو نہ جلائی تاثیر، ثبور کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو مواد کو کھینچ کر سمیٹ سکیں۔ سب سے عمدہ

۱۔ ایک نسخہ کے اندر عزی عبارت پر شل کا نشان ہے۔ حاشیہ میں تصحیح کی گئی ہے مگر ورق پھٹ جانے کی وجہ سے پڑھا نہیں جا سکا۔

۲۔ مسحقونیا۔ آب زجاج (رازی) تازہ بنے ہوئے گھڑوں کا پانی (اہرن قس) شجرہ یعنی نمک اور اینٹ سے تیار شدہ خلط۔ (سلیمان بن حسان) کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بیحد گرم ہوتی ہے۔ آنکھوں سفیدہ وازالہ کردیتی ہے۔ رطوبتیں خشک کردیتی ہے۔ حمام کے اندر جسم پر اس کا طلا کیا جائے تو جرب اور حکہ میں مفید ہیں۔

چیزیں اس کے لئے توتیا، شاذنہ اور اثمد ہیں۔ انہیں ہمارے بارہا بیان کردہ طریقہ کے مطابق دھو کر پیس لیں۔ (جملہ کحالین)

آنکھوں کے اندر قرح پیدا ہو جائیں تو فصد، ممکن نہ ہو تو پنڈلیوں کی حجامت، ترک نہ کریں، اور ممکن ہو تو دونوں عمل کریں۔ ہر چار دن پر ہلیلہ یا تمر ہندی یا خیار شنبر و ترنجبین و آلو بخارا یا پھر حسب ذیل نسخہ کے ذریعہ مسہل دیں:

کیترا یا رب السوس ایک جزو، سقمونیا مشوی نصف جزء گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۳ گرام۔

تدبیر کا رخ لطافت کی جانب ہو۔ زیادہ لطافت نہ پیدا کریں۔ کیونکہ بیماری طول کھینچتی ہے بس پیپ کے سمٹنے اور قرحہ کے پھٹنے کی حد تک لطافت رکھیں۔ اس کے بعد ذرا غلظت پیدا کردیں، یعنی قرحہ پھٹنے کے بعد چوزے، اور بکری کے بچے کے پایے دیں۔ تاکہ مریض کی قوت گرنے نہ پائے۔ قوت گر جائے گی تو جسم میں کثرت سے فضلات بنیں گے۔ نتیجہ کے طور پر آنکھوں کے اندر بھی ان کی کثرت ہو گی۔ کثرت کی وجہ سے طبیعت جو کمزور ہو جاتی ہے ان اخلاط کو پختہ نہ کر سکے گی۔ چھوٹی پھنسیاں سمٹتی اور پھٹتی اسی وقت ہیں جب مادہ کے اندر شدت کی جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ شیاف ابیض صحت کا ضامن ہے۔ یہ ان پھنسیوں کو خشک کر دیتا ہے۔

استفراغ کے بعد قرحوں اور بثور پر ایسے نرم شیاف ابیض کا سرمہ لگانا مفید ہے جس کے اندر قلیمیا نہ ہو بلکہ انزروت، نشاستہ، صمغ، کندر اور افیون سے رقیق سفیدی بیضہ مرغ میں تیار کیا گیا ہو۔ اسے عورتوں کے دودھ کے ساتھ آنکھوں کے اندر ٹپکایا جائے۔ اس کیفیت میں یہ عمدہ ہے۔ البتہ درد شدید ہو تو آنکھوں کے اندر کتیرا، نشاستہ، افیون اور سفیدہ سے بنا ہوا شیاف ڈالیں۔ قرحہ پھٹ جائے تو نرم سرخ اور سفید شیاف کا سرمہ لگائیں جس کے اندر قلیمیا، شادنج اور دیگر مجفف حجریات داخل کئے گئے ہوں۔ سوزش، درد کم ہو جائے اور قرحہ کو صاف کرنے کی ضرورت ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ جلائی ادویہ شامل کریں۔ تاکہ قرحہ صاف ہو جائے اور اسی کے ساتھ گوشت اگ آئے۔ قرحہ آنکھوں کے سامنے نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ بصارت کی راہ میں ہرگز رکاوٹ ثابت نہ ہو گا۔

اگر بثور پیدا ہو جائیں تو پٹی باندھنا اور اکسیرین کا استعمال مناسب ہے جن کا تذکرہ

ہم کر چکے ہیں۔اس سے سکون اور اطمینان حاصل ہو گا۔ قرحہ کے اثر سے رہ جانے والی بقیہ سفیدی کا علاج کرنا چاہیں تو مریض کو روزانہ حمام میں داخل کریں، اور حمام سے نکلنے کے بعد سرمہ لگائیں۔ یہ بقیہ سفیدی کو نرم کردے گا۔ سہولت سے کام لیں۔ پھوہڑپن نہ کریں، تاکہ عنبیہ نہ پھٹ سکے۔ اور یہاں ابھار پیدا نہ ہو۔ کسی حالت میں ابھار پیدا ہو جائے تو اثمد، شادنہ اور سفیدہ سے علاج کریں۔ پٹی باندھیں۔

(مرانا، علی کبیر، عیسیٰ باب الطوق، ابن جنید اور کحالوں کی ایک معتد بہ تعداد)

کبھی کبھی کسی جسمانی بیماری کے سبب حمام ممکن نہ ہو تو مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیں، مریض دیر تک آنکھیں کھولے رکھے تاکہ چہرہ پر پسینہ اور سرخی آجائے۔اس کے بعد سرمہ لگائیں۔(مؤلف)

آشوب چشم:

استفراغ اور انقطاع مادہ سے پیشتر کسی مفید شدید قبضیت پیدا کرنے والے شیاف کا سرمہ ایسے آشوب چشم میں نہ لگائیں جو متورم ہو اور جس میں شدت کا درد ہو رہا ہو۔ امتلائی آشوب چشم کا علاج شیاف ابیض سے کریں جو کتیرا، نشاستہ، صمغ، سفیدہ اور افیون سے عرق ناخونہ میں گوندھ کر تیار کیا گیا ہو۔ اسے رقیق سفیدی بیضہ مرغ میں ملاکر آنکھوں کے اندر قطور کریں۔ اسے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کیونکہ دودھ بیحد گرم ہوتا ہے۔اس میں سوزش قطعاً نہیں ہوتی۔

بیماری کے شروع میں قابض ادویہ کی ضرورت ہو تاکہ آنکھوں کے اندر مادہ اتر نہ سکے تو یہ بیحد قابض نہ ہوں۔ آشوب چشم اور قرحوں کے شروع میں تیز محلل ادویات ہرگز استعمال نہ کریں۔ الایہ کہ درد شدت کا ہو۔ کیونکہ یہ دوائیں مادوں کو کھینچ کر آنکھوں کے اندر بھر دیتی ہیں۔ شدت درد کے اندر مخدر ادویہ مفید ہیں۔اگر زیادہ دنوں تک ان کا استعمال نہ رکھیں۔ کیونکہ امراض کو یہ ثابت اور نگاہ کو بیحد کمزور کر دیتی ہیں۔ مورد کے اندر سکون اور کمی آجائے تو حمام اور محلل سرے مفید ہیں۔ تیز سرے شروع ہی میں کبھی استعمال نہ کریں۔ ورنہ آنکھوں کے اندر تغیر آئے گا۔ بتدریج تیز سرے استعمال کریں۔ وردیج یعنی شدید آشوب چشم کے اندر زرور ابیض پھر ذرور اصفر استعمال کریں۔ آشوب چشم میں درد شدت کا ہو رہا ہو تو نرم شیاف ابیض بیحد مفید ہے۔اس کے اندر معدنیات میں صرف سفیدہ

ہوتا ہے۔ اسے رقیق سفیدی بیضہ مرغ میں شامل کر کے آنکھوں میں قطور کریں۔ درد شدید ہو تو کثرت سے تکمید کریں۔ کم ہو تو تکمید ایک یا دو بار کافی ہے۔ تکمید آب ناخونہ اور آب حلبہ سے کریں۔

ضمادوں کا جہاں تک تعلق ہے یہ زعفران، ناخونہ، دھنیا، برگ دھنیا، زردی بیضہ مرغ اور انگور کے گاڑھے اس کے اندر بھگوئی ہوئی روٹی سے تیار کریں۔ درد شدید ہو تو ان دواؤں کے اندر پوست خشخاش اور افیون شامل کرلیں۔

طلے زعفران، مامیثا، رسوت، صمغ عربی اور صبر سے تیار کر کے پلکوں پر رکھیں۔ نزلوں کو روکنے کیلئے جو طلے پیشانی پر رکھے جاتے ہیں انہیں اگر سیلان رطوبت گرم ہو تو عدسچ، بہی، جو کے ستو، خرفہ، اسپغول اور عنب الثعلب وغیرہ سے الغرض ایسی دواؤں سے تیار کریں جو مبرد اور قابض ہوں۔

سیلان رطوبت میں حرارت زیادہ نہ ہو تو طلا چکی کی گرد، اور مر سے تیار کریں کندر کو سفیدی بیضہ مرغ میں شامل کریں۔

سیلان رطوبت بارد ہو تو اسے کبریت، زفت، فلونیا اور تریاق سے تیار کریں۔ شیح سوختہ گڈھوں کو اچھی طرح پر کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر سوزش پیدا کئے بغیر جلاء اور خشک کرنے کی تاثیر ہے۔

آنکھوں کے اندر آشوب اور قرحوں کے باعث سرے سے نہ ورم ہو نہ درد ہو تو شیاف احمر اور ذرور اصغر استعمال کریں تاکہ آشوب کے بقیہ مادے اور غلظتیں تحلیل ہو جائیں۔

(مرانا، علی کبیر، عیسیٰ باب الطوق، ابن جنید اور کحالوں کی ایک معتد بہ تعداد)

ادویۂ چشم کی قسمیں سات ہیں:

مسدد، منضج، جلاء، معفن، قابض، منجح، مخدر:

مسدوہ ادویہ میں کچھ خشک اور ارضی خصوصیت کی حامل ہوتی ہیں کچھ تریسدار اور سیال ہوتی ہیں۔ پہلی قسم کی ادویات خشک کرنے کے لئے اور ہلکے تیز سیلان کے لئے موزوں ہیں، بالخصوص جبکہ جسم و سر کے استفراغ اور سیلان کے منقطع ہو جانے کے بعد قرحہ موجود

ہو، یہ ادویات اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرتی ہیں اور قرحہ کو طبقات چشم کے اندر بڑھنے سے روکتی ہیں۔ سیلان رطوبت منقطع نہ ہو تو ان دواؤں کو نہ استعمال کریں۔ ورنہ درد شدید ہوگا۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر جس قدر تغریہ کی صلاحیت ہوتی ہے اس کے زیر اثر اس بات کے لئے معین ومددگار ہوتی ہیں کہ مذکورہ رطوبت کو تحلیل ہونے سے روک دیں، لٰہذا یہ کثرت رطوبتیں جمع ہو جانے سے آنکھ کے پردے پھیلیں گے اور کبھی کبھی پھٹ بھی جائیں گے۔ ان ادویات کا اثر عرصہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ پھر بھی ہم انہیں استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ آنکھوں کے اندر قرحہ ہو اس کی جانب تیز قسم کی رطوبت بہہ کر آرہی ہو، اور مذکورہ دواؤں کے سوا کسی اور دوا کو استعمال کرنا ممکن نہ ہو کیونکہ شدت کے ساتھ سمٹنے اور سیلان رطوبات کو روکنے کی وجہ سے قابض ادویات درد میں اضافہ کرتی ہیں، حار دواؤں سے مادہ کی خرابی اور تیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مرخی، محلل اور منج ادویات گو رطوبات کو کھینچ لیتی ہیں مگر ان سے قرحے بھرتے ہیں اور نہ ہی ابھار مٹتے ہیں۔ حامض اور بورقی ادویات چونکہ سوزش پیدا کر کے بیماری میں ہیجان برپا کر دیتی ہیں اس لئے اس بیماری میں موزوں نہیں ہیں۔

اس میں موزوں وہی دوا ہوتی ہے جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اور بلا کسی تکلیف اور سوزش کے خشکی پیدا کرتی ہو۔ جیسے توتیا مغسول، نشاستہ، قلمیا مغسول سوختہ، رصاص سوختہ سفیدہ مغسول، اثمد مغسول، سفیدی بیضہ مرغ، دودھ وغیرہ بیماری کے علاج میں اس لئے شامل کرتے ہیں کہ یہ مفری ہوتے ہیں اور حریف مادہ جو کھردراپن پیدا کر دیتے ہیں اسے یہ مٹا دیتے ہیں۔ کیونکہ اسے وہ دھو کر ہموار کر دیتی ہیں۔ چنانچہ درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

ان دواؤں کی لزوجت (لیسدار ہونا) انہیں آنکھوں کے اندر دیر تک باقی رکھتی ہے۔ اگر یہ میسر نہیں ہوں تو ان کی جگہ ہم پانی استعمال کریں گے۔ مگر مذکورہ دوائیں چونکہ آنکھوں کے اندر دیر تک باقی رہتی ہیں اس لئے آنکھوں کو فائدہ پہونچتا ہے۔ وہ گھڑی گھڑی بے چین نہیں ہوتیں۔ اس طرح کی بے چینی سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ دوائیں یہ ہیں۔ رقیق سفیدی بیضہ مرغ، آب حلبہ مغسول، دودھ، آب صمغ، کتیرا۔ دودھ اپنی جلائی تاثیر کے باعث قرحوں کے لئے موزوں تر ہے۔ تحلیلی قوت اور درد شدید کو تسکین دینے میں حلبہ لاجواب ہے۔ سفیدی بیضہ میں صرف غرائی تاثیر ہوتی ہے۔ نہ گرمی پیدا کرتی ہے نہ سردی نہ جلاء۔ صمغ اور کتیرا اجرباتی ادویات کو گوندھنے کے لئے موزوں ہیں۔ ان دواؤں کو نرم کر کے اچھی طرح چکنا کر دیتی ہیں۔ اور حل ہو جائیں تو لاذع رطوبات کو دھونے کیلئے موزوں بھی ہیں۔

سفیدی بیضہ بھی اس کے لئے موزوں ہے۔

ادویات چشم کی دوسری ادویہ منفجہ قرنیہ کی مزمن پیپ اور مزمن اورام حلبہ کیلئے موزوں ہیں۔ تعدیل کے لئے ادویہ منجہ بھی ان میں شامل کر دیتے ہیں۔ ان دواؤں کے اندر حلتیت، سکنجبین، اشق، فربیون، دار چینی، حماما، وج، سلیخہ، ساذج اور سنبل داخل کریں۔

جلائی ادویات کے اندر جو کم جلار کھتی ہیں اور سوزش پیدا نہیں کرتیں وہ باریک سفیدی اور قرحوں کے جلاء کے لئے موزوں ہیں۔ جیسے قلمیا، کندر، قرن ایل سوختہ، صبر اور گلاب۔

اور جن ادویات کے اندر شدید جلائی اثر ہوتا ہے وہ غلیظ پپڑیوں، ظفرہ اور جرب کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ جیسے ریزۂ نحاس، زاج، زنجار، نوشادر، قلقدیس، نحاس سوختہ، یہ دھودی جائیں تو ان کی سوزش کم ہو جاتی ہے۔ مگر جس قدر دھوئی جائیں گی اسی قدر ان کی جلائی تاثیر کم ہو جائے گی۔

معفنہ ادویات مزمن ظفرہ، جرب، حکہ اور قروح صلبہ کے لئے موزوں ہیں۔ یہ زرنیخ اور زاج ہیں۔

قابض ادویات میں معتدل ہوتی ہیں وہ آشوب چشم میں سیلان رطوبت اور قرحوں کے لئے موزوں ہیں۔ جیسے گلاب، تخم گلاب، سنبل، سلاحہ (۱)، زعفران، عرق گلاب، مامیثا اور شادنج، اس کے اندر تھوڑی اقاقیا اور ہوفسطیداس (۲) شامل کر دیتے ہیں۔ آب حصرم ان دواؤں سے زیادہ قابض ہے۔ البتہ عصارہ جات کی خاصیت یہ ہے کہ وہ آنکھوں سے جلد نکل جاتے ہیں مگر ارضی خصوصیت رکھنے والی ادویہ زیادہ دیر تک باقی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجریاتی ادویات کو اگر بے محل استعمال کیا جائے تو ان سے آنکھوں کو جو نقصان پہونچتا ہے وہ عصارہ جات سے نہیں پہونچتا۔

قابض ادویات میں کچھ شدید قابض ہیں، یہ دفع سیلان کے لئے موزوں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ دفع سیلان میں جتنا یہ مفید ہیں کھردرے پن کی وجہ سے اس سے زیادہ وہ

۱۔ سلاحہ: جوزی کھانے کے دنوں میں بکروں کا پیشاب کوہستانی چٹانوں پر گر کر جم جاتا ہے۔ اور زفت کے مانند ہو جاتا ہے۔ اسی کو سلاحہ کہتے ہیں۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ طلاء کرنے پر اورام اور پھوڑوں کو توڑ دیتا ہے۔

۲۔ ہوفسطیداس: طراثیث کی ایک چھوٹی قسم ہے۔

درد پیدا کرتی ہیں۔ تاہم یہ دو قسموں میں مستعمل ہیں۔ چنانچہ بصارت کو تیز کرنے والی بعض ادویہ میں تھوڑا داخل کی جاتی ہیں اس سے آنکھ کے اندر روح باصرہ سمٹ کر طاقت حاصل کرتی ہے۔ ان دواؤں کے ذریعہ پلکوں کا کھردراپن اور خارش بھی دور کی جاتی ہے۔

یہ دوائیں حسب ذیل ہیں:

گلنار، مازو، لوہ چین، قلقدیس،

یہ سب سے زیادہ طاقتور اور ازالہ خشونت میں سب سے زیادہ کامیاب ہے۔ عصارہ جات میں عصارۂ لحیۃ التیس، اقاقیا اور آب حصرم چونکہ آنکھوں سے تیزی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں اس لئے خشونت کا ازالہ نہیں کرتیں۔

منج ادویات کو ہم اورام چشم اور قروح میں جبکہ پیپ قرنیہ کے اندر محتبس ہوتی ہے، سب سے پہلے تنہا تنہا استعمال کرتے ہیں۔ کامیابی نہیں ہوتی تو اس کے ساتھ طاقتور محلل ادویات شامل کرتے ہیں۔ مذکورہ امراض کے علاوہ اورام چشم صلبہ میں بھی انہیں استعمال کرتے ہیں

یہ دوائیں حسب ذیل ہیں:

زعفران، مر، جند بیدستر، کندر، آب حلبہ، رسوت، انزروت، بارزو، ناخونہ، طبیخ ناخونہ۔

مخدر ادویات میں افیون، بھنگ اور لفاح داخل ہیں خاص کر جبکہ حدت، خستگی اور زخم ہوں یہ مستعمل ہیں۔ انہیں ہوشیاری سے استعمال کریں کیونکہ بصارت کو کمزور اور کبھی کبھی تلف کر دیتی ہیں، لہٰذا سخت ضرورت پر ہی انہیں استعمال کرنا اور ہے۔ استعمال بھی مسلسل نہ کریں۔ بلکہ درد کی حد تک تھوڑا استعمال کریں۔ درد موقوف ہو جائے تو ترک کر دیں۔ ان دواؤں کے بعد ہم دار چینی سے بنے ہوئے گرم سرے استعمال کرتے ہیں۔ (رازی)

اگر دیکھیں کہ آنکھیں سرخ اور متورم ہیں اور کیچڑ پھینک رہی ہیں تو یہ سمجھیں کہ آشوب چشم تر ہے۔ آنکھیں اگر صاف ہوں اور رات میں چپک جاتی ہوں تو یہ سمجھیں کہ آشوب چشم خشک ہے۔ بیحد خالص سرمہ شافی علاج ہے۔

آشوب چشم طویل ہو جائے اور کوئی علاج کارگر نہ ہو تو پلکوں کو الٹ دیں، یہاں خارش ہوگی۔ خارش (جرب) نام ہے چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کا۔ صبح کو اٹھنے کے بعد زیادہ دیر

تک رگڑے بغیر آنکھیں نہ کھلتی ہوں تو اس کا علاج خالص سرمہ سے کریں۔ آنکھوں کے گوشوں کو سرخ دیکھیں تو یہ سمجھیں کہ سلاق ہے۔ اس کا علاج شیاف بارد ہے۔ اسے نہ چھوڑیں، آنکھوں میں سرد سرمہ لگائیں۔ (طبیب نامعلوم)

صبر اورام چشم کے لئے مفید ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ آنکھوں کے اندر مادہ کو آنے سے روکتی ہے اور جو مادہ آچکا ہوتا ہے اسے تحلیل کردیتی ہے۔ (جالینوس)

کتاب العین کا جامع باب پڑھیں تو جوامع العلل والاعراض میں اعراض العین کا مطالعہ ضرور کریں۔ کیونکہ یہاں نہایت عمدہ ترتیب اور تلخیص ملے گی۔ پھر ایک اور مرض کا اضافہ بھی ملے گا جو مجھے کسی اور کتاب کے اندر نہیں ملا ہے۔ یہ ہے ''قرنیہ کا مرطوب ہونا''۔ (مؤلف)

ناخونہ، زردی بیضہ مرغ، آرد حلبہ، آرد کتان اور میفتج کے ساتھ ملا کر ورم چشم حار حلب کے لئے ضماد بنائیں۔ (جالینوس)

آنکھوں پر زعفران کا طلاء کرنے سے مواد آنا رک جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

زعفران تنج کے ساتھ قبض پیدا کرتا ہے۔ (مسیح)

یہی وجہ ہے کہ پلکوں پر اس کا طلاء کیا جائے تو ورم کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تمام چشم کے امراض میں کتاب العین اور کتاب العلل والاعراض سے چند باتیں:

امراض چشم کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ نگاہ کی قوت فاعلہ میں پیدا ہونے والی بیماری۔

(۲) آلہ کے اندر لاحق ہونے والی بیماری جس کے ذریعہ بصارت، حس یا حرکت کا فعل انجام پاتا ہے۔

قوت کے اوپر آفت حسب ذیل وجوہ سے اثر انداز ہوتی ہے:

(۱) فساد مزاج (۲) ورم (۳) دماغ کے اندر خاص کر اس مقام پر جہاں عصبہ مجوفہ یا عصب حس اگتا ہے یا آلہ کے اندر شگاف پیدا ہو جانا۔ آلہ کا اولین جزء عصبہ مجوفہ ہے۔

اس میں حسب ذیل چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں:

۱۔ آٹھوں اقسام کا تغیر مزاج ۲۔ چاروں اقسام کے اورام۔ ۳۔ شگاف ۴۔ تمدد اور تشنج ۔ ۵۔ طولانی۔ ۶۔ ورم وغیرہ کا سدہ۔

اس کے بعد طبقہ جلیدیہ آتا ہے۔ اس میں بھی حسب ذیل چیزیں رونما ہو سکتی ہیں:

۱۔ جفاف وخشکی، ۲۔ رطوبت، ۳۔ انتقال مکانی۔ ۴۔ رنگ کا تغیر۔ ۵۔ مقدار سے بڑا ہو جانا۔ ۶۔ چھوٹا ہو جانا۔ ۷۔ تفرق اتصال۔

جلیدیہ دائیں یا بائیں مڑ جائے تو حول (بھینگاپن لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر بچوں کو پیش آتی ہے۔ نیچے یا اوپر کی جانب مڑ جائے تو ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہے۔ (جالینوس)

اگر یہ اندر کی جانب دھنس جائے تو اس کا بیان طول عمل ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی وضاحت ہم کتاب العین کے آخر میں کریں جہاں ہم منقسم مضمون کے بیان سے فارغ ہو رہے ہوں گے۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر تہیج نام کا ورم پیدا ہو جائے تو آنکھوں پر سرکہ اور گرم پانی میں اسفنج ڈبو کر بطور ضماد کئی بار رکھیں، درد موجود ہو تو صرف گرم پانی کی تکمید کریں، اور ہلکی سی پٹی باندھ دیں۔

پرانے سبل، جرب، سلاق احمر وغیرہ جیسے مزمن امراض چشم میں گوشۂ ہائے چشم اور پیشانی کی رگ کی فصد کھول دینا میرے مشاہدہ میں مفید ہوتا ہے۔ مریضوں کی ایک جماعت کو سبل کی تکلیف تھی۔ میرے سامنے ان کی فصد کھول دی گئی جس سے انہیں آرام و سکون ہو گیا۔ گوشۂ ہائے چشم کی رگیں یعنی پیشانی کی رگیں دو قسموں میں منقسم ہیں، البتہ پیشانی کی رگ دونوں آنکھوں کو اور گوشۂ ہائے چشم کی فصد صرف ایک آنکھ کو مفید ہوتی ہے تاہم اس کی افادیت زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ گوشہ ہائے چشم کی رگیں نہ ملیں تو پیشانی کی رگ بیحد مفید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ادویات چشم کی قسمیں سات ہیں:

۱۔ مسدد، مغری، مملس، ۲۔ مفتح، ۳۔ جلاء، ۴۔ منضج، ۵۔ مخدر، ۶۔ معفن، ۷۔ قابض

مسدد مفری ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ارضی یابس۔ یہ سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہے۔ خشک کرنے کے لئے ”تیز لطیف سیلان میں موزوں ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ حالت قرحوں کی موجودگی میں ہو۔ جسم و سر کے استفراغ اور انقطاع سیلان کے بعد یہ موزوں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر اعتدال کے ساتھ خشک کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ نیز آنکھوں کی وریدوں میں جو رطوبت ہوتی ہے اسے طبقات چشم کے اندر سرایت کرنے سے روکتی ہے۔ سیلان رطوبت منقطع نہ ہو تو اسے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں درد کے اندر شدت پیدا ہوگی۔ آنکھ کی وریدیں کثرت امتلاء سے پھیل کر پردوں میں تناؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ کبھی کبھی پردے فاسد ہو جاتے ہیں، گاہ پھٹ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ادویات کا فائدہ دیر میں ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم اس کی ضرورت اس وقت لازم ہوتی ہے جب آنکھوں کے اندر قرحہ، قرنیہ کے اندر فساد اور عنبیہ کے اندر ابھار پیدا ہو جاتا ہے نیز جب آنکھوں کی طرف تیز قسم کی رطوبت بہہ کر آنے لگتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالتوں کے اندر ان دواؤں کے علاوہ کسی اور دوا کا استعمال ممکن نہیں ہوتا۔ قابض ادویات گو رطوبتوں کو بہنے سے اچھی طرح روک دیتی ہیں مگر یہ آنکھوں کو شدت سے سکوڑ دیتی ہیں جس سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ دواء حار رطوبتوں میں خرابی اور تیزی پیدا کرتی ہے۔ مرخی، محلل اور منضج ادویات سیال رطوبتوں کو خارج کر دیتی ہیں مگر قرحوں کو نہ بھرتی ہیں، نہ مندمل کرتی ہیں، نہ ابھار کر زائل کرتی ہیں۔ اس طرح کی بیماری کے لئے صرف وہی دوائیں موزوں ہوتی ہیں جو اعتدال سے قریب ہیں اور کسی حد تک سرد ہوتی ہیں، یہی ادویہ تھوڑی خشکی پیدا کرتی ہیں۔ اور سوزش سے بالکل خالی ہوتی ہیں۔ اس قسم میں توتیا مغسول، سفیدہ، اثمد مغسول، قلمیا سوختہ مغسول رصاص سوختہ مغسول داخل ہیں۔ (حنین)

قلمیا کے اندر بایں ہمہ تھوڑی جلائی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ دھوئی گئی ہو، سوختہ یا نہ ہو۔ توتیا کے اندر تھوڑی قبضیت ہوتی ہے۔ اسی طرح رصاص سوختہ مغسول اور سفیدہ میں بھی تھوڑی قبضیت ہوتی ہے البتہ نشاستہ کو اچھی طرح دھولیا جائے تو اس کے اندر نہ تو کچھ قبضیت ہوتی ہے نہ تیزی۔ ان ادویات میں مرطب دوائیں مثلاً سفیدی بیضہ رقیق، عورتوں کا دودھ، طبیخ حلبہ، آب حلبہ، آب صمغ، کتیرا سوزش پیدا نہیں کرتیں۔ یہ مفری ہوتی ہیں۔ کھردرے پن کو ہموار کرتی ہیں۔ تیز رطوبتوں کی حدت میں سکون پیدا کرتی ہے۔

لہٰذا درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پھر لزوجت کے باعث آنکھوں کے اندر ان دواؤں کی فاضل مقدار رہ جاتی ہے۔ اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام دوائیں دیگر تمام اعضاء کے مقابلہ میں آنکھوں سے زیادہ تیزی کے ساتھ دھل اٹھتی ہیں۔ اسی لئے اطباء نے ادویات چشم میں زیادہ تر حجریاتی دوائیں شامل کی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ آنکھوں کے اندر دیر تک رکیں۔ ان کی لزوجت انہیں دیر تک قائم رکھتی ہے۔ یہ سب سے عمدہ بات ہے۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہمیشہ ابھرتی رہیں اور ہر معمولی بات پر پلکوں کے اندر سیلان ہوتا رہے۔ ایسی حالت میں درد کے اندر ہیجان نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کو سکون اور راحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اطباء صمغ وغیرہ کو معدنیات کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھردرے پن میں نرمی پیدا ہوتی ہے جس کے بعد اس کی اذیت آنکھوں سے دور ہو جاتی ہے لطیف سفیدی بیضہ فقط مغری ہے۔ آب حلبہ بایں ہمہ مسکن اور اعتدال کے ساتھ محلل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے بیشتر درد چشم میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

دودھ کے اندر مائیت کے باعث جلائی تاثیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرحوں کو بھرنے والی ادویات میں حلبہ کے ساتھ دودھ شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ قرحوں کو بھرنے وال ادویات جلائی ہونے کی محتاج ہوتی ہیں۔

منضج ادویات امراض چشم اور طبقہ قرنیہ کے اندر محتبس پیپ کے لئے ابتدائی طور پر تنہا مستعمل ہیں۔ کیونکہ یہ دوائیں ان امراض کو پختہ کر کے جذب کر لیتی ہیں، مدہ (پیپ) اور اورام مزمن ہو جائیں اور مذکورہ نوعیت کی دوائیں کارگر نہ ہوں تو ان کے اندر تیز قسم کی مفتح ادویات شامل کرتے ہیں، منضج ادویہ میں مر، زعفران، جندبیدستر، کندر، آب حلبہ، رسوت، انزروت، بارزد، اب ناخونہ داخل ہیں۔ منضج ہونے کے ساتھ یہ محلل بھی ہیں، مر کے اندر سب سے زیادہ تحلیلی قوت موجود ہے، زعفران میں اس سے کم مگر اس میں معتدل قبضیت ہوتی ہے۔ کندر میں زعفران سے کم تحلیلی اثر ہوتا ہے مگر اس کے اندر جلائی تاثیر موجود ہے۔ اسی لئے قرحوں کو بھرتا ہے۔ رسوت کے اندر بھی جلائی اثر اور قبضیت ملتی ہے۔ جندبیدستر سب سے زیادہ کاٹتا اور لطافت پیدا کرتا ہے۔ انزروت کے اندر بھی تحلیلی قوت ہے۔ بارزد میں یہ قوت انزروت سے زیادہ ہوتی ہے۔ ناخونہ زعفران کے مانند ہے آب حلبہ محلل ہے قابض نہیں ہے۔

مذکورہ ادویات کے ساتھ مفتح و محلل دوائیں شامل کرتے ہیں اور اس وقت استعمال میں لائی جاتی ہیں جب مدہ (پیپ) دیر تک قائم رہتی ہے پختہ نہیں ہوتی ہے اور مذکورہ ادویات تحلیل و جذب سے عاجز رہتی ہیں۔ مفتح ادویات تحلیل نہیں کرتی ہیں تو طبقات چشم کے اورام میں بھی مذکورہ مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں۔ مفتح و محلل ادویات میں حلتیت، سکبینج، فربیون، اشق، دار چینی، حماما، وج، سلیخہ، سنبل اور ساذج، شامل ہیں۔ سلیخہ، سنبل اور ساذج کے اندر تھوڑی قبضیت ہوتی ہے۔ دیگر ادویات میں ذرا بھی قبضیت نہیں ہوتی۔ وہ دوائیں جو نزول الماء کے شروع میں موزوں ہوتی ہیں وہ ایک ہی قسم کی ہیں، اور یہ ہیں مرارے، اور عرق بادیان۔ جو دوائیں تھوڑا جلاء پیدا کرتی ہیں اور سوزش سے خالی ہوتی ہیں وہ ان پپڑیوں کو صاف کرتی ہیں جو دبیز نہیں ہوتیں نیز قرحوں کو بھر دیتی ہیں۔ ان میں قلمیا، کندر، قرون سوختہ، صبر، گلاب اور اثمد شامل ہیں۔ قلمیا حرارت اور برودت میں معتدل ہے۔ کندر حرارت کی جانب زیادہ مائل ہے۔ چنانچہ درد کو تسکین دیتا اور مورد کو پختہ کرتا ہے۔ اس کے اندر جلائی اثر بہت کم ہوتا ہے صبر کے اندر گلاب کی طرح مرکب تاثیر ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تلخی ہوتی ہے جس کے ذریعہ جلاء پیدا کرتی ہے اور قبضیت بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سمٹ کر مندمل کردیتی ہے۔ قرون سوختہ بارد یابس ہوتی ہیں تاہم اپنی جفاقیت (خشکی کی تاثیر) سے قرحوں کو مندمل کرتی ہے۔ کیونکہ رطوبتوں کو خشک کردیتی ہے۔ باقی جو دوائیں مذکورہ ادوایات سے زیادہ جلائی اثر رکھتی ہیں۔ اور یہ وہی ہیں جن کے اندر شدید جلائی اثر ہوتا ہے اور ان کا شمار جلائی ادویات کے دوسرے اور تیسرے طبقہ پر ہوتا ہے۔ یہ سب ظفرہ، جرب، حکۃ الاجفان اور دبیز پپڑیوں کے لئے موزوں ہیں۔ ان میں ریزہ نحاس، زاج، زنجار، نوشادر، سریقون جو دوائے خارش ہے، قلقدیس نحاس سوختہ اور زہرۂ نحاس داخل ہیں۔ یہ سب سوزش پیدا کرتی ہیں، سب سے کم سوزش نحاس سوختہ کے اندر ہوتی ہے۔ ان تمام دواؤں کو دھو دیا جائے تو سوزش کم ہوجاتی ہے، مگر جس قدر سوزش کم ہوتی ہے اسی قدر جلائی اثر بھی کم ہوجاتا ہے۔ معفن ادویات کھردرے پن جرب مزمن صلب ظفرۂ مزمن اور حکۂ مزمن کے ازالہ کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ ان میں زرنیخ اور زاج داخل ہیں۔ انہیں طاقتور بنانے کے لئے جلائی ادویات میں شامل کرتے ہیں۔

قابض ادویات میں جو معتدل قابض ہیں وہ آشوب چشم میں سیلان رطوبت کو دفع

کرنے اور قروح و ثبور کے ازالہ کے لئے موزوں ہیں جیسے گلاب، تخم گلاب، سنبل، ساذج ماشیا، زعفران، اور عرق گلاب۔

طاقتور قابض ادویات شدت سے سمیٹنے اور کھردراپن پیدا کرنے کی وجہ سے دفع مادہ میں جتنا مفید ہیں اس سے زیادہ اس حالت میں درد پیدا کرتی ہیں۔ درد کی وجہ سے وہ جلب مواد کا باعث ہوتی ہیں، اس طرح شدید نقصان پہونچاتی ہیں۔ تاہم تھوڑی مقدار میں ان ادویات کے اندر شامل کرتے ہیں جو بصارت کو تیز کرتی ہیں۔ یہ جوہر چشم کو سمیٹ کر طاقتور بناتی ہیں۔ نیز ان دواؤں میں بھی شامل کرتے ہیں جو صحت چشم کی محافظ ہوتی ہیں۔ اور ان دواؤں کے اندر بھی داخل کرتے ہیں جو پلکوں کے کھردراپن کا ازالہ کرتی ہیں۔ کیونکہ پلکوں کو قوت پہونچاتی ہیں۔ کھردرے پن کو اکھیڑنے میں مدد کرتی ہیں خاص کر جبکہ کھردرے پن کے ساتھ حدت بھی ہوتی ہے۔ گلنار، مازو نانپختہ، برادۂ آہن، قلقنت، اور زنگار آہن ان ادویات میں شامل ہیں۔ قلقنت سب سے زیادہ طاقتور قابض ہے۔ کھردرے پن کے ازالہ میں سب سے کارگر دوا وہی ہوتی ہے جو قلقنت کے مانند ارضیت اور قبضیت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ قاقیا، عصارۂ حصرم اور پختہ التیس تیزی سے دھل اٹھتی ہیں۔ اس لئے ان کا اثر قوی نہیں ہوتا۔

مخدّر ادویات اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جب شدت درد سے مریض کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ درد کے ساتھ حدت اور زخموں کا فساد بھی ہو۔ ممکن حد تک اس سے بچیں۔ کیونکہ ان سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے اور کبھی زائل بھی ہو جاتی ہے۔ استعمال کرنا ضروری ہو تو تھوڑی دیر کے لئے اور اس حد تک استعمال کریں کہ درد میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد دارچینی سے بنے ہوئے مسخن اور افیون، بھنگ، آلفاح اور پوست لفاح سے بنے ہوئے مخدّر سرمے استعمال کریں۔ (جالینوس)

روغن بلساں، عصارۂ سداب، رازیانج اور مرارہ حیوان وغیرہ جو ظلمت بصر اور نزول الماء کے شروع میں مفید ہیں استعمال کریں تو انہیں اور دوسرے تیز سرمے اس وقت استعمال کریں۔ جب سر کے اندر امتلاء نہ ہو، ہوا صاف ستھری ہو، زیادہ ٹھنڈی نہ ہو نہ زیادہ گرم ہو، ان تمام تیز اور سوزش پیدا کرنے والے سرموں کے بعد عورتوں کا دودھ بطور قطور آنکھوں میں ڈالیں، اور تکمید کریں حتی کہ سوزش میں سکون پیدا ہو جائے۔ اس کے بعد تنقیہ کریں۔ (مؤلف)

سلخ(۱) (چشم) کی ایک بیماری ہے جو آنکھوں کے اندر حدید یا قصب وغیرہ تیز ادویہ کی وجہ سے حجاب آجانے سے لاحق ہوتی ہے۔ (حنین)

سلخ کبھی ردی جرب سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوئیں۔ ۱۔ حدید سے پیدا ہونے والا۔ ۲۔ دواؤں سے لاحق ہونے والا۔ ۳۔ جرب کی وجہ سے عارض ہونے والا۔ سرطان صرف ایک قسم ہوتا ہے۔ یہ مرۂ سوداء کے ورم سے لاحق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چشم کی دواؤں کا علیحدہ علیحدہ بیان:

حلتیت بیحد قوی ہوتی ہے اور وہاں مستعمل ہے جہاں قوت کے ساتھ بہ کثرت تحلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سکنجبین گرم ہوتی ہے۔ حلتیت لطیف اور آنکھوں کی پپڑیوں کے لئے جالی ہے۔ نزول الماء اور غلظت کے سبب لاحق ہونے والی ظلمت بصر میں مفید ہے۔ مر درجہ دوم میں حار یابس ہے اور آنکھوں کے قروحی آثار کو صاف کرتی ہے۔ کھردراپن نہیں پیدا کرتی۔

کندر درجہ دوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ جالی اور منج ہے۔ زخموں کو بھرتی ہے، درد میں سکون پیدا کرتی ہے۔ ضمغ یابس لاحرارت و برودت میں معتدل ہے۔ مغری اور ملین ہے۔ کتیرا کی بھی یہی خاصیت ہے۔ مگر خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ضمغ سے کم رکھتی ہے۔

رسوت درجہ دوم میں خشک اور حرارت و برودت میں معتدل ہے۔ اس کے اندر تھوڑی قبضیت جلاء اور پتلی کے اندر پیدا ہونے والی غلظت کو لطیف کر دینے کی تاثیر ہے۔ اشق محلل اور ملین ہے۔ بارزد ملین، محلل، درجہ دوم میں کھردراپن اور درجہ اول میں خشکی پیدا کرنے والی ہے۔ انزروت سوزش پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرتی ہے اور گوشت اگاتی ہے۔

حلبہ درجہ دوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ اورام صلبہ کو تحلیل کرتی ہے۔ گلاب کے اندر قبض، تحلیل اور خشک کرنے کی تاثیر ہے۔ ماميثا قبضیت کے ساتھ

۱۔ سلخ: سلخ العین۔ عبارت آنست کہ ناخنہ را از روئے طبقہ ملتحمہ جدا کنند۔ بحر الجواہر۔

برودت پیدا کرتی ہے۔ لحیۃ التیس استرخاء کی حالت میں اعضاء کو خشک کرتی ہے۔

قاقیا دھوئی نہ جائے تو درجہ سوم میں بیحد خشکی پیدا کرتی ہے، دھودینے کے بعد یہ اثر درجہ دوم میں ہوتا ہے۔

بادیان درجہ سوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ نزول الماء کے لئے مفید ہے۔ بابونہ درجہ اول میں گرم خشک ہے۔ لطیف محلل اور مرخی ہے۔

صبر درجہ سوم میں خشک اور درجہ اول میں گرم ہے۔ عسیر الاندمال قرحوں کو چپکاتی ہے۔ دافع، جالی اور محلل ہے۔

نشاستہ سرد خشک اور مقری ہے۔ مازو درجہ سوم میں خشک درجہ دوم میں سرد ہے۔ سنبل اور ساذج درجہ اول میں گرم درجہ دوم کے آخر میں خشک ہے قبض اور حدت پیدا کرتی ہیں۔ سلیخہ درجہ سوم میں خشک ہے۔ حدت، قبض، تحلیل و تقطیع کے اثرات کے ساتھ لطیف ہوتی ہے۔

دار چینی مسخن و مجفف ہے بطباط قرحوں کو چپکاتی، برودت پیدا کرتی اور دفع کرتی ہے۔ حماما دوسرے درجہ میں مسخن و مجفف ہے۔ نفخ پیدا کرتی ہے۔

شادنہ مجفف و قابض اور پلکوں کے کھردرے پن اور قرحوں میں بدگوشت کے لئے مفید ہے۔ نمک جالی مجفف اور محلل ہے۔ نوشادر زیادہ لطیف اور اثر میں اس سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ زرنیخ محرق ہے۔ زنجار گوشت کو کم کرتی ہے۔ قلمیا مجفف، قابض، اور جالی ہے۔ حرارت و برودت میں معتدل ہوتی ہے۔ سوختہ کرکے دھودی جائے تو سوزش پیدا کئے بغیر مجفف ہے۔

بورق ملطف ہے اور لیسدار غلیظ فضلہ کو قطع کرتی ہے۔ زاج سوختہ شدید قابض اور آنکھ اور تمام بدن کے محتاج اندمال قرحوں میں مفید ہے بالخصوص تر قرحوں کے اندر رصاص سوختہ مجفف ہے، ساتھ ہی اس کے اندر سوزش اور تیزی ہوتی ہے دھودیا جائے تو سوزش کے بغیر خشک کرتا ہے۔ اثمد مجفف اور قابض ہے۔ قلقنت طاقتور قابض ہے، ساتھ ہی تیز سخونت پیدا کرتی ہے اور مرطوب گوشت کو خشک کرتی ہے۔ قلقدیس بیحد قابض ہے۔ جلن پیدا کرتی ہے لطیف ہوتی ہے سوختہ کردی جائے تو لطافت بڑھ جاتی ہے اور سوزش کم ہوجاتی ہے۔ نحاس سوختہ حار قابض ہے۔ دھودیا جائے تو نرم جسموں کے

زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔ سفیدہ بارد مغری ہے۔ زہرۂ نحاس (۱)، نحاس سوختہ اور ریزۂ نحاس سے زیادہ تیز اور لطیف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پلکوں کے کھردرے پن کے لئے جالی ہے۔ قسریفوق جو دواء جرب ہے قلقدیس سے زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے اور سوزش میں اس سے کم اور زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ توتیا مغسول سوزش کے بغیر خشک کرتی ہے بثور اور قروح رویئہ اور سیلان رطوبت میں مفید ہے۔ لوہ چن (برادۂ آہن) مجفف، قابض اور قروح ردئیہ میں مفید ہے۔ ریزۂ نحاس لحم زائد کا ازالہ کرتا ہے اور پگھلاتا ہے۔ تمام ریزوں میں سوزش اور لطافت ہوتی ہے۔ مرارے نگاہ کو تیز کرتے ہیں۔ سفیدی بیضہ مغری ہے۔ اس کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ جالی ہے۔ استخواں سوختہ مغسول بار دیابس اور مسدد ہے۔ جند بیدستر مقطع و منج ہے۔ فلفل اور سنبل اشک آوری اور ظلمت بصر میں مفید ہیں۔ حجر افروجی، انزروت، صبر، مامیثا، قلمیا، اثمد، زعفران آنکھوں کی حفظان صحت اور ان کی جانب انصاب نزلہ کو روکنے کے لئے مفید ہیں۔ عصارہ سداب، عصارۂ بادیان، جانوروں کے مرارے، حلتیت وغیرہ ظلمت بصر اور نزول الماء کے آغاز میں مفید ہیں۔ کیونکہ ان کے اندر تلطیف، تنقیہ اور تسخین کی تاثیر ہے۔ یہ دوائیں اور دیگر تیز سرمے اسی وقت استعمال کئے جائیں جب سر کے اندر امتلاء کی کیفیت نہ ہو، ہوا بیحد صاف ہو نہ زیادہ ٹھنڈی ہو نہ زیادہ گرم ہو۔ تمام تیز اور سوزش پیدا کرنے والے سرموں کے بعد آنکھوں کے اندر عورتوں کا دودھ ٹپکائیں۔ تکمید کریں حتی کہ درد اور سوزش میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد آنکھوں کو دھو کر صاف کر دیں۔ (جالینوس)

پلکوں کے امراض

پلکوں کے مخصوص امراض:

جرب، برد، تحجر، التصاق، شترہ، شیرہ، انتشار لاشفار، قمل، وردینج، سلاق، حکہ، ثالیل (مسے) شرناق اور توثہ

۱۔ زہرۂ نحاس۔ تانبے کو پگھلا کر زمین کے گڑھوں میں بہا دیا جائے اور پھر پانی چھڑک دیا جائے تو اس کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ ضم ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان پانی دب جاتا ہے۔ گرم کرنے پر تانبے کے اوپر صاف جھاگ بن کر ابھر آتا ہے۔ کیا معلوم ہوتا ہے جیسے نمک، اسی کو زہرۂ نحاس کہتے ہیں اکال، لذاع اور قابض ہوتا ہے۔

جرب کی چار قسمیں ہیں :

ا۔ سرخی اور پلکوں کے اندرونی حصہ میں تھوڑا کھردراپن ہونا۔
۲۔ کھردراپن زیادہ ساتھ میں درد اور ثقل کا ہونا۔
۳۔ پلکوں کو الٹ کر دیکھنے کے بعد انجیر جیسی پھٹن کا ظاہر ہونا۔
۴۔ پھٹن کے ساتھ شدید صلابت کا ہونا۔

برد کی صرف ایک قسم ہے۔ یہ پلکوں کے ظاہری حصہ پر ایک غلیظ رطوبت، اور باطنی حصہ میں اولہ نما ایک کیفیت کا نام ہے۔

تحجر کی ایک قسم ہے۔ یہ برد کے فضلہ سے زیادہ سخت فضلہ کو کہتے ہیں جو آنکھوں کے اندر پتھرا جاتا ہے۔

التصاق کی دو قسمیں ہیں :

ا۔ آنکھ کی سیاہی یا سفیدی سے پلکوں کا چمٹ جانا۔
۲۔ پلکوں کا باہم ایک دوسرے کے ساتھ چپک جانا۔ یہ قسم قرحہ اور ناخونہ کو کاٹ دینے کے بعد عارض ہوتی ہے۔

شترہ کی تین قسمیں :

ا۔ بالائی پلک کا اس حد تک اوپر اٹھ جانا کہ آنکھ کی سفیدی کو ڈھک نہ سکے۔ یہ طبعی طور پر اور پلک کی نامناسب سوزن کاری سے عارض ہوتی ہے۔
۲۔ تمام پلکوں کا چھوٹا ہو جانا۔
۳۔ تمام پلکوں کا بیرونی جانب الٹ جانا۔ (حنین)

اور وہ حالت بھی جس میں زیریں پلک نیچے اس حد تک الٹ جائے کہ سفیدی کو ڈھک نہ سکے (مؤلف)

شعیرہ کی ایک قسم ہے۔ یہ شعیرہ (چھوٹے بال) نما ایک مستطیل ورم ہوتا ہے جو پلک کے کنارے پیدا ہو جاتا ہے۔ شعیرہ زائد کی ایک قسم ہے۔ یہ پلک کے اندر الٹے طور پر اگا ہوا ایک بال ہوتا ہے جو آنکھ کے اندر چبھتا ہے۔

انتشار الافشار کی دو قسمیں ہیں :

ا۔ پلکوں کی طرف تیز رطوبت کا آجانا۔ جب کہ داء الثعلب کی حالت ہوتی ہے۔

۲۔ پلکوں کی عدم غذائیت جیسا کہ صلع (گنجے پن) میں ہوتا ہے۔ ان دونوں قسم کی بیماریوں میں پلکوں کے اندر سرخی اور صلابت نہیں ہوتی۔ ایک اور قسم ہوتی ہے جس میں پلکیں دبیز ہو جاتی ہیں ان میں سرخی اور صلابت بھی ہوتی ہے۔

قمل کی صرف ایک قسم ہے :

اس میں پلکوں کے حاشیوں پر چھوٹی جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ حالت ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو بسیار خور ہوتے ہیں اور حمام اور ورزش سے کم سروکار رکھتے ہیں۔

ورد ینج کی دو قسمیں ہیں :

ا۔ کوئی مادہ بہہ کر پلک کی جانب آجائے۔ یہ مادہ تیز مادہ کی قسم کا ہوتا ہے۔ پلکوں کا رنگ سرخ، ان میں شدید غلظت، ثقل اور بہ کثرت رطوبت آجاتی ہے۔

۲۔ مری خون سے یہ کیفیت پیدا ہو جائے۔ پلکوں کا رنگ مائل بہ سرخی ہو جاتا ہے۔ ورم اور سرخی بہت کم اور چبھن اور تیزی زیادہ ہوتی ہے۔

سلاق کی صرف ایک قسم ہے :

یہ لطیف بورقی (سہاگہ جیسی) رطوبت سے پیدا ہوتی ہے۔ ساتھ میں گوشہ ہائے چشم کے اندر خارش ہوتی ہے۔

حکہ کی ایک قسم ہے :

یہ آنکھوں کے دونوں گوشوں یا پلک کے اندرونی حصہ میں پیدا ہوتی ہے۔

ثالیل (مسے) صلب اور خشک ورم ہوتے ہیں جو زیریں یا بالائی پلکوں کے اندرونی یا بیرونی یا دونوں پلکوں کے اندر بیک وقت پیدا ہو جاتے ہیں۔

شرناق بالائی پلک کا سلعہ ہوتا ہے جو مریض کو اپنی نگاہ اوپر بلند کرنے میں مانع ہوتا

ہے۔ یہ سلعہ اعصاب سے بنا ہوا لیسدار شحمی جسم ہوتا ہے۔ توتہ ایک خشک ورم ہوتا ہے جس کی شکل توت کے مانند ہوتی ہے۔ زیادہ تر بالائی پلک میں عارض ہوتا ہے اور اسی سے معروف ہے۔

گوشہ ہائے چشم (آماق) کے امراض تین ہیں

(۱) غدّہ، (۲) سیلان، (۳) غرب۔

غدّہ ماآق اکبر (بڑے گوشہ چشم) کے لحمہ (گوشت) کے اپنی طبعی مقدار سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔

سیلان مذکورہ لحمہ میں نقص سے پیش آنے والے دمعہ زائدہ کو کہتے ہیں۔ اسی لحمہ کے اندر نقص واقع ہو جاتا ہے تو آنکھ اور منخرین (نتھنوں) کے درمیان سوراخ کا سرا کھل جاتا ہے۔ اور اسی حد تک کھل جاتا ہے کہ رطوبات کا بہاؤ آنکھوں کی جانب رکتا نہیں ہے۔ یہ کیفیت یا تو اس لئے پیدا ہو جاتی ہے کہ ناتجربہ کار طبیبوں نے غدہ کو کاٹنے میں افراط سے کام لیا ہوتا ہے یا ظفرہ اور جرب کو کاٹنے میں تیز دوائیں حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔

غرب ایک پھوڑا ہوتا ہے جو گوشہ چشم اور ناک کے درمیان نکل آتا ہے۔ کبھی کبھی یہ ناصور بن جاتا ہے۔ یہ ہیں گوشہ ہائے چشم کے تین امراض۔

ملتحمہ کے امراض

رمدؔ، طرفہؔ، ظفرہؔ، انتفاخؔ، جساءؔ، حکہؔ، سبلؔ، ودقہؔ، دمعہؔ، دبیلہؔ۔

رمد کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ عمدہ دم حار سے پیدا ہونے والا یہ مقدار میں ہوتا ہے۔
۲۔ دم بلغمی کے عارض ہونے والا۔ ۳۔ دم صفراوی سے لاحق ہونے والا۔
۴۔ دم سوداوی سے پیدا شدہ۔ علامات کا تذکرہ باب الرمد میں آچکا ہے۔

طرفہ ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں خون کا انصباب ملتحمہ میں ہوتا ہے۔ یہ خون ملتحمہ کی رگوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ ساتھ میں ملتحمہ پھٹ جائے۔

۲۔ ملتحمہ تو نہ پھٹے مگر اس کے اندر موجود بعض وریدیں پھٹ جائیں۔ یہ صورت حال ضربہ وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے۔

ظفرہ ملتحمہ میں ایک زیادتی کا نام ہے جو بالعموم مآق اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ کبھی کبھی یہ پھیل کر پورے ملتحمہ پر آجاتی ہے حتی کہ قرنیہ تک پہونچ کر پتلی کو ڈھک لیتی ہے۔

انتفاخ کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ ریاح سے پیدا ہونے والی۔ یہ کیفیت مآق اکبر میں اچانک عارض ہو جاتی ہے۔ جو کسی مکھی یا مچھر کے کاٹنے سے پیش آتی ہے۔ بالعموم اس کے شکار بوڑھے حضرات موسم گرما میں ہوتے ہیں رنگ بلغم سے پیدا شدہ اورام کا ہوتا ہے۔

۲۔ رنگ سب سے زیادہ خراب ہوتا ہے۔ ثقل بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برودت میں زیادہ ہوتی ہے۔ انگلی سے دبائیں تو اثر ایک گھنٹہ تک رہتا ہے۔

۳۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔ انگلی اس کے اندر غائب ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا اثر بہت جلد بھر جاتا ہے۔

۴۔ انتفاخ صلب ہوتا ہے درد نہیں ہوتا۔ رنگ خاکستری، زیادہ تر یہ کیفیت جدری (چیچک) میں پیش آتی ہے۔

جساء پلکوں کے ساتھ آنکھوں کے اندر صلابت کا پیدا ہو جانا۔ اس کے ساتھ درد وغیرہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے سو کر اٹھنے پر آنکھوں کو کھولنا دشوار ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے پلکوں کو الٹا نہیں جاسکتا۔ زیادہ تر آنکھوں کے اندر خشک اور صلب کیچڑ جمع ہو جاتا ہے۔

• حکہ کو یونانی میں آخروس کہتے ہیں۔ اس کیفیت کے اندر نمکین سہاگہ جیسے فضلہ کی وجہ سے ملتحمہ میں خارش ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی یہ بیاری پلکوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا تذکرہ ہم نے پلکوں کے بیان میں کر دیا ہے۔

سبل کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ کھوپڑی کے نیچے موجود وریدوں کی وجہ سے لاحق ہونے والی۔
۲۔ کھوپڑی کے باہر سے لاحق ہونے والی۔ دونوں کا فرق باب السلل میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

ودقہ: ملتحمہ کا خشک ورم۔ مقامات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح رنگ بھی۔ کبھی یہ ماق اکبر کے گوشہ میں اور کبھی ماق اصغر میں۔ کبھی اکمیل کے پاس اور کبھی زیریں پلک کے نیچے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی سفید اور کبھی سرخ ہوتا ہے۔

دفعہ: آنکھ کی جانب سر سے سیلان رطوبت کا ہونا۔ کبھی کبھی کھوپڑی کے نیچے کی رگوں سے اور کبھی ان رگوں کے اوپری حصہ سے سیلان ہوتا ہے۔ علامت کا تذکرہ باب الدمعہ میں کر چکے ہیں۔

دبیلہ کی دو قسمیں نہیں ہوتیں:

ایک ہی قسم کا ہوتا ہے ملتحمہ کے ایک روی اور اندر کو دھنسے ہوئے قرحہ کو کہتے ہیں۔

قرنیہ کے امراض

بثور، قروح، اثر، سلخ، دبیلہ، سرطان، حضر، تغیر لون۔

قروح کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ چار طرح کے قرنیہ کی سطح میں ہوتے ہیں۔
۲۔ تین قسم کے اندر کو دھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔

سطح قرنیہ میں عارض ہونے والی پہلی کا رنگ دھواں جیسا ہوتا ہے۔ اس کا مقام کشادہ ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا مقام چھوٹا رنگ سفید اور اس کے اندر گہرائی ہوتی ہے۔ تیسری قسم دو رنگوں کی ہوتی ہے۔ کیونکہ قرحہ ملتحمہ کے ایک کنارہ پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اکلیل السواد پر سرخ اور سفید ہو جاتا ہے۔ چوتھی قسم اس قرح پر مشتمل ہے جو قرنیہ کے

ظاہری حصہ میں سوراخ نما ہوتا ہے۔

غائرہ (دھنسے ہوئے قرحوں) میں پہلی قسم وہ ہے جس میں قرحہ صاف اور گہرا ہوتا ہے، یونانی میں اسے لوبویون کہتے ہیں۔ دوسری قسم پہلی قسم سے کشادہ ہوتی ہے، مگر اس میں گہرائی کم ہوتی ہے۔ یونانی میں اسے کیلوما کہتے ہیں۔ تیسری قسم میں وہ قرحہ ہے جو میلا کچیلا ہوتا ہے اور اپنے اندر بہ کثرت خشک ریشہ رکھتا ہے۔ یونانی میں اسے امقرما کہتے ہیں۔ یہ قرحہ مزمن ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے آنکھوں کی تمام رطوبتیں بہہ جاتی ہیں۔ اس کو دبیلہ کہتے ہیں۔

ثمرہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب قرنیہ کو مرکب کرنے والے چھلکوں کے درمیان رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ سفید یا سیاہ ہوتا ہے۔ یہ پہلے چھلکے یا دوسرے چھلکے یا تیسرے چھلکے کے نیچے ہوتی ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

اثر دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ رقیق۔ یہ قرنیہ کے اوپر ہوتا ہے۔
۲۔ غلیظ یہ اندر کو دھنسا ہوتا ہے۔

سلخ کی ایک قسم ہے:

یہ حجاب (قرنیہ) سے لوہے، قصب وغیرہ یا تیز ادویہ کے مس ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ (حنین)

سلخ جرب زدی سے بھی لاحق ہوتی ہے، اس طرح اس کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں:
۱۔ لوہے کی وجہ سے
۲۔ ادویہ کی وجہ سے۔
۳۔ اور جرب کی وجہ سے لاحق ہونے والی۔ (مؤلف)

سرطان ایک قسم کا ہوتا ہے:

یہ مرۂ سوداء سے پیدا شدہ ورم ہوتا ہے اور لاعلاج ہوتا ہے۔
حضر آنکھوں کے اندر چبھن سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ پہلی پرت یا دوسری

پرت یا تیسری پرت تک پہونچ جاتا ہے۔ (حنین)

حفر کبھی پیپ نکل آنے کے بعد بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی چھ قسمیں ہیں، تین تو ہمارہ اضافہ ہے۔ یہ بھی تینوں پرتوں کے اندر ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

عنبیہ کے امراض

ضیق، اتساع، نتوء، انخراق

اتساع کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عنبیہ کا جرم منقبض ہو جائے اور اس کا سوراخ بڑھ کر پھیل جائے۔

۲۔ جرم عنبیہ میں استرخاء کی وجہ سے سوراخ کشادہ ہو جائے۔ تپلی کی تنگی (ضیق) حسب ذیل وجوہ سے پیش آتی ہے:

۱۔ ورم۔

۲۔ ارضی کیموس کا تپلی میں انصباب ہو جائے۔

۳۔ حد سے زیادہ حرارت تپلی کو سکوڑ دے۔

نتوء (ابھار) کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ قرنیہ کی پرتیں پھٹ جاتی ہیں چنانچہ عنبیہ سے تھوڑی چیز ابھر آتی ہے۔ اسے رأس النملہ کہتے ہیں۔

۲۔ ابھار زیادہ ہو جائے اسے رأس الذباب کہتے ہیں۔

۳۔ ابھار اس سے بھی زیادہ ہو جائے اسے رأس المسمار کہتے ہیں۔ یہ حالت اس وقت پیش آتی ہے جب بثور مزمن ہو جاتے ہیں۔

۴۔ کبھی قرنیہ ابھر آتی ہے مگر یہ مضر نہیں ہوتی۔ (حنین)

مذکورہ طبیب نے کہا ہے کہ بثور کی پانچ قسمیں ہونی ضروری ہیں۔ چار تو نتوء کی ہیں، ایک اور قسم عنبہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ زیادہ ابھرتی نہیں ہے تو مسمار کہلاتی ہے۔ نتوء قرنیہ کی قسم کو ہم شمار نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ نقصان دہ بیماری نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

ثقب عنبیہ کے امراض

اس میں نزول الماء داخل ہے جو چھ قسموں پر مشتمل ہے:

۱۔ سرخ رنگ کا پانی۔
۲۔ آسمانی رنگ کا پانی۔
۳۔ ہرا پانی۔
۴۔ نیلگوں پانی۔
۵۔ بلوری رنگ کا پانی۔
۶۔ کانچ کے رنگ کا پانی۔

جلیدیہ کے امراض

۱۔ جلیدیہ کا دائیں اور بائیں جھک جانا۔ اس سے حول (بھینگا) لاحق ہوتا ہے۔
۲۔ نیچے یا اوپر کو مائل ہو جانا۔ اس کی وجہ سے ایک چیز دو نظر آتی ہیں۔
۳۔ سرخی میں تبدیل ہو جانا۔ اس کی وجہ سے اشیاء سرخ نظر آتی ہیں۔
۴۔ زردی میں تبدیل ہو جانا۔ اس سے چیزیں زرد نظر آتی ہیں۔
۵ سیاہی میں تبدیل ہو جانا۔ اس سے چیزیں سیاہ نظر آتی ہیں۔
۶۔ سفیدی میں اضافہ ہو جانا۔ اس سے چیزیں سفید نظر آتی ہیں۔
۷۔ ابھر آنا۔ اس سے چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آتی ہیں۔
۸۔ بڑی ہو جانا۔ اس سے بھی چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آتی ہیں۔
۹۔ اندر کو دھنس جانا۔ اس کی وجہ سے چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔
۱۰۔ چھوٹی ہو جانا۔ اس کی وجہ سے بھی چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔

بیضیہ کے امراض

رطوبت بیضیہ کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے تو بصارت کو نقصان پہونچتا ہے مگر جاتی نہیں ہے۔ آنکھوں کے اندر خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ خشکی مختلف مقامات پر ہو تو دیکھنے والے کو ہر چیز میں روشندان اور سوراخ نظر آتے ہیں۔ لیکن کسی ایک مقام پر ہو تو اسے ہر چیز میں ایک سوراخ دکھائی دیتا ہے۔ کل آنکھ خشک ہو کر چھوٹی ہو جائے تو آدمی کو اصلاً کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ آنکھیں مرطوب ہو جائیں تو بڑی ہو جاتی ہیں، اسی طرح ان کے اندر رطوبت کم ہو جائے تو چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

زجاجیہ اور صفاقۂ شبکیہ کے امراض

یہ امراض زجاجیہ کے فساد مزاج سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

بسیط۔ مرکب۔ (حنین)

عصبۂ مجوفہ کے امراض

۱۔ سوءِ مزاج سے لاحق ہونے والے امراض۔ ان کی آٹھ قسمیں ہیں:

۲۔ آلی امراض۔ مثلاً سدہ، ضغطہ اور ورم کا پیدا ہو جانا۔

۳۔ فرد کا کھل جانا۔ مثلاً عصبہ کا پھٹنا۔

ثقب عنبیہ کے امراض

ثقب عنبیہ کے امراض چار ہیں:

التساع، ضیق، زوال، انخراق۔

التساع (کشادہ ہونا) طبعی اور اکتسابی ہوتا ہے۔ اکتسابی حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

ا۔ عنبیہ کے اندر خود کوئی تکلیف ایسی ہو جس سے وہ پھیل جائے۔ یہ کیفیت یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوء مزاج یابس کی بسیط بیماری ہے۔

۲۔ رطوبت بیضیہ زیادہ ہو جائے۔ یہ مادی مرض ہے۔ مثلاً اورام کا پیدا ہو جانا۔

ضیق (تنگی) بھی طبعی اور اکتسابی ہوتا ہے۔ اکتسابی عنبیہ کے استرخاء سے لاحق ہوتی ہے۔ استرخاء دو بیماریوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ا۔ مزاج پر غالب رطوبت کی وجہ سے۔

۲۔ رطوبت بیضیہ کی قلت سے

عنبیہ کی تنگی اگر طبعی ہے تو بصارت کی حدت اور جودت کے اعتبار سے ہمیشہ محمود ہوتی ہے۔ مگر اکتسابی نوعیت کی تنگی ردی ہوتی ہے بالخصوص جبکہ بیضیہ کی کمی سے ہوتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں جلیدیہ کو روشنی سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رکھ سکے گی۔ چنانچہ اس سے نقصان پہونچے گا۔ نیز یہی غذا بھی فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ کمزور ہوگی تو بتدریج اس کا مزاج فاسد ہو جائے گا۔ اکتسابی تنگی عنبیہ کے استرخاء کی وجہ سے ہے تو یہ بھی ردی ہے۔ کیونکہ اس سے وہ تمام بیماریاں لاحق ہوں گی جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

تپلی کا جھکنا اور منحرف ہونا اس وقت پیش آتا ہے جب قرحوں کی وجہ سے عنبیہ میں کوئی چیز ابھر آتی ہے۔ یہ بصارت کے لئے مضر ہے۔ یا اسے تلف کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے۔

عنبیہ کا انخراق (پھٹنا) اگر تھوڑا ہے تو مضر نہیں ہے زیادہ ہے تو رطوتب بیضیہ بہہ جائے گی اور بصارت جاتی رہے گی۔

رطوبت بیضیہ کے اندر آفت کمیت اور کیفیت میں رونما ہوتی ہے۔ آفت زیادہ ہوتی ہے تو جلیدیہ اور روشنی کے مابین حائل ہو کر بصارت تلف کر دیتی ہے۔ کم ہوتی ہے تو روشنی کو روک نہیں پاتی۔ اس سے نقصان ہوتا ہے۔ غذائیت کم ہونے پر بیضیہ دبلی اور تپلی بھی ہو جاتی ہے۔ برعکس ازیں غلیظ ہو جاتی ہے۔ غلظت تھوڑی ہوتی ہے تو دور کی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ قریب کی چیز بھی پوری طرح نظر نہیں آتی۔ غلظت زیادہ ہوتی ہے اور تمام رطوبت کے اندر ہوتی ہے تو آدمی دیکھ نہیں سکتا۔ اسی کو نزول الماء کہتے ہیں۔ بیش

غلظت اگر رطوبت کے کسی ایک حصہ میں ہوتی ہے تو اس کی حسب ذیل شکلیں ہوتی ہیں:

ا۔ بیش غلظت اجزاء متصلہ میں ہو۔ ۲۔ اجزاء متفرقہ میں ہو اجزاء متصلہ میں ہے تو یا تو وسط میں ہوگی یا وسط کے ارد گرد ہوگی۔ وسط میں ہے تو ہر چیز کے اندر سوراخ نظر آئے گا۔ کیونکہ جو چیز آدمی دیکھے گا اسے گہری اور عمیق خیال کرے گا۔

پیش غلظت اگر وسط کے ارد گرد ہے تو آنکھ بیک دفعہ بہت ساری چیزوں کو نہ دیکھ سکے گی۔ بلکہ ہر ایک کو الگ الگ دیکھنے کی محتاج ہوگی۔ کیونکہ اس کی شکل چھوٹی ہو چکی ہوتی ہے۔ ہم یہ کہیں گے کہ ایسا شئے مرئی کے راستہ کے چھوٹا ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔

غلظت اگر اجزاء متفرقہ میں ہے تو اجزاء غلیظہ اور ان کے قوام کی شکلیں مچھروں اور بال وغیرہ کی طرح دکھائی دیں گی۔ جیسا کہ سو کر اٹھنے کے بعد بچے اور مریضان تپ کو دکھائی دیتا ہے۔

رطوبت بیضیہ کے رنگ کا جہاں تک تعلق ہے اگر رطوبت کل کی کل تبدیل ہوگئی ہے تو چیز اسی تبدیل شدہ رنگ جیسی دکھائی دے گی۔ رنگ نیلا ہوگا تو چیزیں تمام کیا معلوم ہوں گی جیسے کہرے اور دھوئیں کے اندر ہوں۔ الغرض جو رنگ ہوگا اسی رنگ کی چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن بعض اجزاء رطوبت کا رنگ تبدیل ہوا ہوگا تو آنکھ کے سامنے چیزیں تبدیل شدہ اجزاء کے رنگ کی دکھائی دیں گی۔ اس طرح کا مریض نزول الماء کے مریض کے مشابہ ہوتا ہے۔ (حنین)

الا یہ کہ مذکورہ کیفیات میں رنگ مختلف اور نزول الماء میں ہمیشہ سفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

نورانی روح کے اندر آفت کمیت اور کیفیت میں لاحق ہوتی ہے۔ مگر ہم یہ کہیں گے کہ نورانی روح کو آفت پیش نہیں آتی۔ بلکہ شکل کو قبول کرنے والی جلیدیہ کے اندر عارض ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

آفت کمیت کے اندر کم ہے تو چیز دور سے نظر آئے گی۔ زیادہ ہے تو دور سے نظر آئے گی۔ نورانی روح لطیف ہے تو اشیاء بھرپور نظر آئیں گی۔ اور تحقق کے ساتھ ثابت ہوں گی، غلیظ ہے تو صورت حال اس کے برعکس ہوگی۔

ہم یہ کہیں گے کہ جلیدیہ کا جوہر نہایت صاف شفاف اور باریک ہے تو اس میں

دور کی چیزیں ثابت ہو جائیں گی۔ برعکس ہو گی تو برعکس صورت حال ہو گی۔ اور اگر اس میں چمک اور چکنائی زیادہ ہو گی تو دیکھی جانے والی چیز کا کوئی حصہ نظر سے محروم نہ ہو گا۔ خواہ کتنا ہی لطیف اور باریک کیوں نہ ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہو گی۔

قرنیہ کے محاذ میں ثقب عنبیہ کا جو حصہ ہوتا ہے اس کی تمام آفتیں بصارت کو نقصان پہونچاتی ہیں۔ یہاں تین طرح کی آفتیں پیش آتی ہیں۔ (۱) سوء مزاج (۲) آلی مرض (۳) فرد کا کھل جانا۔

جو بیماریاں سوء مزاج کی پیداوار ہوتی ہیں ان میں جو سوء مزاج رطب سے ہوتی ہیں مریض چیزوں کو ایسا دیکھتا ہے جیسے وہ کہرے یا دھواں کے اندر ہوں۔ رنگ بدل جائے تو تبدیل شدہ رنگ کے مطابق اشیاء نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ یرقان کا مریض تمام اشیاء کو زرد اور طرفہ کا مریض سرخ دیکھتا ہے۔ سوء مزاج یابس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے اندر یہاں سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی کیفیت بوڑھوں کو آخر عمر میں زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ کبھی قرنیہ کے اندر فی نفسہ یبوست کی وجہ سے نہیں بلکہ رطوبت بیضیہ کی کمی سے تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ بیضیہ کی کمی سے قرنیہ میں جو تشنج واقع ہوتا ہے اس سے پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ مگر یبوست سے اس کے اندر جو سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اس کے بعد یہ تنگی عارض نہیں ہوتی۔ اس کے اندر غلظت پیدا ہو جاتی ہے تو کم ہونے کی صورت میں بصارت کو تھوڑا نقصان پہونچتا ہے۔ جیسا کہ قرحوں کے اندمال کے بعد ہلکے اثرات رہ جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ غلظت اگر زیادہ ہوتی ہے تو بصارت کو سخت نقصان لاحق ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ ہو جانے کی صورت میں بصارت تلف ہو جاتی ہے۔

بنا برایں ثقب عنبہ کا انخراق (پھٹ جانا) اگر کم ہے اور پھٹا ہوا حصہ قرنیہ کے محاذ میں ہے تو بصارت کو نقصان ہو گا اور اگر زیادہ ہے تو بصارت بالکل تلف ہو جائے گی۔

آنکھوں کی ارادی حرکتوں میں جو آفتیں آتی ہیں وہ یا تو بصارت کو کمزور کر دیتی ہیں جیسے رعشہ میں یا تلف کر دیتی ہیں جیسے فالج میں یا بصارت کا فعل واقع تو ہوتا ہے مگر نا مناسب جیسا کہ تشنج میں ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب یا تو دماغ ہوتا ہے یا آنکھوں سے متصلہ اعصاب۔ (حنین)

عصبہ مجوفہ کے امراض حسب ذیل ہیں:

ا۔ آٹھوں قسم کے سوء مزاج۔ ۲۔ ورم۔ ۳۔ سدہ۔ ۴۔ انتشار۔ ۵۔ اس عصب کا منقطع ہو جانا جس سے چل کر روح عصبہ مجوفہ میں دوڑتی ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم جس میں ضربان (پھڑکن) نہ ہونے کے لئے دوا معتدل قابض اشیاء سے تیار کریں بشرطیکہ درد کے ساتھ اس میں حد سے زیادہ رطوبت موجود ہو، حد سے زیادہ رطوبت نہ ہو تو ایسی منضج دوائیں شامل کریں۔ کیونکہ اس سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ پھڑکن زیادہ تیز ہو اور پریشان کن ہو تو ان دواؤں کے ساتھ مخدرات شامل کریں۔ مخدرات کا استعمال مسلسل نہ رکھیں۔ کیونکہ بیماری کے پختہ اور ختم ہونے کے بعد بھی یہ باقی رہتی ہیں۔ آشوب جاتا رہے تو ادویہ کے اندر محللات کو زیادہ رکھیں۔ طویل آشوب چشم میں مستعمل شیافوں کے ساتھ نحاس سوختہ، زاج سوختہ اور شادنہ ملائیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہ بیحد مفید ہیں۔

مذکورہ بیماری میں توتیا، شادنہ، توبال، زرنیخ، مرقشیشا، سنبل، لؤلؤ، اثمد، سفیدہ، سیپی سوختہ اور تمام معدنیات استعمال کرنا چاہیں تو ریشمی کپڑے سے چھاننے کے بعد رات میں ایک گھنٹہ تک انہیں پانی کے ساتھ ہاون میں پیسیں۔ اس کے بعد اوپر سے پانی ڈال کر حرکت دیں اور صاف کریں۔ صفائی بار بار کریں۔ اس کے بعد خشک کر کے پیسیں۔ یہ سب سے زیادہ محکم طریقہ ہے۔

زنجار آنکھوں کے حجاب کو متاثر اور خشک کرتا اور پھاڑ دیتا ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال میں نرمی سے کام لیں۔ بالخصوص جبکہ بچوں اور نرم جسم کے مریضوں کا مسئلہ ہو۔ اس کے ساتھ کتیرا، سفیدہ اور نشاستہ شامل کریں۔ اور پانی میں ملا کر رقیق کرلیں تاکہ حدت کم ہو جائے۔

سبل، جرب، ظفرہ جیسی بیماریوں میں اور قرحوں کے اثرات کو رقیق کرنے کے لئے جالی ادویات استعمال کرنا چاہیں تو سرمہ لگانے کے بعد ایک گھنٹہ صبر کریں حتی کہ دوا کی تیزی جاتی رہے۔ پھر دوبارہ استعمال کریں، تاکہ زیادہ مؤثر ہو سکے۔ کیونکہ ان ادویہ کی سلائیوں پر سلائیاں متواتر استعمال کرنے سے مطلوبہ نتیجہ نہیں ہو پاتا۔ بایں ہمہ آنکھوں کو

نقصان بھی ہوتا ہے۔

قرحوں اور آشوب کے آغاز میں ہر طرح کا ذرور ردی ہوتا ہے۔

سرد ملکوں میں اور سرد ملکوں کے اندر پرورش پانے والوں میں درد چشم ہوتا ہے تو اس کے صحت کی رفتار ست ہوتی ہے، درد بھی زیادہ تیز ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں کے حجاب کھلے ہوتے ہیں۔ لہٰذا گھبرائیں نہیں، اصول علاج پر قائم رہیں۔

تمام درد چشم کے لئے قدیم ہوں یا نئے پلکوں کے اندر ہوں یا طبقات چشم کے اندر سب سے عمدہ یہ ہے کہ غذا کو لطیف رکھیں، اسہال لائیں، شراب اور جماع کم کریں، گرم پانی سے ہاتھوں اور پیروں کی تکمید کریں، پنڈلیوں کو باندھیں، پیروں کی مالش کریں بالخصوص شدت درد میں، کنپٹیوں پر قابض ادویہ کا طلاء رکھیں، مزمن بیماریوں کے اندر کبھی کبھی پلکوں پر محلل ادویہ کا طلا کرتے ہیں۔

درد چشم کے مریضوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ اپنے سامنے سفید نہیں سبز یا سیاہ کپڑے کا ٹکڑا ڈالے رکھیں۔ رمد حار اور بثر کے مریض کم روشن مقام پر بیٹھیں، بستر کو رنگین رکھیں، چپ و راست میں سبز آس اور بید سادہ بچھالیں۔

تمام کحالوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جن ادویات کو بطور سرمہ استعمال کیا جاتا ہے وہ تمام اس حد تک ہوں کہ ان کی کھٹک محسوس نہ ہو۔ ورنہ آنکھوں کو سخت نقصان پہونچے گا۔ سب سے مفید سلائی وہ ہوتی ہے جو مضبوط اور سخت چکنی ہوتی ہے۔ پلکوں کو اٹھا کر نہایت آہستہ الٹیں، اور اسی طرح واپس کریں۔ الٹ کر چھوڑ نہ دیں کہ خود پلٹ آئیں بلکہ آہستگی سے واپس لائیں۔ ذرور گوشۂ چشم کے پاس آہستگی کے ساتھ رکھیں۔ سلائی کے ذریعہ آنکھوں کے اندر رگڑیں نہیں۔ سفیدی کو دور کرنا چاہیں تو اسے صرف سفیدی کے اوپر رکھیں اور آنکھوں کو ایک گھنٹہ تک گرفت میں لئے رکھیں۔

ہر اس درد کا علاج جس کے ساتھ پھڑکن ہو مبرد اور مسکن درد ادویہ کے ذریعہ ہوگا۔ سبل، ظفرہ، سلاق، حکہ اور آشوب کا مابقی اور قرحوں کے اثرات جیسے مزمن امراض اور ہر اس درد کا علاج جس کے ساتھ پھڑکن نہ ہو ادویہ معتیہ مدیبہ کے ذریعہ ہوگا۔

درد مزمن کے ساتھ تیز درد ہو تو سب سے پہلے تیز درد کا علاج کریں، اس کے ازالہ کے بعد دوسری جانب رخ کریں۔ (جالینوس)

قروح، بثور، رمد حار، سبل جس میں نفخ ہو، ورم، شدید سرخی، بہ کثرت ذرات، اور رطوبت کے لئے فصد، پچھنہ اور اسہال لانا ضروری ہے۔ دیگر بیماریوں میں صرف سرمہ کا استعمال کافی ہے۔ (یوشع)

دماغ کے فساد مزاج کی وجہ سے بصارت میں رکاوٹ ہو جائے تو اس سے دیگر تمام حواس فاسد ہو جائیں گے دونوں عصبہ مجوفہ میں ورم ہو تو عام طور پر اس کے ساتھ اختلاط (فساد عقل) ہو تا ہے۔ کیونکہ دماغ شرکت کی وجہ سے متورم ہو جاتا ہے اور اگر کسی سدہ کی وجہ سے ہے تو کوئی ایک پتلی کشادہ نہ ہو گی (مسیح)

دوسراباب

آشوب چشم، درد چشم، دوردینج، قرنیہ میں مواد کا آنا، سرطان اوراس کی علامت، تشنج کی وجہ سے آنکھوں کے اورام، مٹی اور دھوپ سے پیدا شدہ خشکی، چشم کا ورم حار، پپوٹوں کا پھولنا اور متورم ہونا، حاد آشوب چشم اوراس کی تکلیف، آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے آبلوں جیسے دانے، پپوٹوں کے اورام رخوہ، صفاق میں عارض ہونے والا سرطان، آنکھوں میں عارض ہونے والا سرطان، وہ دوائیں جو آنکھ کے اورام حارہ، حار آشوب چشم اوراس کی تکلیف میں سکون پہنچاتی ہیں، چشم اورام اوراوجاع حادہ کا بیان۔

رمد (آشوب چشم) کی قسمیں:

ا۔ ایک دن کا ناغہ کر کے ہونے والا۔ (۲) روزانہ ہونے والا۔ آشوب چشم قوی تر اعضاء کی جانب سے آنکھوں میں اترنے والے فضلات کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ بیماریوں کے مساوی ہونے کی وجہ سے یہ فضلات ادوار (مساوات) کو لازم ہوتے ہیں۔ ہم نے اس کا علاج بار ہا کحالوں کے برخلاف کیا ہے۔

یہ حضرات بلاوجہ اپنے علاج سے آنکھوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ہم نے علاج حمام کے ذریعہ، کبھی اسہال، کبھی خالص شراب پلا کر اور کبھی فصد وحقنہ کے ذریعہ کیا ہے۔ جس سے صحت ہوگئی۔ سرمہ کی ضرورت نہیں رہی۔ ضرورت بھی ہوئی تو بہت کم سرموں کی۔ (جالینوس)

جالینوس کی گفتگو کے دوران یہ بات ملتی ہے کہ آشوب چشم آنکھوں کے اوپر موجود اعضاء کے غذائی فضلات سے لاحق ہوتا ہے حقیقت اگر یہی ہے تو غذا سے رک جانا اور حمام استعمال کرلینا مطلوب کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ محرک فضلات کم ہو جائیں گے۔ اور جو آنکھوں کی جانب آچکے ہیں وہ تحلیل ہو جائیں گے۔ (مؤلف)

ہر مادہ جو آنکھوں کی طرف آتا ہے اس کا انصباب سر سے ہوتا ہے۔ چشم کے بیحد دشوار اور صعب دردوں کا میں نے حمام، شراب، فصد، اسہال یا تکمید کے ذریعہ کر دیا ہے۔ افیون، یبروج اور بھنگ کے ذریعہ جملہ اطباء ان دردوں کا علاج بہتر نہیں کرتے، ان دواؤں کی مضرت آنکھوں کے لئے بیحد ہے ان کا فعل بس یہ ہے کہ حس کو مردہ کر کے درد میں سکون پیدا کر دیتی ہیں۔ میرے علم میں کچھ ایسے مریض بھی ہیں جن کے علاج میں اطباء نے مذکورہ دواؤں پر اصرار کیا، مگر ان کی بصارتیں طبعی حالت پر واپس نہ آسکیں۔ بلکہ اسی وقت سے ان کی آنکھوں میں اندھیرا آنے لگا۔ اس حالت میں زیادہ مدت گذر گئی تو بعض کی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ بعض کو ضعف بصارت کی شکایت ہوگئی بعض کو آنکھوں کا سل ہو گیا۔ سل کی بیماری میں آنکھیں چھوٹی اور پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ آنکھوں کی رطوبتوں کے خشک ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ رطوبتوں کے اندر خشکی قلت غذائیت سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ رطوبتیں سرد ہو کر خشک ہو جائیں گی تو غذائیت بھی کم ہو جائے گی۔

آنکھوں کی جانب اترنے والے مواد کو قریبی عضو کی جانب منتقل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے منخرین (نتھنوں) کی جانب منتقل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

یہ صورت اس وقت اختیار کی جائے گی۔ جب مواد آکر آنکھوں کے اندر جم گئے ہوں، شروع

میں نہیں، جم جانے کی صورت میں مواد کو قریبی عضو تک منتقل کر دینا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بعید تر عضو کی جانب منتقل کیا جائے۔ منتقل کرنے کا فعل عطوس، نکسیر، اور ناک کے اندر گرم چیزوں کو انڈیل کر انجام دینا چاہیے۔ (مؤلف)

معاملہ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو درد چشم کے علاج میں مخدرات استعمال کرتا ہوں۔

خلط غلیظ سے پیدا شدہ نفاخ ریاح سے درد چشم کا موجب ہو تو علاج جاورس کی تکمید سے کریں۔ ریاح خلیظ سے پیدا شدہ درد کی تسکین کیلئے افیون کے استعمال سے بچیں، کیونکہ گو درد میں تسکین ہو جاتی ہے مگر اس سے زیادہ ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس باب میں تکمید کا طریقہ استعمال کریں، اور حمام و شراب کے ذریعہ نُضج پیدا کریں۔ باقی خلط اکال کے باعث درد ہو رہا ہو تو افیون کا استعمال نہ صرف یہ کہ بالعرض مسکن درد ہے بلکہ علاج شافی بھی ہے۔

جند بید ستر اور افیون سے بنائی ہوئی دوا کانوں کے اندر بطور قطور استعمال کی جائے تو درد چشم میں سکون ہو جاتا ہے۔ ضماد کی ضرورت ہو تو پانی میں خشخاش پکالیں، اور اس پانی کے اندر آرد حلبہ اور آرد کتان شامل کر کے ضماد کریں۔

تمام لوگوں کے علم میں یہ بات ہے کہ افیون سے بنا ہوا شیاف آنکھوں کے بیحد شدید درد کو سکون پہونچاتا ہے۔ مگر جب ضرورت نہایت سخت ہو تبھی استعمال کریں، کیونکہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض مدۃ العمر ضعف بصارت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی بصارت زائل بھی ہو جاتی ہے ۔ درد شدید ہو تو اس طرح کا علاج کریں یعنی افیون استعمال کریں۔ مگر اس کے بعد مزاج واپس لانے والی دوا دیں۔ اس سلسلہ میں شیاف دار چینی سب سے عمدہ چیز ہے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے:

۱۔ خلط لذاع کا انصباب آنکھوں کی جانب ہونے لگے جس سے طبقات چشم متاثر ہوں۔

۲۔ خلط کثیر طبقات چشم کو پھلادے۔ ۳۔ غلیظ بخار سے طبقات چشم میں تمدد ہونے لگے۔

خلط لذاع کا علاج یہ ہے کہ اس خلط کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ اور ادویہ مسہلہ سے استفراغ کر دیں۔ پلکوں کو آہستگی سے اٹھا کر آنکھوں کے اندر سفیدی بیضہ ڈالیں، کیونکہ قدماء نے سوزش چشم کے لئے سفیدی بیضہ کی دریافت نہایت عمدہ اور بھرپور بحث و تمحیص کے بعد کی ہے۔ اس کے اندر لزوجت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دیر تک آنکھوں کے اندر باقی رہتی ہے پھر ہر طرح کی سوزش سے خالی بھی ہوتی ہے۔ لہذا موجب سوزش کو دھو دیتی ہے اور خلط لذاع کی تکلیف میں سکون

پیدا کر دیتی ہے جیسا کہ چربی سے امعاء کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔ اس باب میں دودھ سے زیادہ یہ محمود ہے۔ کیونکہ دودھ کے اندر کسی قدر جلائی تاثیر ہوتی ہے۔ کبھی یہ فاسد ہوتا ہے اور اس کے اندر ناگوار مزہ ہوتا ہے۔

ورم پختہ اور پختگی مستحکم ہو جائے اور پورا جسم صاف ہو تو حمام مفید ہے، بلکہ اس باب میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس سے درد فوراً رفع اور آنکھوں کی جانب سیلان مواد منقطع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بیشتر کا حمام کے اندر استفراغ ہو جاتا ہے۔ بقیہ گھل مل جاتا ہے بلکہ حمام کی رطوبت سے معتدل ہو جاتا ہے۔ امتلاء کی وجہ سے صفاقی تناؤ سے جو درد پیدا ہوتا ہے اس میں خون نکال دیں مسہل دیں، نچلے اعضاء کی مالش کریں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، یہ بیحد مفید ہے، مادہ جذب ہو جائے تو معتدل حرارت والے شیریں پانی سے عضو کی تکمید کریں۔ ریاح غلیظہ کا علاج وہی ہے جو امتلائی تمدد کا ہے۔ علاج اس حد تک کریں کہ اخلاط جذب ہو جائیں۔ اس کے بعد نفس مقام ماؤف کا علاج کریں۔ ادویہ راوعہ (دافعہ) نہیں ادویہ محللہ بایں طور استعمال کریں، کہ مذکورہ بیان کردہ طریقہ کے مطابق آنکھوں کی تکمید کریں۔ اس سے قبل حلبہ خوب اچھی طرح دھو پکا کر آنکھوں کے اندر قطور کریں۔ یہ ایسی دوا ہے جو ادویہ چشم میں سب سے زیادہ تحلیل کا اثر رکھتی ہے، جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو تحلیل کا قصد نہ کریں سوائے جسم کے استفراغ کریں۔ پھر تحلیل کا قصد کریں۔

کبھی جس کے اندر کوئی امتلائی کیفیت نہیں ہوتی، البتہ کسی ایک یا دو عضو سے آنکھوں کی جانب مادہ کا انصباب ہونے لگتا ہے، آنکھ کی بیماری طویل ہو جائے اور جسم کے اندر کچھ بھی فضلات نہ ہوں تو سر کا تنقیہ کریں، بشرطیکہ کوئی مادہ موجود ہو۔ اگر کوئی سوء مزاج بلا مادہ لاحق ہو تو علاج بالضد اختیار کریں۔ مزاج حار ہے تو تبرید اور بارد ہے تو محمر ضمادوں سے کام لیں۔ سوء مزاج حار ہے تو خلط لذاع کے تبدیل مزاج کے لئے شیریں پانی اور روغن گل کا حمام کریں۔ آنکھوں کی جانب جو مادہ آرہا ہو اس کا محرک خود دماغ ہو تو دماغ کا تنقیہ کریں۔ پھر مزاج کی تعدیل کریں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس فضلہ کو ایسی وریدیں اور شریانیں دفع کرتی ہیں جو کمزور ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور اس مقام کے مانند ہو جاتی ہیں، جہاں پانی دھنستا ہے۔ چنانچہ یہاں جو مادہ جمع ہو جاتا ہے انہیں وہ آنکھوں کی جانب دفع کر دیتی ہیں ایسی حالت میں ان رگوں کو اٹھا کر گہرائی تک کاٹتے چلے جائیں۔ اگر دافع فضلہ باطنی رگیں ہیں تو علاج بالقطع ناممکن ہے۔ یہ صورت کھوپڑی کے اندر کی رگوں کی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے سیلان دشوار علاج ہوتے ہیں۔ باقی جن رگوں سے مادہ پہونچ رہا ہو۔ وہ ظاہری ہوں تو انہیں کاٹنا ممکن ہے۔ ورنہ پھر قابض ضمادوں سے کام لیں۔ درد چشم کا سبب کبھی بہ کثرت دم حار ہوتا ہے جو سر کی

جانب چڑھتا ہے، اور خاص کر شریانوں میں زیادہ ہوتا ہے اس کا ایک موثر علاج ہے وہ یہ کہ شریان پس گوش کو کاٹ دیا جائے مناسب یہ کہ سر کو مونڈ دیں، پھر پس گوش اور پیشانی اور کنپٹیوں کے پیچھے کی رگوں کو دیکھیں کہ ان میں کون بڑی اور نبض و حرارت میں زیادہ تیز ہے۔ اسے کاٹ دیں۔

چھوٹی رگیں جو جلد میں استر کرتی ہیں انہیں کاٹ دیں تو صحیح ہے، کبھی کنپٹی کی بڑی شریان کو کاٹ دیتے ہیں۔ (جالینوس)

بیماری آنکھوں کی جانب کوئی مادہ جذب کر رہی ہو تو سب سے مفید یہ ہے کہ شروع میں کھانا پینا کم کر دیں، شراب ترک کر دیں اور خالص پانی پر اکتفا کریں، سب سے موثر یہ ہے کہ جماع سے رک جائیں، مسہل لیں، چہرے کو پہلے آب سرد پھر پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ گرم خوشبوؤں، کھٹی اور نمکین چیزوں کو کھانے، دھواں، آفتاب اور چراغ کی روشنی سے بچیں۔ رات میں آنکھوں پر شراب قابض میں بھگو کر اون رکھیں، یہ مسکن ہے اس تدبیر سے سیلان میں سکون نہ ہو تو فصد کھولیں اور کھانے سے بالکل رک جائیں۔ بھوک اور پیاس پر صبر کریں، الا یہ کہ شدید جلن ہونے لگے، قوی تر دوا کا مسہل اور حقنہ استعمال کریں۔ پیشانی پر قابض ضماد رکھیں۔

حسب ذیل تجویزیں درد چشم کے لئے مسکن ہیں:

انگور کے گاڑھے رس میں ناخونہ جوش دیکر آنکھوں پر رکھیں، جو کا ستو عصارۂ انار کے ساتھ گوندھ کر آنکھوں پر رکھیں۔ انار شیریں کو شیریں پانی میں اتنا پکائیں کہ انار کے دانے پھٹ جائیں، پھر اسے آنکھوں پر رکھیں۔ آنکھوں پر تازہ پنیر کا ضماد رکھیں۔ میٹھے مشروب میں خشخاش جوش دے کر آنکھوں پر رکھیں۔ میبختج میں ناخونہ جوش دے کر رکھیں۔ اس کے ساتھ زعفران اور تھوڑی افیون شامل کر کے ضماد بنائیں اور آنکھوں پر رکھیں یہ بیحد مفید ہے۔ شراب میں روٹی گوندھ کر روغن گل کے ہمراہ آنکھوں پر رکھیں۔ اس سے درد چشم کو بیحد سکون ہوگا۔ خار خسک تر کوٹ کر تنہا یا جو کے ستو کے ساتھ آنکھوں پر بطور ضماد استعمال کریں۔ اس کا عظیم اور بسرعت فائدہ حیرت انگیز ہے۔

الغرض وہ تمام چیزیں مفید ہیں جو اعتدال کے ساتھ مانع اور قابض ہوں۔ اور یہ ہیں:

عنب الثعلب، خرفہ، حی العالم، برگ خشخاش، اسپغول، خاص کر اسے جب پانی میں گوندھ کر اس آنکھ پر بطور ضماد استعمال کریں جسکی جانب گرم مادہ کا انصباب ہو رہا ہو۔ یہی اثر طحلب کا بھی ہے۔ یا پیہ بط کے برگ سداب کا ضماد بنا کر استعمال کریں۔ (ارخیجانس)

مذکورہ دواؤں میں تسکین درد بالخصوص بارد درد کے لئے ان ادویہ کا استعمال مناسب ہے، جن

کے اندر معتدل حرارت ہو۔ (مؤلف)

کثیر مادہ کے سیلان کے لئے مانع بھنگ اور جو کا ستو ہے سر کہ اور پانی میں اس کا ضماد استعمال کریں۔ ابتدا کا وقت گذر جائے اور انتہا کا وقت آ جائے تو اس وقت آنکھوں کی تکمید کریں۔ نہایت مفید، محلل ورم، مفشی روم، پھیلاؤ اگر کچھ رہ گیا ہے تو اس کا ازالہ کر دینے والی حسب ذیل تدبیر ہے:

کتانی کپڑے کا ایک ٹکڑا گھی میں ڈبو کر آنکھوں پر رکھ دیں۔

وردیج درد آشوب چشم جس میں آنکھ کی سفیدی سیاھی کے اوپر چڑھ کر اسے ڈھک دے اور پلکیں الٹ جائیں اس کیلئے زردی بیضہ کو پیہ ریچھ میں اتنا گھوندھیں کہ مرہم کی صورت ہو جائیں۔ اس کے بعد کپڑے کے ایک ٹکڑے پر طلاء کریں اور اسے آنکھوں پر رکھ دیں درد میں فوری سکون ہو گا۔

درد کے لئے:

انگور کے گاڑھے اس میں گلاب بھگو دیں پھر اس کے ساتھ زردی بیضہ پیس کر آنکھوں پر رکھیں۔ زردی بیضہ، زعفران اور بھنگ کی پتیاں گرم شراب میں پیس کر آنکھوں پر رکھیں۔ درد شدید ہو تو عمدہ زعفران دودھ میں پیس کر آنکھوں کے اندر ٹپکائیں، یا عصارۂ کشیز کے اندر افیون اور زعفران کے ساتھ معتدل شیاف حل کر کے بطور قطور استعمال کریں۔

مانع مواد:

کندر کے تراشے، مر، دونوں کو سفیدی بیضہ میں پیس کر پیشانی پر طلاء کریں، مریض پر بیداری کی کیفیت طاری ہو تو منوم دوائیں سونگھائیں۔ نینداس کے لئے عمدہ ہے۔

آنکھوں کی جانب آنے والے مادہ کثیرہ کے لئے:

کھوپڑی پر فوتنج اور سرکہ کا ضماد رکھ کر ہلکے طور پر باندھ دیں۔

تسکین درد کے لئے:

افیون، گلاب، ناخونہ، اور زردی بیضہ۔

مادہ روکنے کے لئے:

فوخلیا اس نام کا گھونگا جثہ سمیت اتنا پیسیں کہ لاسے کے مانند ہو جائے۔ پھر اسے کنپٹی پر طلاء کریں اور اس حد تک چھوڑے رکھیں کہ خود گر جائے۔ یہ اسی وقت گرے گا جب صحت ہو جائے گی۔

اس کے بعد کنپٹی سے کنپٹی تک سرکہ کے ہمراہ خشک کرنے والے مرہموں کا طلاء کر کے چھوڑ دیں۔
مٹی اور آفتاب سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی یبوست کیلئے مفید یہ ہے کہ مریض گرمی میں بہ کثرت صاف شیریں سرد اور سردی میں گرم پانی سے غسل کرے۔ نیم گرم پانی اور طبیخ مسور کی تکمید بھی مفید ہے۔ (ارخیجانس)
مواد کو روکنے اور درد آشوب چشم کی تسکین کے لئے مسکن درد تخموں کی ٹکیاں موزوں ہیں۔
یہ ٹکیاں مدر بول ادویہ اور مخدرات سے بنائی جائیں گی۔
مثال: تخم کرفس، انیسون، تخم بھنگ، افیون، سلیخہ، ہم وزن۔
قرص بنالیں۔ ایک قرص روزانہ صبح و شام لیں، یہ مانع نزلہ، مسکن درد اور منوم ہے۔ (جالینوس)
شربت خشخاش نیند کے لئے عجیب شئے ہے آشوب چشم میں اس پر بھروسہ کریں۔ (مؤلف)
آشوب چشم کے مریض میں قوت زیادہ ہو تو ہم اس کی فصد کھول دیتے ہیں اور خون اتنا نکال دیتے ہیں کہ غشی طاری ہو جاتی ہے پھر آب گرم سے آنکھوں کی تکمید کرتے ہیں اس لئے خشک کرنے والے سرے استعمال کرتے ہیں۔

ملتحم میں سرخی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہو جاتی ہے:

ا۔ ورم حار دماغ۔ ۲۔ دماغ کی دونوں جھلیوں میں ورم حار۔ ۳۔ امتلاء دماغ۔
جن کی آنکھیں بڑی ہوتی ہیں کیا بات ہے کہ آشوب چشم میں اس کی آنکھیں زیادہ ابھر آتی ہیں۔ ایسا آنکھوں کے بڑی ہونے اور ان کی بکثرت رطوبتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔
آشوب چشم میں آنسو سرد ہوتے ہیں کیونکہ غیر منہضم ہوتے ہیں، بحالت صحت گرم ہوتے ہیں کیونکہ منہضم ہوتے ہیں۔
آشوب چشم کی کثرت میں سر کو مونڈ دینا مفید ہے۔ بالوں کی کثرت مضر ہے الا یہ کہ بال بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہوں، اس وقت وہ اپنی جانب کھینچ کر سر کی رطوبتوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ مگر جب تک بڑھے ہوئے نہیں ہوتے، سر میں امتلا پیدا کرتے ہیں اور اسے خشک نہیں ہونے دیتے۔
موسم گرما میں آشوب چشم زیادہ ہوتا ہے۔ بخاروں کے ساتھ بہت کم ہوتا ہے۔ موسم گرما میں آشوب چشم کا مریض تپ زدہ ہو جائے تو یا تو صحت ہو گی یا مریض اندھا ہو جائے گا۔
رقیق گرم فضلہ جب آنکھوں کے اندر کیچڑ کے بغیر اترتا ہے تو بالعموم مریض کو اندھا کر دیتا

ہے۔ جس فضلہ کے ساتھ کیچڑ نہیں ہوتا وہ گرم اور لطیف نہیں ہوتا بلکہ غلیظ بارد ہوتا ہے۔ یہ مریض کو اندھا نہیں کرتا، نہ ہی اس سے پیدا ہونے والا قرحہ ردی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم کے مریض کو دست آنے لگیں تو آشوب چشم جاتا رہتا ہے۔ کسی آدمی کو آشوب چشم ہو اور دست آجائیں تو یہ محمود ہے کیونکہ جسم کے اندر غالب خلط نیچے کی جانب اتر کر خارج ہو جائے گی۔ (بقراط)

یہی وجہ ہے کہ آشوب کے مریض کو مسہل اور حقنہ دے کر اسکا استفراغ کرتے ہیں۔ (جالینوس)

خالص شراب، حمام، تکمید، فصد اور دواء مسہل، ان میں سے ہر ایک تدبیر درد چشم کو تحلیل کرتی ہے۔ (بقراط)

میں نے بقراط کی یہ فصل جب پڑھی تو معلوم ہوا کہ اس نے غلط نہیں لکھا ہے۔ البتہ یہ فرق و امتیاز کی محتاج ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے تمام دردوں کے اسباب پر غور کیا۔ یہ روشنی میں آگئے، پھر علامات معلوم کیں، یہ بھی روشنی میں آگئیں۔ پھر علاج کا تجربہ کیا۔ سب سے پہلے ایک نوجوان تجربہ میں آیا۔ اس کی آنکھوں میں درد تھا۔ درد شروع ہونے کے دوسرے دن اس کی فصد کھول دی گئی تھی۔ یہ صحیح تھا، فصد کھولنے والا ان ادویہ سے علاج کرا رہا تھا جس کے ذریعہ بالعموم ورم حار چشم کا علاج ہوتا ہے۔ اوقات درد میں مریض کو بیحد بے چینی لاحق ہوتی تھی۔ وہ کہتا تھا کہ کیا معلوم ہوتا ہے جیسے تیز رطوبتیں اچانک آنکھوں کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ رطوبتیں آہستہ آہستہ خارج ہونے لگتی ہیں اور درد کی شدت میں سکون ہو جاتا ہے تاہم درد کی تکلیف بالکلیہ رفع نہیں ہوتی۔ یہی کیفیت پورے دن ہوتی ہے۔ پھر بڑھ جاتی ہے۔ اس نے مجھے اور ایک رئیس کحال کو بلایا۔ کحال نے مشورہ دیا کہ کچھ ایسے سرمے استعمال کرے جو مفری ہونے کے ساتھ مسکن درد بھی ہوں۔ مثلاً سفیدہ مغسول نشاستہ اور افیون سے بنا ہوا شیاف، اس طرح اسے امید تھی کہ مفری ادویہ سے سیلان رک جائے گا۔ اور مبرد دوا سے حس تھوڑی سن ہو جائے گی۔

میں اس طرح کی ادویات کو ہمیشہ مورد الزام ٹھہراتا تھا۔ کیونکہ کثرت سے انصباب ہو رہا ہو تو یہ دوائیں اسے روک نہیں سکتیں۔ البتہ خارج ہونے سے روک دیتی ہیں۔ اسی طرح یہ مادہ گرم ہو تو قرنیہ کو متاثر کر دیتا ہے۔ زیادہ ہو تو قرنیہ کے اندر ہیجان پیدا کر دیتا اور اس کے اندر اتنا شدید تناؤ پیدا کرتا ہے کہ مریض کو اس کے پھٹ جانے کا احساس ہونے لگتا ہے۔ صورت حال یہ ہو اور دوا کے اندر اخراج کی وہ طاقت نہ ہو جو آنکھوں سے ورم کے احساس کو زائل کر دے تو درد میں قطعاً سکون نہ ہو گا۔ بالفرض دوا کے اندر اخراج کی وہ طاقت موجود ہو جو آنکھوں سے گھمبیر گرم ورم کی تکلیف کا احساس

زائل کردے تو ایسی صورت حال میں قوت باصرہ کو نقصان پہونچ جانا لازمی ہے۔ حتی کہ آشوب کا مریض تکلیف کے رفع ہو جانے کے بعد یا تو کچھ نہ کچھ دیکھ سکے گا۔ یا بصارت کمزور ہو جائے گی۔ یا طبقات چشم میں غلظت آجائے گی جس کا ازالہ مشکل ہو گا۔ یہ حقائق روشنی میں تھے۔ اس کے ساتھ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ قلیل المقدار نہیں ہے۔ بایں ہمہ وہ قوی الحدت اور بیش حرارت کا حامل بھی ہے۔ لہذا میں نے تنمید کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ جانچ کر کے اصل حقیقت معلوم کروں اور بیماری کی پوری کیفیت سے باخبر ہو جاؤں۔ کیونکہ اس طرح کے مریضوں میں تنمید کی فطرت یہ ہوتی ہے کہ درد کو ایک مدت تک لئے ساکن کر دیتی ہے۔ پھر آنکھوں کے جانب دیگر مادہ کھینچ لیتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس راہ سے وہ آنکھوں کے اندر موجود مادوں کو تحلیل کرتی ہے اسی راہ سے دوسرے مادوں کو قریبی مقامات سے کھینچ لاتی ہے۔ گرم پانی اور اسفنج منگایا تو مریض نے کہا "دن بھر بکثرت اسی علاج کا تجربہ کرتا رہا ہوں۔ درد ساکن ہو جاتا ہے مگر پھر اس سے بھی زیادہ تیز ہونے لگتا ہے" یہ بات سنی تو میں نے دواء مخذر کے بغیر اس کے لئے تسکین درد کی ضمانت دی۔ چنانچہ اسے فوراً حمام میں داخل کیا۔ درد میں اس حد تک سکون ہو گیا کہ پوری رات مریض سوتا رہا۔ اور قطعاً بیدار نہ ہوا۔ جب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ آنکھوں کی جانب تیز رطوبتیں آتی ہیں۔ جسم کے اندر کوئی امتلاء میں ہوتا تو اس وقت سے تیز رطوبات سے پیدا شدہ درد کا علاج میں حمام سے کرنے لگا۔

اس کے بعد ایک اور نوجوان معائنہ میں آیا۔ اس کی آنکھوں پر غور کیا تو اس حد تک خشک نظر آئیں کہ اندر کی رگیں بیحد پھولی ہوئی اور خون سے پر تھیں۔ اسے حمام میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس کے بعد قلیل المزاج شراب پینے اور خوب سونے کی تاکید کی۔ وہ خوب گہری نیند سویا۔ اور دوسرے دن بیدار ہوا تو آنکھوں کے درد میں سکون ہو چکا تھا۔ اس واقعہ سے مجھے یہ روشنی ملی کہ جب بھی صورت حال یہ ہو کہ عروق چشم کے اندر غلیظ خون چپک جائے، اور پورے جسم میں امتلائی کیفیت موجود نہ ہو تو علاج میں مریض کو شراب پلاؤں۔ کیونکہ شراب نوشی سے یہ خون پگھل کر خارج ہو جاتا ہے شراب اپنی شدت حرکت کے ذریعہ خون کو ان رگوں سے کھینچ لیتی ہے جن کے اندر وہ چپکا ہوتا ہے۔ علاج چشم کے یہ دو اسلوب اگر بر محل استعمال کئے جائیں تو بیحد افادیت کے حامل ہیں اور بر محل استعمال نہیں کئے گئے تو جس قدر فائدہ ہوتا ہے اسی قدر نقصان بھی ہو گا۔

تنمید کا طریقہ نہایت محفوظ اور خطرہ سے دور ہے کیونکہ یہ ایک ایسی علامت ظاہر کرتا ہے جس سے طبیب مطلوبہ کامیابی کے لئے استدلال کرتا ہے۔ یا پھر باعث صحت ثابت ہوتا ہے۔ اس

اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ بروقت معلوم ہوجاتا ہے تو تکمید سے آنکھوں کے اندر حاصل شدہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور مریض صحت کی جانب لوٹ آتا ہے۔ مادہ پھر بھی اترتا ہے تو درد میں تو تھوڑی بہت تسکین تکمید کے ذریعہ فقط خشونت پہونچ جانے سے ہو جائے گی ۔ یہ ابتدائی فائدہ ہے۔ بعد میں درد کے اندر اضافہ ہوگا تو مرض کی علامت بنے گا۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ پورا جسم استفراغ کا محتاج ہے۔ مطلق امتلائی کیفیت ہے تو فصد اور اس کے اندر خلط ردی ہے تو اسہال کے ذریعہ ازالہ کردیں گے۔ اس صورت حال کو سمجھنا پھر آپ کے لئے مشکل نہ ہوگا۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت نوشی اور حمام کی متحمل نہیں ہوتی۔ یہ دونوں تدبیریں اس وقت موزوں ہوتی ہیں جب خون جسمانی امتلاء کے بغیر کسی عضو کے اندر چپک گیا ہو۔

جسمانی امتلاء میں شراب اور حمام کے استعمال سے بعید نہیں کہ آنکھوں کی جھلیاں پھٹ جائیں۔ درد کا سبب جسمانی امتلاء کے نہ ہوتے ہوئے دم غلیظ کی شدت رداءت ہو تب تو شراب اور حمام کا استعمال درست ہے۔ فصد کھولنا درست نہیں ہے۔ (جالینوس)

یہ گفتگو ان حضرات کے جواب میں کی جا رہی ہے جن کا خیال ہے کہ فصد، شراب نوشی اور حمام تمام تدبیریں اکٹھا درد چشم کے مریضوں کے لئے استعمال کی جائیں (مؤلف)

آنکھ کی دموی بیماریوں میں بیمار آنکھ کے محاذ میں شانے کے عظیم رگ کی فصد حیرت انگیز طور پر سریع النفع خصوصیت کی حامل ہے۔

ایک نوجوان جس میں زیادہ خون تھا کی آنکھوں میں بیحد بڑا ورم ہو گیا تھا۔ مادہ کا انصباب کثرت سے ہو رہا تھا۔ پلکیں دبیز ہو چکی تھیں۔ ان کے اندر خشونت آچکی تھی جو آنکھوں میں لذع کی کیفیت پیدا کر رہی تھی اس سے پھڑکن اور درد میں اضافہ ہو رہا تھا۔ میں نے اس کی فصد کھول دی۔ اور تقریباً بارہ سو گرام خون نکال دیا۔ نو بجے پھر چار سو گرام خون نکالا۔ مریض صحت یاب ہو گیا۔ (جالینوس)

اس نکتہ سے کچھ لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ دوسری فصد 9 بجے ہونی چاہئے۔ مریض کی آنکھ فوراً کھل گئی۔ دوسرے دن ہم نے کچھ شیافات کا سرمہ لگایا۔ جس کے ساتھ تھوڑا شراب سے بنا ہوا شیاف شامل کیا۔ جیسا کہ ہمارا دستور ہے۔ کچھ شیاف ہم نے پلکوں پر رکھا۔ اس کے بعد سات بجے سرمہ لگایا۔ نو بجے پھر سرمہ لگا کر ہم نے مریض کو تقریباً غروب آفتاب کے وقت حمام کے اندر داخل کیا۔ تیسرے دن ہم نے شیاف لبن کے ساتھ شراب سے بنا ہوا شیاف کافی مقدار میں شامل کیا (جالینوس)

یہ شیاف احمر وابیض ہے۔ (مؤلف)

ہم نے مریض کی پلکیں تیسرے دن الٹ کر رگڑ دیں۔ چوتھے دن وہ صحتیاب ہو گیا۔

آشوب چشم کے ساتھ پلکوں کے اندر کھردراپن، اور غلظت موجود ہو تو بعض ایسی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جس کے اندر حدت ہو۔ اور استفراغ بدن کے بعد ہی انہیں استعمال کرنا ممکن ہو۔ آنکھوں کے ابتدائی ورم حار کا سب سے مؤثر علاج فصد قیفال ہے۔ ماقبی مزمن ورم کا علاج فصد آماق ہے۔

آشوب چشم آنکھ کی سفیدی پر عارض ہونے والی ایک سرخی کا نام ہے ساتھ کثرت سے آنسو، ورم، سرخی، تمدد (تناؤ) اور ثقل ہوتا ہے۔ ساتھ میں آنسو نہ ہو تو یہ از قسم حمرہ ہے۔ اس میں ورم زیادہ ثقیل اور سست ہوتا ہے۔ بیحد ثقیل اور بڑا نفخ فلغمونی ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اندر بلغمی ورم اس حد تک ہوتا ہے کہ سفیدی سیاہی کے اوپر چڑھ جاتی ہے۔ البتہ اس کے ساتھ نہ سرخی ہوتی ہے نہ آنسو بہتے ہیں۔ ثقل موجود ہوتا ہے۔

نزلہ باہر سے اترتا ہے تو اس کے ساتھ پیشانی کی رگیں اور چہرہ سوج جاتا ہے آنکھوں کی ظاہری رگیں بھری اور پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں۔ نزلہ اگر کھوپڑی کے اندر سے اترتا ہے تو ظاہری رگوں کے اندر امتلائی کیفیت رونما نہیں ہوتی۔ عطاس اور تالو اور ناک کے اندر خارش ابھرتی ہے۔ (جالینوس)

نرم کپڑے کے ایک ٹکڑے میں جاورس رکھ کر آنکھوں کی تکمید کرنی چاہیے۔

درد چشم کے ساتھ پورے جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو ہم قیفال کی فصد کھولیں گے، پھر اس کے بعد نہایت نرم قسم کے سرے استعمال کریں گے۔ دن بھر مریض کو کھانا نہ دیں گے، شام کو حمام میں داخل کریں گے۔ جسم کے اندر امتلاء نہ ہوگا۔ تو بعض مذکورۂ بالا مسکن ادویہ استعمال کریں گے۔ مریض کو حمام کرائیں گے۔ بشرطیکہ فصد کی ضرورت ہو نہ اسہال کی۔ (بقراط)

آنکھوں کے اندر جو آشوب ہوتا ہے اس میں سرخ رگیں ہوتی ہے اور وہ خشک ہوتا ہے، خانہ چشم کے اندر نگاہ کے دھنس جانے کے اوقات میں شافی علاج شراب نوشی، حمام اور وہ ساری تدابیر جو معتدل حرارت کے ساتھ ترطیب پیدا کریں۔ (جالینوس)

جنوبی ملکوں میں رہنے والوں کو آشوب چشم بہ کثرت عارض ہوتا ہے۔ مگر یہ زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ نہ زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ ایسے لوگں کی آنکھوں کی نالیاں اور جسم پولے (متخلخل) ہوتے ہیں۔ پیٹ چلتے ہوتے ہیں، اتفاق سے ہوا کے اندر اچانک برودت آجاتی ہے تو آشوب عدیل اور سخت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے آنکھیں اور جسم کثیف ہو جاتے ہیں۔۔ (بقراط)

تکمید اور حمام اس موقع پر واجب ہے۔ (مؤلف)

سرد ملکوں میں اور موسم سرما میں آشوب چشم زیادہ نہیں ہوتا۔ اور ہو گیا تو دشوار اور حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ طبقات چشم کثیف اور سخت ہوتے ہیں، لہذا کھلتے نہیں ہیں۔ ان کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ تناؤ کی شدت سے زیادہ تر آنکھوں کی جھلیاں پھٹ جاتی ہیں۔ نرم جسم اور گرم ملک کے باشندے گو آشوب چشم کے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ مگر محفوظ رہتے ہیں۔ مدت طویل نہیں ہوتی۔ سرد اور کثیف ملکوں کے باشندے آشوب چشم میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں۔ مبتلا ہو جاتے ہیں تو تقریباً محفوظ نہیں رہتے۔ زیادہ دیر تک ان کے اندر وہ رہتا ہے۔ (بقراط)

ورم حار اور استرخاء اجفان کے لئے مصلح طلاء:

صبر، اقاقیا، شیاف مامیثا، افیون، زعفران، اپنے پاس رکھیں۔ بوقت ضرورت عرق کاسنی میں ملا کر طلا کریں۔ بیحد حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔

دیگر:

عدس مقشر، صندل، گلاب خشک، کافور، عرق کاسنی میں طلاء کریں۔ (یہودی)

ورم حار چشم کے لئے مفید نسخہ ہے:

کاسنی کوٹ لیں، پھر اس کے ساتھ تھوڑا روغن گل، ریشمی کپڑے سے چھان کر جو کا آٹا اور بیضہ کا گودا شامل کریں اور ورم پر رکھیں۔ عمدہ ہے۔

سر سے آنکھوں کے اندر اترنے والے مواد میں:

کھوپڑی کے باہر سے جو مواد اتر کر آتے ہیں ان کا طلاءوں کنپٹیوں کی دونوں رگوں اور شریانوں پس گوش کی فصد اور ان کی کی ذریعہ علاج آسان ہے کھوپڑی کے اوپر سے آنے والے مواد کی علامت یہ ہے کہ چہرے میں سرخی، پیشانی میں حرارت اور عروق کے اندر امتلاء ہوگا۔

کھوپڑی کے اندر سے جو مواد اترتے ہیں اس کے ساتھ عطاس اور دغدغہ ہوتا ہے، یہ عسیر العلاج ہے۔ (اھرن)

اس کا علاج فصد، قلت غذا، تقویت دماغ اور تقویت چشم ہے۔ پیر کی فصد، تیز حقنوں اور مکمل طاقتور اسہال کے ذریعہ مادہ کو نیچے جذب کریں۔ مادہ کو ناک کی جانب جذب کرنا سب سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی ناک سے تیز رطوبتیں بہہ رہی ہیں۔ چنانچہ

آشوب سے یہ ہمیشہ محفوظ رہا۔ میرے خیال میں اگر آشوب چشم ایسے مواد کے باعث ہے جو آنکھوں کی جانب اتر رہے ہوں تو ناک کی جانب امالہ مادہ کے لئے اس کے اندر تیز ادویہ کے نفوخ اور شموم سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (مؤلف)

آشوب چشم اور قرحوں کا علاج قلت خورد و نوش، سکون اور جماع بالکلیہ ترک کر دینا اور درد کے شروع فصد کھولنا ہے۔ (اُھرن)

آنکھ میں درد ہو تو دیکھیں فلغمونی کی وجہ سے ہے یا خلط حار کی وجہ سے جس کا انصباب آنکھوں میں بلا کسی ورم کے ہو رہا ہے یا اخلاط غلیظہ کے باعث صفاق کے تناؤ اور امتلاء کے سبب سے ایسا ہے۔ یا اس کا باعث نفاخ ریاح ہے۔ مزاج کی تعدیل کرنے والی اشیاء کے ذریعہ علاج کریں۔ ورم فلغمونی ہے تو خون کا استفراغ کریں۔ مسہل دیں، نچلے اعضاء کی مالش کریں۔ حتی کہ ورم میں نضج پیدا ہو جائے۔ ورم حاد میں نضج آجائے اور جسم کے اندر بکثرت فضلات موجود نہ ہوں تو اس وقت حمام موافق ہے۔ ورم فلغمونی ہو تو استفراغ دم، اسہال شکم اور دلک اعضاء سفلی کے ذریعہ علاج کریں۔ تناؤ کی تمام قسموں کا علاج پورے جسم کے استفراغ سے کریں۔ پھر صفاق کے اندر محتبس مادہ کو تحلیل کریں۔ گرم چیزوں کے ذریعہ تکمید کریں۔ جن کے اندر طبیخ حلبہ شامل ہو۔ تناؤ عروق چشم کے اندر دم غلیظ کی وجہ سے ہو اور جسم کے اندر امتلائی کیفیت نہ ہو تو مریض کو شراب پلائیں کہ اس کے اندر تسخین، تفتیح اور استفراغ کی قوت ہوتی ہے۔

آشوب چشم آفتاب کی حرارت اور آنکھوں کے اندر داخل ہونے والے غبار اور روغن جیسے ظاہری سبب کی وجہ سے ہو سبب کے رفع ہو جانے سے بسرعت رفع ہو جاتا ہے۔

مگر جو آشوب ظاہری سبب کے بغیر ابھرتا ہے اور حد سے زیادہ نہیں ہوتا وہ تین یا چار دنوں میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج آسان ہے۔ وہ یہ کہ مریض خارجی اسباب محرکہ سے بچے۔ خورد و نوش اور حرکت کم کرے۔ شکم کو نرم اور جسم کا استفراغ کرے۔ آشوب پھر بھی باقی رہے مانع شیاف استعمال کرے۔ شدت میں کمی آجائے تو دواء سنبل کا سرمہ لگائے۔ اور طبیخ ناخونہ وحلبہ کے ذریعہ تکمید کرے۔ آشوب چشم کا موجب مادہ غلیظ ہو اور شدید الحرارت نہ ہو تو یہ شیاف استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے مادہ کی غلظت میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ ایسی دوائیں استعمال کریں جن کے اندر تحلیل اور ترقیق کی طاقت ہو۔ مثلاً حناقون نام کا شیاف۔ شیاف کا استعمال پورے جسم کے استفراغ سے بعد کریں۔ اگر سر کے اندر رطوبت شدت کے ساتھ محبوس ہو تو شگاف دے کر زیر گدی گڈھے (نقرۃ القفا) پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد ماؤف آنکھ کے پہلو کی پیشانی پر جونک لگائیں۔ شدید درد میں زعفران،

کشنیز، افیون، روغن گل، اور خشخاش سے بنا ہوا ضماد آنکھوں پر رکھیں۔ آشوب چشم حار نہ ہو اور مادہ دفع کرنا چاہیں تو آنکھوں میں تنہا صبر کا سرمہ لگائیں۔ کیونکہ مطلوب کے لئے یہ دوا مستعد رہتی ہے۔

نزلوں کے باب میں:

نزلہ ابتدا میں آنکھوں پر گرے تو ممکن حد تک خورد و نوش روک دیں، مریض پینے میں پانی پیئے۔ حرکت اور جماع ترک کر دے۔ فصد کھولیں، شکم کو نرم کریں، پیشانی اور پلکوں پر مانع قابض اور بارد اشیاء کا لطوخ استعمال کریں، نزلہ اگر بارد ہے اور آنکھوں کا رنگ سفید نظر آئے تو استفراغ اور غذائے لطیف دینے کے بعد پیشانی پر حسب ذیل طلاء رکھیں:

کبریت زرد، بورق، وغیرہ اور تریاق پانی کے اندر حل کریں۔ اور پیشانی پر طلاء کریں۔ یہ نزلہ بارد میں مفید ہے۔ اس کا مشروب بھی بیحد نفع بخش ہے۔

نزلہ اگر گہرائی میں اتر رہا ہے تو یہ نہایت قلیل المدت ہوگا۔ جسم کا استفراغ کریں۔ اس کے بعد سعوط، مسلسل عطوس اور غرغرہ کرائیں۔ سر مونڈ کر اس پر محمر اشیاء کا طلاء کریں۔ اس طرح کے مریضوں کی رگیں بھی کاٹ دی جاتی ہیں۔ علاج بالید بھی کیا جاتا ہے جسکا ہم تذکرہ کریں گے۔ وسط سر میں اس طرح داغیں کہ اثر ہڈی تک پہنچ جائے۔ زیر گدی گڑھے پر پچنہ بھی لگائیں۔ پچنہ کی یہاں بڑی تاثیر ہے۔ باہر کی جانب مادہ کا امالہ کریں۔

نزلہ اگر کھوپڑی کے باہر سے اتر رہا ہے تو اسکا پتہ چہرہ کے عروقی امتلاء اور کنپٹی اور پیشانی کے متصلہ حصہ میں عروقی تناؤ سے ہوگا۔ مجفف ضمادوں اور پٹیوں سے فائدہ ہوگا۔ نزلہ کی مذکوہ علامات قریب العہد نہ ہوں بلکہ مزمن ہوں، ساتھ میں تکلیف دہ عطاس اور ناک کے اندر دغدغہ بھی ہو تو یہ باطن میں بہے گا۔

پلکوں کے اندر پیدا ہونے والے ورم اخو میں سرکہ اور پانی کے ذریعہ تکمید مفید ہے یا اس کے لئے مسور اور گلاب کو ابال کر تکمید کریں۔ سوتے وقت پلکوں پر زیتون کا لطوخ استعمال کریں۔

سرطان

آنکھوں کے اندر سرطان پردہ صفاق میں عارض ہوتا ہے ساتھ میں درد تناؤ، سرخی، صفاق میں چبھن ہوتی ہے، درد کنپٹیوں تک پہونچتا ہے۔ بالخصوص حرکتیں کرتے وقت۔ کھانے کی خواہش

جاتی رہتی ہے۔ تیز اشیاء سے بیماری میں ہیجان ہوتا ہے۔ یہ لاعلاج بیماری ہے۔ دودھ اور دودھ اور گیہوں سے بنی ہوئی اشیاء کے ذریعہ درد کو تسکین پہونچائیں۔ نیز اس کے لئے وہ غذائیں دیں جو کیموس جید پیدا کرتی ہیں اور تسخین ذرا بھی ان کے اندر نہیں ہوتی، آنکھوں کے اندر مسکن درد نرم شیاف ڈالیں۔ یعنی یہ کہ جسم تمام جید الخلط ہو، امتلاء نہ ہو اور نہ حادالدم۔ (تیز خون والا) (بولس)

حمام حار آشوب چشم کا باعث ہے۔ آشوب کے لئے جو حضرات مستعد ہوں وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔ (اسکندر)

شروع میں درد چشم کا علاج تین دن سرموں سے نہ کریں۔ تاکہ بیماری میں نضج پیدا ہو سکے۔ اس کے بعد علاج کریں۔ (چرک)

صحیح یہ ہے کہ ابتدائی ایام میں آشوب چشم کے علاج میں فصد، اسہال، دلک اعضاء (اعضاء کی مالش) قلت غذا اور سکون و آرام پر اکتفا کریں، مادہ طاقتور ہو تو تقویت چشم لازم ہے۔ (مؤلف)

حرارت چشم سے پیدا ہونے والا آشوب چشم حار کی علامت ورم اور کیچڑ اور علاج شیاف وذرور ابیض ہے۔ آشوب بارد کی علامت یہ ہے کہ ورم کے ساتھ آنکھوں کے اندر ثقل اور حرارت کم ہو گی۔ ذرور اصفر، غرز اور شیاف احمریں استعمال کریں۔

وردینج:

یہ زیادہ تر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ آنکھیں اور خاص کر پلکیں متورم نظر آئیں گی حتی کہ یہ پھٹ جاتی ہیں اور خون نکل آتا ہے۔ ذرور اصفر استعمال کریں۔ حمام، آبزن سے آشوب کا مریض پرہیز کرے۔ حتی کہ صحت حاصل ہو جائے۔

آشوب کے مریض کے لئے سرکہ عمدہ نہیں ہے۔ (ابن ماسویہ)

میرے تجربہ میں حصرم اور سماق جیسی حامض و قابض اشیاء اس باب میں نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ (مؤلف)

میرے یہاں لطوخ کا ایک نسخہ ہے ورم اجفان کے لئے اسے استعمال کیا جائے تو مواد کے انصباب کو روک دیتا ہے۔

رسوت ۹ گرام، صندل سرخ ساڑھے چار گرام، اقاقیا ایک گرام، شیاف مامیثا ۲ گرام، زعفران ۵۰۰ ملی گرام، شیاف بنالیں اور متورم آنکھوں میں درد اور ورم ہو تو سب سے پہلے فصد یا اسہال، یا

دونوں کے ذریعہ تنقیہ کریں۔ دن بھر مریض کو غذا سے روکے رکھیں، شام کو حمام میں داخل کریں۔ اور ایک مدت تک ایسی دواؤں کا سرمہ لگائیں جو سوزش پیدا نہ کریں۔ مادہ زیادہ نہ ہو تو کھانے سے پرہیز کرا دینا کافی ہے اس کے بعد حمام کرائیں۔

جہاں مادہ بہت زیادہ ہو وہاں سرموں اور ضمادوں سے تبرید پیدا نہ کریں، کیونکہ سرمہ اور ضماد محبوس ہو کر طبقات چشم میں تناؤ پیدا کریں۔ اور درد میں ہیجان پیدا ہو جائے گا۔ (بقراط)

مادہ طبقات چشم کے اندر راسخ اور آشوب اور درد مزمن ہو جائے، تو ایسی صورت میں اخذ عین پر پچھنہ لگانا، اور کنپٹیوں اور آنکھوں کے متصلہ مقامات پر جونکیں لگانا مفید ہے۔

آشوب میں تشنج پیدا ہو جائے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ وردتشنج شدید آشوب ہے۔ تین چار دن تک سرمہ نہ لگائیں۔ دودھ کے قطور اور استفراغ پر اکتفا کریں۔ تشنج پیدا ہو جانے کے بعد سرمہ لگائیں۔ حمام موافق ہے۔ آشوب چشم میں ایسی چیزوں سے بچیں جو خناق اور ضیق النفس پیدا کریں۔ استفراغ اور طلاؤں اور ترک غذا کے ذریعہ پلکوں کے اورام تحلیل کریں۔ شروع میں تھوڑی قابض اور آخر میں محلل ادویہ سے علاج کریں۔ (اریباسیوس)

آشوب کی ابتدا ہو تو کم روشن مقام میں رہنے کا التزام کریں۔ غذا کم کر دیں، صرف پانی پئیں کثرت سے سوئیں۔ اس سے حرارت میں تسکین ہو گی۔ پلکوں پر گلاب، رسوت اور زعفران کا طلاء کریں۔ رات میں آنکھیں چپک جائیں تو پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ شیاف مجفف کا سرمہ لگائیں۔ یہ کافی ہے۔ شدید ہو جائے تو اسہال اور فصد سے کام لیں۔ جماع درد چشم کو ابھار دیتا ہے۔ سوتے وقت سر اونچا رکھیں۔ آنکھوں کے اندر دودھ بطور قطور استعمال کریں۔ آنکھوں میں درد سخت ہو تو گلاب خشک کو طبیخ ناخونہ میں گوندھ کر ضماد کریں۔

دواء اصفر محلل:

غزورت ۳۵ گرام، صبر ۷ گرام، زعفران ۷ گرام، رسوت ۷ گرام، مر ساڑھے تین گرام، زنجبیل ساڑھے تین گرام۔ (ابن طلاؤس)

کسی بچے کو وردتشنج ہو گیا ہو اور آنکھیں کھولنے پر قادر نہ ہو تو دیکھیں اگر قرحہ ہے تو غزروت، زعفران، شیاف مامیثا، اور افیون کا سرمہ لگائیں۔ اس سے قرحوں کو کوئی نقصان نہ ہو گا۔ یہ وردتشنج میں عمدہ ہے۔ (واسطی)

درد چشم میں فصد اور اسہال سے علاج شروع کریں۔ بعد ازاں حلبہ کو کئی بار دھوئیں۔ اور پھر

درد چشم میں فصد اور اسہال سے علاج شروع کریں۔ بعد ازاں حلبہ کو کئی بار دھوئیں۔ اور پھر جوش دے لیں اور بطور قطور استعمال کریں۔ یا دودھ یا انڈے کی سفیدی کا قطور کریں۔ زردی بیضہ، ناخونہ، روغن گل اور روٹی سے بنے ہوئے ضماد کے ذریعہ اورام کو ساکن کریں۔ درد تھوڑا سا کن ہو جائے تو شیاف ابیض استعمال کریں۔ کیچڑ آہستہ سے صاف کریں۔ لطیف تدبیر اختیار کریں۔ استفراغ کے بعد سر کے اندر ثقل باقی ہو اور سر پر بہت زیادہ بال ہوں تو اسے مونڈ دیں تاکہ سر سانس لے سکے۔ تکلیف دہ حد تک کثرت سے شگاف دے کر اخدعین پر پچھنے لگائیں۔ جالب بلغم غرغرے کرائیں۔ اس کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ طبعی طور پر مریض مرطوب الراس ہو تو عطوس استعمال کریں۔ (فیلفریوس)

دھوپ سے آشوب چشم لاحق ہو تو شراب پلائیں کیونکہ یہ مریض کو سلائے گا۔ اس نوعیت کے آشوب کا علاج طویل نیند ہے۔ (روفس)

آشوب چشم کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ ظاہری سبب مثلاً غبار دھواں، آنکھوں کے اندر پڑ جانے والے روغن، سر پر دائمی دھوپ سے عارض ہو۔ آخری سبب سب سے زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ یہ آشوب ظاہری سبب کے رفع ہونے سے رفع ہو جاتا ہے۔

۲۔ ۳۔ دونوں ایک ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ملتحمہ میں اتر کر اسے متورم کر دیتے ہیں تمام متورم اعضاء کی طرح اس میں بھی نفخ، درد، صلابت اور سرخی عارض ہوتی ہے۔ بہت زیادہ آنسو جاری ہوتے ہیں۔ سرخی سخت ہوتی ہے۔ عروق چشم کے اندر خون بھر جاتا ہے۔ یہی اعراض آشوب چشم کی تیسری قسم میں بھی ہوتے ہیں البتہ زیادہ شدید اور بڑے ہوتے ہیں دونوں پلکیں سوج جاتی ہیں اور باہر کو الٹ جاتی ہیں اور حرکت دشوار ہو جاتی ہے آنکھوں کی سفیدی، سیاہی سے اونچی ہو جاتی ہے (حنین)

آنکھوں کی سفیدی، سیاہی کے اوپر جس قدر چڑھے گی۔ اسی قدر آشوب سخت اور مادہ کے اندر کثرت ہو گی۔ چبھن اور درد جس قدر ہو گا اسی قدر کیفیت بھی ردی ہو گی۔ میرے مشاہدہ میں بارہا ایسا آیا ہے کہ سفیدی اس قدر چڑھ گئی کہ قرنیہ کا بیشتر حصہ ڈھک گیا۔ حتی کہ صرف تھوڑی نظر آئی یا بالکل ہی غائب ہو گئی۔ اسی حالت کے اندر کچھ بھی نہ دیکھ سکے گا۔ یہ صرف حال قرحوں کے اندر نضج سے پہلے بالعموم ہوا کرتی ہے۔ (مؤلف)

نفخ کے باب میں:

یہ چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ رقیق آبی فضلہ سے پیدا ہو جائے۔ یہ اچانک پیش آتا ہے زیادہ تر اس سے پیشتر گوشہ ہائے چشم کے اندر ایسی ہی صورت پیش آتی ہے جسی مکھی یا مچھر کے کاٹ لینے سے پیش آتی ہے یہ بالعموم موسم گرما میں بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے۔ نفخ کا رنگ ورم بلغمی کے رنگ کا ورم ہوتا ہے۔

۲۔ یہ نفخ زیادہ گدلا ہوتا ہے، دھندلا پن زیادہ اور برودت سخت ہوتی ہے۔ انگلی سے دبائیں تو اثر ایک گھنٹہ تک باقی رہتا ہے۔

۳۔ اس میں انگلی غائب ہو جاتی ہے۔ مگر بہت جلد واپس آجاتی ہے درد نہیں ہوتا۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔

۴۔ پلکوں اور تمام آنکھ کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی بڑھ کر ابروؤں اور رخساروں تک بھی پہونچ جاتا ہے۔ صلب ہوتا ہے۔ درد نہیں ہوتا، رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ بالعموم چیچک، رمد مزمن، اور خاص کر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے۔ (حنین)

انتفاخ کا شمار امراض ملتحمہ میں ہے۔ میرے خیال میں اسے پلکوں کے امراض میں شمار کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

سرطان

آنکھوں میں جو سرطان ہوتا ہے اس میں شدید درد ہونا لازم ہے۔ عروق چشم اس حد تک پھیل جاتی ہیں کہ فرسوس نما[1] صورت پیدا ہو جاتی ہیں۔ صفاقات چشم اور اغشیہ چشم میں سرخی اور شدید چبھن ہوتی ہے جو کنپٹیوں تک پہونچتی ہے، خاص کر جب کہ بیمار چلتا یا کوئی سخت حرکت کرتا ہے درد سر لاحق ہوتا ہے۔ آنکھوں کی جانب تیز رقیق قسم کا مادہ بہہ کر آتا ہے۔ بھوک غائب ہو جاتی ہے۔ تیز سرے ناقابل برداشت ہوتے ہیں ان سے سخت درد ہوتا ہے۔

آنکھوں کی جانب سیلان مواد کبھی ان عروق کے اندر ہوتا ہے جو کھوپڑی کے اوپر ہوتی ہیں۔ اور کبھی ان میں ہوتا ہے جو کھوپڑی کے اندر ہوتی ہیں، کھوپڑی کے باہر کی عروق میں سیلان مواد کی علامت یہ ہے کہ پیشانی اور کنپٹیوں کی عروق میں تناؤ اور نفخ کی کیفیت ہوگی۔ سر پر پٹی باندھیں، پیشانی پر قابض ضماد چپکائیں۔ مذکورہ علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو، سیلان دیر سے موقوف اور مزمن ہو، ساتھ میں ناک کے اندر خارش اور عطاس ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سیلان کھوپڑی کی داہنی عروق کے اندر ہے۔

---

[1] ایک روایت کے مطابق لفظ فرسوس ہے فرسوس ہو یا قرسوس اس کے مفہوم کا سراغ نہیں لگتا

درد چشم شدید حسب ذیل وجوہ سے ہوتا ہے:

۱۔ حدت رطوبت جو آنکھ کو متورم کردیتی ہے۔
۲۔ رطوبی امتلا سے صفاقات چشم میں تناؤ پیدا ہونا۔
۳۔ ریاح غلیظ کا الجھنا۔

حدت رطوبت کا علاج یہ ہے کہ مسہل ادویہ سے استفراغ کریں۔ حقنوں، بکثرت مالش اور ہاتھوں پیروں کو باندھ کر مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں، آنکھوں سے جو مواد بہہ رہا ہوا سے سفیدی بیضہ سے دھوئیں، ورم پختہ ہونا شروع ہو تو حمام گو سیلان منقطع نہ ہو، مفید ہے۔ کیونکہ درد میں اس سے فوری سکون ہو جاتا ہے، نیز سیلان کو بھی یہ منقطع کردیتا ہے کیونکہ بوقت حمام پورے جسم سے اس کا اکثر حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اور مابقی شیریں پانی کی رطوبت کی وجہ سے معتدل ہو جاتا ہے۔ صفاقات چشم کے امتلاء اور تمدد کی وجہ سے درد ہو رہا ہو تو فصد، اسہال، نچلے اعضاء کی مالش کے ذریعہ اور انہیں باندھ کر جسم کا استفراغ کریں۔ بعد ازاں معتدل انحراف شیریں پانی کے ذریعہ تکمید کریں، درد کا باعث ریاح غلیظ ہوں تو جسم کے استفراغ اور نیچے کی طرف جذب مادہ کے بعد تکمید اور آب حلبہ کے قطور جیسی محلل ادویہ استعمال کریں۔ استفراغ بدن سے پہلے دواء محلل کا استعمال مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تحلیل سے زیادہ یہ جذب کرے گی۔ اچھی طرح غور کرلیں۔ کیونکہ فضلہ کا سیلان کبھی سر سے آنکھ کی جانب اور کبھی تمام جسم سے سر کی جانب ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم کے اندر امتلاء موجود ہو۔ سر کی جانب سیلان ہو رہا ہو تو فضلات کا استفراغ اور مزاج کی اصلاح کریں۔ تاکہ مزید خراب قسم کے فضلے پیدا نہ ہو سکیں۔ زیادہ تر فضلہ سر کی پیدائش مرطوب یا بارد سر سے ہوتی ہے۔ کبھی سر گرم ہوتا ہے تو گرم فضلات پیدا کرتا ہے لہٰذا ہر ایک مزاج کا علاج بالضد کریں۔ کبھی فقط دماغ خود فضلہ کا باعث ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی دماغی مزاج کی اصلاح بالضد کے اصول پر کریں۔ کبھی فضلہ کھوپڑی کے اندر اور کبھی باہر سے آتا ہے۔ باہر سے آنے والے فضلہ کے لئے ادوایات مجففہ استعمال کریں۔ نہ رکے تو قطع و برید سے کام لیں۔ کبھی آنکھوں کے اندر دم غلیظ سے سخت درد ہوتا ہے۔ یہ دم غلیظ عروق چشم میں الجھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عروق ممتلی نظر آئیں گی اور آنکھیں دبلی، پرانی خالص شراب پلائیں، یہ مسخن اور محلل ہے۔ شراب حمام کرنے کے بعد پلائیں۔

آشوب چشم کا علاج:

شروع میں اگر درد شدید نہ ہو تو قابض ادویات میں جو زیادہ قابض نہ ہوں انہیں استعمال کریں، اس طرح کی قابض ادویات کو مثلاً یوں ترکیب دیں۔ اقاقیا قابض، زعفران،، رسوت ہندی، قبض کے ساتھ منضج و محلل، مر، جند بید ستر، کندر ذکر، محلل بلا قبض۔ ترکیب پر غور کریں، قابض زیادہ ہیں تو اس میں سفیدی بیضہ یا دودھ یا آب حلبہ شامل کریں۔ اور قابض کم ہوں تو غلیظ بنادیں۔ اس طرز ترکیب سے بیماری پہلے دن سے کم ہونا شروع ہو گی، سکون ہو جانے کے بعد اعتدال کے ساتھ چہل قدمی کرائیں، پھر حمام میں داخل کریں اس کے بعد فروالیون کا سرمہ یا ناردینون جیسا سرمہ استعمال کریں، تاکہ آنکھیں سکڑ کر تقویت حاصل کریں۔ اسکے بعد تھوڑا تیز قسم کا سرمہ شامل کریں جسے یونانی میں اصطفطیقان کہتے ہیں۔ اس میں بتدریج اضافہ کریں۔ جب بھی سرمہ لگانے کا ارادہ کریں اسے خوب اچھی طرح پیس لیں اور پلکوں کو آہستہ اٹھائیں، آنکھوں میں شدید درد ہو تو تیز قسم دوائیں ہرگز استعمال نہ کریں، کیونکہ آنکھوں کی حس تیز ہوتی ہے ایسی صورت میں نقصان زیادہ ہوگا۔ آشوب چشم غلیظ صعب کا علاج پہلے وردی ابیض سے کریں۔ درد میں سکون اور ورم کم ہو جائے تو وردی اصفر سے کام لیں۔

درد شدید ہو تو تکمید زیادہ سے کریں۔ کم ہو تو ایک یا دو بار پر اکتفا کریں، تکمید آب ناخونہ اور آب حلبہ سے کریں، ضماد، زعفران، کشنیز، زردی بیضہ اور انگور کے گاڑھے رس میں بھگوئی ہوئی روئی سے کریں۔ درد میں شدت ہو تو اس میں خشخاش سیاہ یا تخم خشخاش سیاہ اور خشخاش سفید کا جوشاندہ شامل کریں۔ طلاء زعفران، مامیثا، رسوت، صبر اور صمغ سے تیار کریں۔

سیلان حار ہو تو اسے روکنے کے لئے برگ عوسج، خرفہ، بہی، ستو، اسپغول اور عنب الثعلب پیشانی پر رکھیں۔ سیلان میں حرارت زیادہ نہ ہو تو چکی کی گرد، مر، کندر، اور سفیدی بیضہ، اور سرد ہو تو کرنب زفت، فاوانیا اور تریاق رکھیں۔

ہلکے اور درمیانی آشوب چشم کی ابتدا میں صحت بخش شیاف:

مامیثا ۶ ۳ گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، سفیدۂ رصاص ساڑھے چار گرام، افیون ڈھائی گرام، شیاف بنائیں۔ یہ یومیہ استعمال کئے جانے والے شیافات میں ایک ہے۔ (سنبلی)

شیاف ناردینون:

سفیدۂ رصاص ساڑھے چار گرام، گلاب ساڑھے چار گرام، زعفران سوا دو گرام، شیاف مامیثا ساڑھے چار گرام، سنبل شامی ساڑھے چار گرام، صبر ساڑھے چار گرام، مر ساڑھے چار گرام، رسوت ساڑھے چار گرام، شیاف بنالیں۔

وردی احمر:

گلاب ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، افیون ساڑھے چار گرام، صمغ ساڑھے چار گرام، سفیدۂ ۹ گرام، شیاف بنائیں اور شیر جاریہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

وردی ابیض جو شدید آشوب چشم کے آغاز میں مستعمل ہے:

سفیدۂ رصاص ۱۸ گرام، شادنہ ۱۸ گرام، گلاب ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، سنبل ۹ گرام، شیاف بنائیں۔ یہ میامر کا نسخہ ہے۔ (حنین)

اطباء شیاف ابیض، پھر شیاف احمر لیں اور مزمن ہونے کی صورت میں اصطفطیقان استعمال کرتے ہیں۔ ذرور میں پہلے ابیض پھر اصفر کو کام میں لیتے ہیں۔ (مؤلف)

رات میں جس مریض کی آنکھیں چیپک جاتی ہوں۔ اس کے لئے قوی اسہال اور قلت غذا سے بڑھ کر عمدہ علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم کے علاج میں ابتدا فصد، اسہال اور قلت غذا سے کریں۔ غذا صرف ایک بار دیں۔ شراب، جماع، ریاضت اور روشنی کی جانب دیکھنا ترک کرادیں۔ آنکھوں کو سرکہ اور پانی سے دھوئیں۔

درد چشم شدید کے لئے تسکین کا حیرت انگیز نسخہ:

آب حلبہ مغسول میں تھوڑا کیترا حل کریں۔ اور قطور کریں۔ گدی پر پچھنہ لگائیں۔ (تیاذوق)

طاقتور آشوب چشم میں فصد کھولیں اور صالح خون دن کے شروع میں لگائیں۔ پھر دن کے آخر میں نکالیں۔ سرمہ کے طور پر دن کے آخر میں شیاف لیں، دوسرے دن صبح کو شیاف لیں، پھر ۴ بجے اور پھر ۹ بجے استعمال کریں۔ غروب آفتاب کے وقت مریض کو حمام میں داخل کریں۔ یہی تدبیر تیسرے دن بھی کریں۔ بشرطیکہ ضرورت ہو۔ (قسطا، جالینوس سے روایت)

آشوب چشم صعب ہو تو آنکھ کے محاذی پہلو کی قیفال کھول دیں۔ بیماری دشوار ہو تو دوسرے

دن بھی خون نکالیں۔اس کے بعد ھلیلہ اور تربد کا مسہل کئی بار دیں تاکہ سر کو شفا ہو۔ حدت نہ ہو اور رطوبت زیادہ ہو، آنکھیں سختی کے ساتھ چپک جاتی ہوں تو عرق کاسنی کے اندر صبر بھگو کر استعمال کریں۔ مابقی رطوبتوں اور تکالیف کے لئے حب قوقایا کئی بار استعمال کریں۔

بیماری کے بڑھنے کے وقت شب و روز مسلسل آنکھوں کے اندر سفیدی بیضہ رقیق کا قطور کریں۔ کیونکہ یہ تعدیل پیدا کرتی اور آنکھوں کو دھو دیتی ہے۔ یا پھر شیاف ابیض کے دودہ کا قطور کریں۔ آنکھوں پر مبر دادویہ کا ضماد رکھیں۔ درد تیز ہو تو مخدرات استعمال کریں۔ بیماری انتہا پر ہو تو ذرور ابیض استعمال کریں۔ انحطاط پر ہو تو ذرور اصفر کام میں لائیں جس میں ماہیثا، زعفران اور تھوڑا مر شامل ہو۔ (ابن سرابیون)

آشوب چشم حار میں مستعمل شیاف کا نسخہ:

عمدہ سے عمدہ رصاص لے کر آب گلاب میں اچھی طرح پیس لیں اور ایک پیالہ پر لگا کر اسے کافور کا بخور دیں۔ تین بار ایسا کریں۔ بعد ازاں اس کا ایک حصہ، نشاستہ نصف حصہ، کتیرا سوا حصہ، عرق گلاب میں ملا کر شیاف بنائیں۔ بیحد عجب الأثر ہے۔ اس سے زیادہ ہلکا بنانا چاہیں تو سفیدہ عرق گلاب میں پیس کر تین بار خشک کر لیں۔ پھر دسواں حصہ کافور کے اخلاط میں شیاف بنائیں۔ کافور کو سفیدہ کے ساتھ عرق گلاب میں پیس لیں تاکہ اچھی طرح گل مل جائے، اس شیاف کے استعمال سے آنکھوں میں بیحد ٹھنڈک اور سرور پیدا ہو گا۔

مذکورہ مقصد کے لئے ذرور کا نسخہ:

انزروت کو گدھی کے دودھ میں تین بار جذب کر کے اچھی طرح پیس لیں، پھر اس کے اوپر چوتھائی حصہ نشاستہ، دسواں حصہ کافور ڈال کر پیس اور محفوظ کر لیں۔ انشاءاللہ مفید ثابت ہو گا۔ (مؤلف)

آشوب چشم شدید ہو جائے تو فصد کھول کر اتنا خون نکالیں کہ غشی طاری ہو جائے۔ بشرطیکہ مریض کے اندر طاقتور قوت موجود ہو۔ فوراً غذا نہ دیں۔ بروقت آب گرم کے ساتھ اسفنج کی تکمید کریں۔ اس کے بعد مجفف سرمے استعمال کریں۔ تمام سرمہ خشکی پیدا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

بعض کحالوں کا خیال ہے کہ شیاف ابیض رطوبت پیدا کرتا ہے مگر یہ غلط ہے (مؤلف)

ترکیچڑ محفوظ ہوتا ہے مگر صحت دیر میں ہوتی ہے خشک کیچڑ میں صحت بسرعت ہوتی ہے مگر اس سے قرحہ چشم کا اندیشہ ہوتا ہے کیچڑ سبز اور آنسو رقیق اور بیحد گرم ہوں تو آنکھوں میں قرحہ

پڑ جاتا ہے۔ خواہ کیچڑ کا سیلان، آنسو، ورم عرصہ سے ہوں۔ کیونکہ بال الٹے ہو جاتے ہیں۔ یا طبیب کی نا تجربہ کاری قرحہ کا باعث ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

اساتذہ میں کسی کو بکثرت خالص شراب پلا کر درد چشم کا علاج کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جیسا کہ میں کرتا ہوں۔ (جالینوس)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ درد چشم میں وہ شراب بکثرت استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)

آشوب چشم ابھرے تو فصد یا اسہال کے ذریعہ علاج شروع کریں۔ بشرطیکہ امتلائی کیفیت یا خلط کی خرابی نمایاں ہو۔ ورنہ پہلے اسفنج اور آب گرم کے ذریعہ تکمید کریں۔ درد میں سکون ہو۔ اور بعد میں ہیجان بھی نہ ہو تو یہی علاج ہے۔ ہیجان ہو جائے تو دیکھیں اگر امتلاء یا خلط کی خرابی موجود ہے تو فصد و استفراغ سے کام لیں۔ امتلائی کیفیت یا خلط کی خرابی کی عدم موجودگی میں فصد کھول دی ہے اور مسہل دے دیا ہے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ اخلاط آنکھوں کے اندر اترتے ہوتے ہیں، بایں ہمہ جسم امتلاء سے خالی ہوتا ہے۔ (بقراط)

حمام اسوقت موزوں ہے جب مادہ آنکھوں کے اندر اتر رہا ہو۔ اور جسم کے اندر امتلاء نہ ہو۔ اور پہلے فصد و اسہال سے کام لے لیا گیا ہو۔ خون کا جوش اور حدت ساکن ہو چکی ہو۔ ابتدا کا زمانہ گذر گیا ہو، یعنی بیماری تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی نظر نہ آ رہی ہو۔ برعکس ازیں حمام اور شراب نوشی نہایت پرخطر ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم خالی ہو۔ لہذا ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ فصد اسہال، غلت غذا اور آشوبی ہیجان کی تسکین کے بعد ہی حمام اور شراب استعمال کریں۔ فصد و اسہال کے بعد تکمید کریں، دودھ کی دھار ماریں، کیونکہ یہ ایک طرح کی تکمید ہے۔ بایں ہمہ گرم رطوبتوں کو دھو بھی دیتا ہے کفایت کر جائے تو فبہا ورنہ مذکورہ شرطوں کے مطابق حمام استعمال کریں۔ شراب پینا خشک مزمن آشوب میں موزوں ہے۔ اس میں آنکھ خشک اور سرخی ہوتی ہے۔ لہذا فصد کے بعد ایسے مریض کو خالص شراب دیں، اور دیر تک ان پر نیند طاری کریں۔ یہ ان کے لئے مفید ہے۔ شیاف ابیض کبیر استعمال نہ کریں کیونکہ قرحوں کے علاوہ اس کا استعمال کوئی معنی نہیں رکھتا۔ (مؤلف)

خشک مزمن آشوب چشم میں ایک آبخورہ گرم پانی سے بھر دیں، اور آنکھوں کو اس پر رکھیں ٹھنڈا ہو جائے تو پھر گرم پانی سے بھر دیں، حتی کہ چہرہ کے اندر آتشی حرارت جیسا التہاب آجائے۔ اس کے بعد آنکھوں کے اندر بطور قطور دودھ استعمال کریں۔

تحقیق کے بعد کثیر السیلان مرطوب آشوب سرعت سے ختم ہوتا ہوا نظر آیا حتی کہ انتہائی ہیجان میں بھی ایک ہی رات کے اندر مکمل انحطاط پر آگیا۔ برعکس ازیں قلیل السیلان خشک آشوب

مشکل ہوتا ہے حتی کہ کبھی کبھی ایک مہینہ تک باقی رہتا ہے۔ (مؤلف)

انصباب شدہ کسی مادہ سے آنکھوں کے اندر تکلیف ہو تو کثرت مادہ کی علامات کی موجودگی میں ہم قیفال کی فصد کھولتے ہیں ورنہ مسہل سے کام لیتے ہیں۔ بعد ازاں کچھ مغربی ادویات جو سوزش سے دور اور بیحد نرم ہوتی ہیں استعمال کرتے ہیں۔ مریض کو پورے دن کھانے سے باز رکھنے اور شام کو حمام میں داخل کرتے ہیں۔ امتلائی کیفیت موجود ہو نہ ہی خرابی خلط تو ایسی صورت میں فصد و اسہال ترک کر کے مذکورہ تمام تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ (جالینوس)

مذکورہ گفتگو کے دوران یہ بات ملتی ہے کہ جن دواؤں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ دودھ، سفیدی بیضہ اور آب حلبہ ہیں، سرمہ نہیں، سرمہ ہو بھی تو ان دواؤں کے ساتھ شیاف ابیض کا اضافہ کریں گے۔ (مؤلف)

درد چشم شدید کے مریض کو افیون، تخم بھنگ، زعفران اور مر سے بنے ہوئے اقراص بقدر سوا دو گرام دیں گے۔ (جالینوس)

یہ عمدہ تدبیر ہے کیونکہ درد چشم کا مریض استفراغ کے بعد نفخ کا محتاج ہوتا ہے۔ لہذا فصد کھولیں، مسہل دیں، غذا کم کریں، پھر یہ دوائیں دیں، یا شربت خشخاش پلائیں۔ یا افیون تنہا ۲۵۰ ملی گرام دیں۔ اس سے مریض پوری طرح اور گہری نیند سوئے گا۔ چنانچہ بیماری نضج پائے گی۔ قولنج میں ان دواؤں کے استعمال کا جو ناگوار اثر ہوتا ہے۔ وہ اس بیماری میں نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

کیچڑ میں دانے چھوٹے ہوں تو بڑے دانوں کے مقابلہ میں زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نضج مادہ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ خشک، کم کیچڑ اور کم رطوبت والا آشوب دیر میں نضج پاتا ہے۔

پلکوں کا چپکنا آشوب چشم میں غایت درجہ نضج کی علامت ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم کا مریض مشروبات میں پانی لے۔ کیونکہ یہ مسکن حرارت ہے۔ زیادہ سوئے۔ کیونکہ سونا مسکن حرارت اور نضج ہے۔ غذا کم لے۔ پیشانی اور پلکوں پر گلاب کا طلاء کرے۔ غذا سے پرہیز کرے۔ چہرے کو پانی اور سرکہ سے دھوئے۔ اور ایسے شیاف استعمال کرے جو سوزش پیدا کئے بغیر خشک کریں۔ مسہل لے۔ سوتے وقت تکیہ اونچا رکھے۔ سر مونڈا لے، تاکہ سر سانس لے سکے، مسلسل کنگھی کرے۔ (ابن طلاوس)

آنکھیں جب تک چپکتی رہیں احمر کا سرمہ نہ لگائیں، ابیض کا ذرور استعمال کریں، کیونکہ ابیض مسکن حدت اور ناشف رطوبت ہے جبکہ احمر حدت اور رطوبت میں اضافہ کرتا ہے۔

بصارت کے لئے سب سے مفید رنگ نیلگوں پھر مائل بہ سیاہی رنگ ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ بصارت کو سختی اور ناگواری پیدا کئے بغیر سمیٹ دیتے ہیں۔ سیاہ رنگ مضر ہے، کیونکہ یہ سختی اور ناگواری کے ساتھ بصارت کو سمیٹتا ہے۔ اس سے زیادہ نقصان دہ سفید رنگ ہے کیونکہ یہ بصارت کو شدت سے بکھیر دیتا ہے۔ (جالینوس)

بیمار کو کحال حضرات دیکھتے اور سیاہ کپڑے کا ٹکڑا دیتے ہیں۔ یہ صحیح ہے، کیونکہ ایسی حالت میں مریض اپنی طبعی حالت سے نکل چکا ہوتا ہے لہٰذا ضرورت ہوتی ہے کہ بصارت کو سختی سے سمیٹنے اور قوت پہونچانے کے لئے کوئی تدبیر کی جائے۔ (مؤلف)

بصارت کے لئے جب تک آدمی تندرست ہے سب سے درست رنگ نیلگوں اور مائل بہ سیاہی رنگ ہے۔ آفت زدہ ہونے پر سیاہ رنگ مفید ہے کیونکہ ہر افراط کا شافی علاج افراط بالفصد ہے (جالینوس)

سفیدی بیضہ، دودھ، روغن گل باہم پھینٹ کر مقام ماؤف پر پوری رات رکھیں، اس سے آشوب میں نضج پیدا ہوگا۔ (بقراط)

ایسی اور اس طرح کی دیگر ادویہ خشک اور عسیر النضج آشوب میں استعمال کریں۔ عمدہ یہ ہے کہ آنکھوں پر کاسنی، روغن گل اور آب خرفہ کا ضماد رکھیں۔ (مؤلف)

آنکھوں سے ذرات نکالنے کے لئے سب سے مؤثر دوا انزورت ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ نشاستہ اور شکر شامل کر دی گئی ہو۔ (ابو جریج)

کف دریا کا سب سے عظیم الشان اثر یہ ہے کہ وہ آنکھوں کا شدت سے تنقیہ کر دیتی ہے اس باب میں اسکی کوئی نظیر نہیں ہے (ابن ماسویہ)

فوفل جسے فارسی میں نشمیترج کہتے ہیں حرارت چشم میں عمدہ ہے۔ یہ آشوب چشم اور چشم کے اورام حارہ میں مفید ہے۔ (خوز)

امص (کیچڑ) چھوٹے چھوٹے دانے ہوں تو بڑے دانوں کے مقابلہ میں زیادہ برا ہے۔ کیونکہ اس یہ پتہ چلتا ہے کہ جس مادہ سے خلط پیدا ہو رہی ہے اس کے نضج میں تاخیر ہو رہی ہے۔

پودینہ کوہی، خردل اور زوفا جیسی تیز گرم چیزوں سے غرغرہ کرنا آنکھ سے مادہ کو تالو تک لیجانے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ان دواؤں کے ذریعہ ناک کا علاج کیا جائے تو عطاس میں اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ دیکھیں کہ آشوب چشم نے انسان کو گھر کر لیا ہے اسے پرہیز کا احساس ہو گیا ہو۔ معاملہ

طول پکڑ چکا ہے، فصد اور اسہال سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو یہ سمجھیں خود طبقات چشم کے اندر کوئی ردی خلط موجود ہے جو ہر وارد شئے کا احاطہ کر دیتی ہے۔ اگر یہ چیز ہے تو توتیا مغسول، نشاستہ اور سفیدہ کا طلاء کریں، کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ ردی رطوبت خشک ہو کر فنا ہو جاتی ہے۔ اس نوعیت کی بیماری کا علاج اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ (مؤلف)

آشوب چشم دشوار (رمد صعب) جس میں ورم اور سرخی آنکھوں کے گرد اور رخسار کی ہڈی تک پہونچ جاتی ہے۔ ایسا ملتحمہ کے اندر شدت ورم سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ طبقہ رخسار کی ہڈی سے متصل بیرون سے آلگتا ہے۔ اس میں سب سے مؤثر علاج فصد، پھر پچھنہ، پھر نیند کا التزام ہے۔ فوری نفع ہوگا۔ (مؤلف)

نزلات حارہ جو آنکھوں پر گرتے ہیں ان کی وجہ سے پلکوں کے کنارے منتشر ہو جاتے ہیں ان کے اندر رگڑ پیدا ہوتی ہے، آنکھوں کو گرم کر کے قرحہ پیدا کر دیتے ہیں (بقراط)

اورام، پھڑکن اور جراحتوں میں آنکھوں پر بیضہ، روغن گل، اور ناخونہ کا ضماد رکھیں، شیاف ابیض لیں کا قطور کریں۔ آشوب چشم میں سلائی پر روئی لپیٹ کر گرم پانی سے کیچڑ کو صاف کریں۔ قلیل الغذاء اشیاء دیں، سر کو مونڈ دیں، گہرا شگاف دے کر کندھے پر پچھنہ لگائیں۔ آشوب زیادہ ہو تو پیشانی کی رگوں کی فصد کھولدیں۔ رات میں آنکھوں کے اوپر سرکہ اور پانی میں ڈبو کر اسفنج یا برگ انگور، علیق اور بہی سرکہ میں پیس کر رکھیں۔ مناسب یہ ہے کہ یہ مانع ادویہ خود آنکھوں پر نہیں پیشانی پر رکھی جائیں۔ کیونکہ اس سے درد میں ہیجان ہوتا ہے۔ گرم ہو جائے تو ضماد کو ہر گھنٹہ تبدیل کرتے رہیں۔ یہ نہایت مفید ہے خود آنکھوں پر زردی بیضہ، روغن گل، اور شراب رکھیں، اور ہر گھڑی تبدیل نہ کریں بلکہ دیر تک باقی رکھیں۔ یا ناخونہ اور حلبہ کا جوشاندہ رکھیں۔ اور نچلے اعضاء کو باندھ دیں۔ خون نکالیں، مسہل دیں، بشرطیکہ آنکھوں کے اندر شدید تناؤ ہو۔ یہ بے نظیر علاج ہے۔ آنکھوں کے اوپر قابض، مرخی اور مخدر ادویہ رکھیں۔ عمدہ ضماد، کشنیز تر، خشخاش پوست سمیت، زردی بیضہ، روغن گل، زعفران، شراب، ناخونہ، افیون، خشخاش اور ناخونہ کو شراب اور پانی میں اتنا جوش دیں کہ پھٹ جائیں، پھر اکٹھا کر کے استعمال کریں۔

آشوب چشم کے مریض کے لئے سر مونڈ الینا مناسب ہے۔

مفید اور اسہال کے بعد آشوب چشم کا جملہ علاج یہ ہے کہ شیافات یومیہ رگڑ کو بطور قطور استعمال کریں۔ یہ رسوت، زعفران، گلاب اور سفیدہ، وغیرہ قابض منضج دواؤں سے تیار کئے جائیں۔ ابتداء میں قابض ادویہ اور انتہا میں نضج ادویہ زیادہ رکھیں۔ درد جب بھی شدید ہو ان ادویہ کو بڑھا دیں۔

دودن کے بعد اس میں شیاف سنبلی شامل کریں، پھر اسکے اندر اسطفطیقان تھوڑا تھوڑا داخل کریں۔ پھر اسے اور بڑھادیں۔ پلکوں کے اندر خشونت ہو تو اسے ایک ایسے شیاف سے رگڑیں جو آب صمغ میں گوندہ کر سک یا سنبل سے تیار کیا گیا ہو۔ اسکا سرمہ نہ لگائیں بلکہ فقط پلکوں کے حک (رگڑنے) پر اکتفا کریں۔

دو یا تین بار آب بابونہ اور آب حلبہ کے ذریعہ آنکھوں کی تکمید لازم ہے۔ بالخصوص جبکہ درد چشم تیز ہو۔ اور دن بڑا ہو۔

ابتدا میں آشوب کا علاج ایسی ادویہ سے کرنا مناسب ہے جو استیصال کریں۔ اور مانع ہوں مگر آنکھوں کے اندر کھردراپن نہ پیدا کرتی ہوں۔ یہ وہ دوائیں ہیں جن کے اندر شدید قبھیت قطعانہ ہو۔ (جالینوس)

مثلاً شیاف ابیض۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر زیادہ ورم اور پھنسیاں نہ ہوں، اور سوزش زیادہ ہو تو بے مزہ غذاؤں سے مزاج کی تعدیل کریں۔ سر اور آنکھوں پر شیریں پانی، سفیدی بیضہ جس میں دودھ اور لعابات شامل ہو انڈیلیں۔

عمدہ مسکن ضماد:

زعفران، ناخونہ، برگ دھنیا، زردی بیضہ مشوی، افیون، لب خبز، خس، میخچ، عرق گلاب، عمدہ اور مؤثر ہے۔

ایضاً:

سفیدی بیضہ مشوی، روغن گل، روئی میں استعمال کریں۔

ایضاً:

حلبہ کو پانی سے کئی بار دھولیں۔ پھر اسے پانی کے اندر ڈبو کر دودن چھوڑدیں۔ پھر صاف کر کے دھولیں پھر اس کے اوپر اسی مقدار میں پانی بیس بار ڈالیں اور جوش دیں حتی کہ نصف رہ جائے۔ پھر صاف کر کے ۲۰۰ گرام لے لیں اور اس میں پسا ہوا زعفران ساڑھے تین گرام ڈالیں۔ انتہا مرض میں اس کے ذریعہ علاج کریں۔ نضج اور تسکین کے لئے عمدہ ہے۔

دیگر حسب ذیل نسخہ:

بطور سرمہ استعمال کریں۔ منضج، محلل او مسکن درد ہے۔

زاج الاساکفہ، شہد سفید، طبیخ حلبہ، ہم وزن۔

زاج کو شہد میں سرمہ کی طرح اچھی طرح گھس کر تمام ادویہ کو اس قدر جوش دیں کہ گاڑھے شہد کے مانند ہو جائیں۔ اور پھر ایک شیشی میں رکھ لیں۔ سرمہ لگائیں اور پلکوں پر طلاء بھی کریں۔ (مسیح)

آشوب خشک تیز غلیظ مرہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

آشوب خشک کے لئے نسخہ:

زاج الجبر ریشمی کپڑے سے چھان لیں پھر اس کے ساتھ کف دریا کو پکائیں۔ پکانے میں نمک نہ ہو حتی کہ جم جائے۔ پھر حل کر کے طلاء کریں۔ (خوز)

اورام حارہ چشم، آشوب چشم حار اور پھڑکن کے لئے مسکن ادویات

سیکران (بھنگ) کے ہمراہ حب الآس کا ضماد مسکن اورام چشم ہے۔ کندر کا دھواں طاقتور مسکن اورام چشم ہے۔ اسی طرح اصطرک (میعہ سائلہ) کا دھواں اور عورتوں کا دودہ درد چشم میں قطور کرنے سے درد کی حدت موقوف ہو جاتی ہے۔ اور ازالہ ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جبکہ بچوں کی آنکھوں میں مسلسل قطور کیا جائے۔ ایک نرم اون کو دودہ میں ڈبو کر آنکھوں پر رکھنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ دودہ کو سفیدی بیضہ میں اچھی طرح ملا کر نرم اون کے اندر آنکھوں پر رکھا جائے تو اورام تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس مخلوط کا قطور مسکن درد ہے۔ افسنتین کو میفختج میں جوش دے کر آنکھوں پر، ضماد کیا جائے تو ضربان (پھڑکن) میں سکون ہو جاتا ہے۔

شراب سکنجبین کے ہمراہ بادروح کا ضماد ضربان (پھڑکن) میں سکون پیدا کرتا ہے۔ آرد باقلی شراب میں گوندہ کر استعمال کرنا، ضربہ سے لاحق ہونے والے اورام چشم میں مفید ہے۔ جو کے ستو میں خرفہ ملا کر ضماد کرنا اورام حارہ چشم میں نفع بخش ہے۔ یہ سیلان مواد کے لئے مفید اور جذب ہونے والے مواد کے لئے مانع سرموں میں داخل ہے۔ سفیدی بیضہ رقیق اورام چشم حار میں مستعمل ہے۔ (دیسقوریدوس و جالینوس)

ابالے ہوئے انڈے کی زردی، زعفران اور روغن گل میں شامل کر کے استعمال کرنا ضربان چشم میں بیحد مفید ہے۔ خربوزہ کا گودا درد چشم حار کو تسکین دیتا ہے۔ (جالینوس)

بھنگ کی پتی، ڈنٹھلوں اور تخم کا عصارہ مسکن درد شیافوں میں شامل کرتے ہیں۔ عصارہ کو جو کے ستو یا آٹے میں شامل کر کے استعمال کرنا، اورام چشم حار میں مفید ہے۔ یہی اثر بیج کا بھی ہے۔

برگ بنفشہ تنہا یا جو کے ساتھ ضماد کرنا، اورام حارہ چشم میں نافع ہے۔ تازہ تر چیز جس میں نمک نہ ڈالا گیا ہو کا ضماد ورم حار چشم میں مفید ہے۔ عصارۂ خبطیانا سے ورم حار چشم کے لئے مفید لطوخ تیار کیا جاتا ہے۔ یہ عصارہ باردہ شیافوں کے اندر افیون کے بجائے شامل کرتے ہیں۔ کاسنی سے مانع ضماد بنتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

میرا ایجاد کردہ علاج:

آنکھوں کے اندر شدید الحدت آشوب ہو تو شیاف ابیض عرق کاسنی میں گھول کر قطور کریں۔ عرق کاسنی سفیدۂ رصاص کے ہمراہ برودت پیدا کرنے میں مؤثر ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی زیادہ طاقتور نسخہ حسب ذیل:

کاسنی کوٹ کر تھوڑے روغن گل کے ساتھ ضماد کریں۔ یہ بیحد مفید ہے۔ اسے گرم ہونے کے لئے چھوڑ نہ دیں بلکہ ہمیشہ برف پر سرد رکھیں۔ حسب ذیل تدبیر قروح چشم کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

گلاب کی سرخ پتیوں کو سفید اطراف سے الگ کرلیں اور اس کا عصارہ لے لیں۔ اورام حارہ کے لئے آنکھوں پر اس کا طلاء بیحد مفید ہے۔ (مؤلف)

ہمراہ منقی حماما کا ضماد اورام حارہ چشم میں مفید ہے۔ حی العالم اورام چشم حارہ میں نافع ہے۔ حی العالم کا سرمہ آشوب چشم میں بیحد نافع ہے۔

برگ یبروج کا ضماد اورام حارہ چشم میں مفید ہے۔ انگور جنگلی کا پھل ٹھیکری پر سوختہ کریں۔ درد چشم کے لئے عمدہ ہے۔

دخان کندر کی قوت اورام حارہ چشم کے لئے مسکن ہے۔ روٹی اور شیکران (بھنگ) کے ہمراہ کرفس کا ضماد اورام حارہ چشم کو سکون دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

تنہا دودہ کا قطور آنکھوں کی جانب آنے والے مواد حادہ کے لئے مفید ہے شیاف لین کے ساتھ استعمال کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

آشوب چشم کا مریض سوتے وقت دودہ ہمراہ روغن گل و بیضہ رکھے تو مفید ہے۔ کیونکہ اس سے ورم عین میں نفخ پیدا ہوتا ہے۔ دودہ تازہ ہونا چاہئے۔ (جالینوس)

نوجوان تندرست عورت کا دودہ تازہ لے کر روغن گل خام، اور سفیدی بیضہ میں حل کیا جائے اور ایک نرم اون میں جذب کر کے سوتے وقت پلکوں پر رکھا جائے تو اس سے ورم حار تحلیل

ہو جاتا ہے۔

برگ گاؤزبان کا عرق شیافوں میں ملا کر قطور کرنا آشوب چشم حار میں مفید ہے۔ شیاف مامیثا اورام حارہ چشم میں مفید ہے۔ (اریباسیوس)

گرم پانی آشوب چشم مزمن میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس و جالینوس)

گل بہی تر ہو یا خشک کا ضماد اورام حارہ میں چشم میں مفید ہے۔ (روفس)

اورام حارہ کے لئے برگ سرو کا تنہا یا ستو کے ساتھ ضماد استعمال کرتے ہیں۔ سماق کو عرق گلاب میں بھگو کر سرمہ لگانا ورم حار مادی کی ابتدا میں مفید ہے۔ اس وقت پتلی کو تقویت بھی پہونچتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

جو کے ستو کے ہمراہ سداب کا ضماد ضربان چشم کے لئے مسکن ہے۔ (ابن ماسویہ و دیسقوریدوس)

مسور (عدس) پکا کر عرق ناخونہ و روغن گل میں شامل کریں۔ اس طرح ورم چشم حار میں تسکین ہوتی ہے۔ عرق عنب الثعلب میں شیاف ابیض حل کرلیا جائے تو اورام حارہ کے لئے بیحد مفید ہے۔ آشوب چشم، اور ضربان میں بھی مفید ہے۔ صبر اورام حارہ چشم میں مفید ہے۔

کدو کا ضماد اورام حار چشم کے لئے مسکن ہے۔ درد چشم کے لئے عصارہ شوکران مسکن شیافوں میں شامل کرتے ہیں، آنکھوں کی پھڑکن کے لئے تیر بہدف ہے۔ ورم حار کو نرم کرتا ہے۔

شادنہ ہمراہ شیر نسواں، آشوب چشم، جرب چشم اور دموی حمرہ مزمنہ میں مفید ہے۔

زردی بیضہ مشوی اور زعفران کے ساتھ افیون ملا کر ضماد کیا جائے تو یہ اورام حارہ چشم کے لئے موزوں ہے۔ (دیسقوریدوس)

آنکھوں میں ورم اور ضربان (پھڑکن) ہو تو مریض کو مزورات (لحمی غذا) پر اکتفا کریں۔ سکون اور ترک حرکت کی تاکید کریں، سوتے وقت سر کو اونچا رکھنے اور روشنی کی جانب نگاہ نہ ڈالنے کا حکم دیں۔ چیخنے اور شور مچانے سے پرہیز کرائیں، ہاتھوں اور پیروں کو زیادہ سے زیادہ دبائیں اور مالش کریں۔ نہایت شدت کے ساتھ باندھ کر پھر کھول دیں۔ آنکھوں پر برگ بنفشہ تر رکھیں۔ یا شیر جاریہ فوراً دوہ کر ہمراہ روغن گل روئی میں بھگو کر رکھ کر باہر سے پٹی باندھیں۔ آنکھوں سے بہنے والی رطوبت نمکین ہو تو دودھ یا سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ آہستہ سے کیچڑ صاف کردیں۔ درد تیز ہو تو گلاب خشک ۱۸ گرام، زعفران ساڑھے چار گرام پیس کر طبیخ ناخونہ میں گوندھیں اور بطور ضماد استعمال کریں۔ کحال کے آنے تک یہ ابتدائی علاج ہے۔ (دیسقوریدوس)

بثر اور ورم حار چشم کے لئے:

سماق کو پانی کے اندر ڈبو دیں۔ جو ہر اتر آئے تو صاف کر کے اسقدر جوش دیں کہ منجمد ہو جائے۔ شیاف بنا کر بطور سرمہ استعمال کریں۔

برف اور ٹھنڈک کی وجہ سے درد چشم کے لئے:

لہسن کے ایک دانہ میں سلائی دھنسا کر بار بار گذاریں، پھر بطور سرمہ استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

شدید درد اور آنکھ کے ورم اور ضربان کے لئے:

شراب شیریں میں انار شیریں جوش دے کر ضماد بنائیں۔ ان شاء اللہ مفید ہو گا۔ اس کا سعوط درد چشم میں مفید ہے کیونکہ اس سے دموی رطوبات کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (اسحاق)

ورم چشم کے لئے:

زردی بیضہ، مر، زعفران، روغن گل، اس میں اون کا ٹکڑا ڈبو کر آنکھوں پر رکھیں۔ آشوب میں جماع اور غصہ سے پرہیز مناسب ہے کیونکہ سر کی جانب ان سے بکثرت بخارات اٹھنے لگتے ہیں، نقل و حرکت کا بھی یہی اثر ہے۔ شکم کو نرم کریں، گدی شریان سباتی اور کندھے پر پچھنہ لگائیں۔ سکون اور قلت غذا کا التزام رکھیں۔ نبیذ قطعاً ترک کر دیں۔ (ابن عبدوس)

آنکھوں کی جانب مائل ہونے والے مادوں کے لئے:

برگ دلب کو سرکہ میں جوش دے کر آنکھوں پر رکھیں، بشرطیکہ مادے حار ہوں۔ غیر حار ہوں تو کسی طبیخ کے ساتھ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

مخدرات ازالہ سبب نہیں بلکہ حس کو مار دیتی ہیں اس لئے درد چشم صعب کو سکون دیتی ہیں۔ مریضوں کی ایک جماعت ایسی نظر آئی جن کے علاج میں اطباء نے مخدرات پر اصرار کیا تھا چنانچہ ان کی بصارت کمزور ہو چکی تھی اور آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا۔

افیون سے بنے ہوئے شیاف مسکن درد چشم ہیں مگر بعد میں ضعف بصارت کا اندیشہ رہتا ہے، اس کے ذریعہ علاج کریں۔ اور حدت درد میں سکون ہو جائے تو اس کے بعد مسکن شیاف استعمال کریں، سب سے عمدہ اس باب میں شیاف دارچینی ہے۔

بہت سارے حضرات ایسے نظر آئے جن کی آنکھوں میں ورم شروع ہوا اگر محض اسہال کے

ذریعہ مکمل صحت یاب ہو گئے۔

قاس پر پچھنے لگانا، آنکھوں کی جانب اترنے والوں مادوں کے لئے سب سے طاقتور تدبیر اور سب سے زیادہ مفید ہے۔ اسہال و فصد کے ذریعہ پورے جسم کا تنقیہ کر دینے کے بعد ہی پچھنے لگائیں۔ کیونکہ پورے جسم کے اندر امتلاء موجود ہو اور پچھنے لگادئے گئے تو پورے سر میں امتلاء ہو جاوے گا۔

چونکہ آنکھ کثیر الحس عضو ہے اس لئے درد کے موقع پر دواؤں کا قطور نہایت آہستگی سے کرنا چاہئے۔ جو دوا قطور کریں اسے سوزش کی کیفیت پیدا کرنے سے بہت دور ہونا چاہئے۔ سفیدی بیضہ بیحد موافق ہے۔ کیونکہ سوزش اس میں نہیں ہوتی۔ نیز لیس دار ہوتی ہے۔ اس لئے ایک مدت تک باقی رہتی ہے درد میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ کھردرے پن کو ہموار کر دیتی ہے۔ سفیدی بیضہ کے اندر جو رطوبتیں ہوتی ہیں۔ ان کی کیفیت اور قوام سب تیز قسم کے مادہ سے پیدا شدہ کھردرے پن کو ہموار کر دتے ہیں۔ اور چونکہ دیر تک باقی رہتی ہے اس لئے ہر گھڑی استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ ہر معمولی تکلیف پر پلکوں کو الٹتے رہیں۔ اس سے آنکھوں کو تکلیف ہوتی ہے پھر آنکھوں کی ذکاوت حس کا تقاضا بھی ہے کہ قطور وہی استعمال کیا جائے جو چکنا ہو اور کھردرے پن سے خالی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ادویات چشم اچھی طرح پیس لیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ آنکھوں کی جانب اترنے والی خلط میں حدت کا ہونا۔

۲۔ امتلاء کی وجہ سے طبقات چشم کے اندر تناؤ پیدا ہونا۔ امتلاء رطوبت یا بخاری ریاح سے ہوتا ہے۔

ان تمام حالات کے اندر مناسب یہ ہے کہ فصد اور اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ استفراغ، دلک اور شد (باندھنا) کے ذریعہ امالہ مادہ مخالف سمت کریں۔ خلط حاد کی سوزش سے درد ہو تو آنکھوں میں سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ تاکہ مادہ کی حدت ٹوٹ جائے۔ سفیدی بیضہ اور صحیح دودھ کے ذریعہ آنکھوں کو دھوئیں۔ مادہ نضج پاجائے اور نضج مستحکم ہو جائے۔ نیز پورا جسم امتلاء سے خالی ہو کر صاف ہو جائے اس وقت حمام سب سے مفید ہے کیونکہ اس سے درد کے اندر فوری سکون ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبت کا سیلان رک جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حمام کے اندر پورے جسم سے تمام مادہ کا استفراغ ہو جایا کرتا ہے مابقی گھل مل کر معتدل ہو جاتا ہے۔ استفراغ دلک اور ربط اطراف (ہاتھوں پیروں کو باندھنا) کے بعد تمدد (تناؤ) کا علاج عضو متورم کی تکمید اور درد کا

ازالہ معتدل الحرارت شیریں پانی کے ذریعہ کریں۔ رطوبت اور بخاری ریاح کا علاج استفراغ کر دینے کے بعد طبیخ حلبہ سے کریں۔ حلبہ کو کئی بار دھو کر جوش دیں۔ دیگر محلل ادویات چشم کے مقابلہ میں حلبہ کے اندر تحلیل کی زیادہ قوت ہوتی ہے۔

کبھی آنکھوں کے اندر آفت محض سر سے پیدا ہوتی ہے۔ گو جسم کے اندر امتلاء نہیں ہوتا۔ مگر سر سے مواد آنکھوں کے اندر آنے لگتا ہے۔ اسلئے جب بھی آنکھوں کی جانب سیلان مواد طویل ہو جائے تو آنکھوں کو چھوڑ کر سر کی جانب توجہ کریں اور اس کے سوء مزاج کی اصلاح کر دیں۔ عام طور پر یہ سوء مزاج فاعل بار دیا رطب یا بارد رطب مرکب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سوء مزاج حار کم لاحق ہوتا ہے جو آنکھوں کی جانب تیز مادہ کے اترنے کا سبب بنتا ہو۔ چونکہ یہ مزاج نادر الاحق ہوتا ہے اسلئے طاقتور ادویہ سے علاج نہ کریں۔ بلکہ روغن گل، یا زیت الانفاق ادویہ کثرت شیریں پانی کی حمام سے ازالہ کر دیں۔ سوء مزاج بارد میں خردل اور شونیز جیسی طاقتور محمر ادویات استعمال کریں۔ اسطرح کا مادہ کبھی خود دماغ دفع کرتا ہے اور کبھی وریدیں اور شریانیں۔ ایسی حالت میں عروق کو اچھی طرح کاٹ دیں اور کاٹتے ہوئے گہرائی تک چلے جائیں۔ بشر طیکہ مذکورہ کیفیت ظاہری رگوں کے اندر ہو۔

اوپر سے اترنے والی باطنی عروق کے اندر یہ کیفیت ہو تو مذکورہ عمل ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان عروق کے اندر اترنے والا مواد عسیر العلاج ہوتا ہے۔ باقی ظاہری رگوں میں اتر کر سطح جسم تک آنے والے مواد کو محض رکھی جانے والی دواؤں کے ذریعہ بھی قوت پہونچانا ممکن ہے۔ اسطرح قطع و برید کے بغیر سیلان کو روکا جاسکتا ہے۔ ضربان چشم اور درد چشم کا سبب کبھی دم حار ہوتا ہے جو سر کی جانب چڑھتا ہے، شریانوں کے اندر خصوصیت سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں سر اور کنپٹیوں کے اندر اور پس گوش ان رگوں کو تلاش کرنا چاہئے۔ سر کو مونڈ دیں۔ تاکہ تفتیش مکمل ہو سکے۔ پھر دیکھیں کہ کس رگ کے اندر ضربان اور حرارت زیادہ تیز ہے۔ اسے کاٹ دیں۔ کنپٹیوں کی رگوں کو کاٹ دینا ممکن ہوتا ہے۔ یہ ایک مفید علاج ہے۔ جس رگ کو کاٹنا چاہتے ہیں وہ بڑی ہو اور اسکی نبض زیادہ طاقتور ہو تو احتیاط کی بات یہ ہے کہ اسے متصل سے ابریشم کے دھاگے سے باندھ دیں تاکہ جلد متعفن نہ ہو سکے، پھر کاٹ دیں۔ گوشت اگ آنے کے بعد متعفن ہو جائے تو بلا خوف دھاگہ کاٹ دیں۔ وریدوں کے باب میں بہتر یہ ہے کہ بڑی ہوں تو انہیں بھی باندھ دیں۔ یہ کھڑی ہوں اور مریض حرکت نہ دے تو کاٹے ہوئے مقام پر گوشت بہت جلد آجائے گا۔ مگر یہ ساری تدبیریں جملہ جسم کے استفراغ کے بعد انجام دی جائیں۔

مناسب یہ ہے کہ فضلات چشم کو زیادہ تر ناک کی جانب منتقل کیا جائے، یہ ممکن نہ ہو تو منہ کی

طرف غرور کے ذریعہ، ناک کی جانب مادہ کو مفتح سدد اور معطس ادویہ کے ذریعہ منتقل کیا جائے۔

اقاقیا ۱۰، مامیثا ۵، رسوت ۱۰، صندل ۱۰، افیون ۳، قرنفل ۵، زعفران ۵، مر ۵ گرام، شیاف بنالیں اور سرکہ یا شراب اور سرکہ میں ملاکر ورم بلغمی اور عرق عنب الثعلب میں ملاکر ورم حار پر طلاء کریں۔

آنکھوں سے بہ کثرت رقیق گرم آنسو جاری ہوں تو یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے، آنسو گاڑھے اور کم ہونا شروع ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نضج شروع ہو چکا ہے۔ حتی کہ غلیظ ہو کر کیفیت یہ پیدا ہو جائے کہ پلکیں چپکنے لگیں تو حالت کمال کو پہونچ جاتی ہے۔ حتی کہ کیچڑ کم ہو کر غلیظ ہو جائے تو بھی نضج میں تکمیل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

ورم احمر، ورم حار، بثر اور سلاق کے لئے گلاب کا مفید لطوخ:

برگ گلاب، ساڑھے بائیس گرام، صندل سفید ساڑھے بائیس گرام، قاقلہ سوا دو گرام، سفیدہ ساڑھے چار گرام، نشاستہ ساڑھے چار گرام، کافور ۵ ملی گرام، زعفران سوا دو گرام، عرق کاسنی میں گوندھ لیں۔

ورم حار چشم کے لئے ضماد:

عدس مقشر، گلاب سرخ، قردمانا اس قدر جوش دیں کہ دوائیں پھٹ جائیں۔ پانی صاف کر کے سفیدی و زردی بیضہ و روغن گل میں پھینٹ لیں اور آنکھوں پر رکھیں۔ (یہودی)

ایک شخص کی آنکھوں کے اندر بیس دنوں شکایت تھی۔ قرحہ نہیں تھا۔ البتہ ورم بہت زیادہ تھا۔ اترنے والا مادہ زیادہ تھا پلکیں دبیز ہو چکی تھیں۔ ایک آنکھ کی پلکوں میں کھردراپن پیدا ہو چکا تھا۔ یہ آنکھ کے اندر چبھتا تو شدید درد ہوتا تھا۔ ضربان (پھڑکن) میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ اترنے والا فضلہ کی سوزش بڑھ جاتی تھی۔ جو شخص علاج کر رہا تھا اس نے فصد سے منع کر دیا تھا۔ مگر میں نے پہلے ہی دن فصد کھول دی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ علاج کیا، پانچویں گھنٹہ وہ ایک جگہ آیا۔ میں نے ایک ہی دفعہ میں ۱۲۰۰ گرام خون نکال دیا۔ نویں گھنٹہ ۴۰۰ گرام خون نکالا۔ چنانچہ اسی دن آنکھ کھل گئی۔ دوسرے دن صبح کو ایک شیاف لین کا سرمہ لگایا۔ شیاف کو شراب سے بنے ہوئے شیاف لین میں ملالیا تھا۔ اس کے ذریعہ میں نے اس کی پلک کو رگڑا۔ اس کے بعد چوتھے پھر نویں گھنٹے دوبارہ سرمہ لگا کر غروب آفتاب کے وقت مریض کو حمام میں داخل کیا۔ تیسرے دن اسکی پلکیں کھڑی ہو گئیں۔ مریض کا علاج دوبارہ کیا۔ جس شیاف میں شراب شامل تھا اس کی مقدار زیادہ کر دی۔ چوتھے دن وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔

ورم چشم جب تک ابتداء میں ہو قیفال کی فصد مناسب ہے۔ مابقی کے ازالہ کے لئے مائقین

(گوشہ ہائے چشم) کی فصد کھول کر کثرت سے خون نکال دیں۔ (جالینوس)

موسم سرما اور سخت جسم کے لوگوں میں عارض ہونے، آشوب چشم طاقتور اور نہایت ردی ہو اور یہ کم ہی پیش آتا ہے مگر عارض ہو جائے تو صفاق چشم بہت زیادہ پھٹ جاتا ہے کیونکہ کا اخراج نہیں ہو پاتا۔ (بقراط)

آنکھوں کی جانب جب بھی خلط لذاع حار کا انصباب ہو اور جسم میں امتلاء موجود ہو تو ہم فصد قیفال پھر تنقیہ کا قصد کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال کرتے ہیں۔ جو بیحد نرم اور سوزش پیدا کرنے کی کیفیت سے دور ہوتی ہیں۔ مریض کو دن بھر کھانے سے روک دیتے ہیں، اس کے بعد شام میں اسے حمام میں داخل کرتے ہیں۔ فصد اور اسہال کی ضرورت نہیں ہوتی تو ادویات، دیگر تدبیر اور شراب خاص استعمال کرتے ہیں، اس سے اورام کی شدت میں سکون ہو جاتا ہے۔

اسہال معدی آشوب چشم کا شافی علاج ہے۔ آشوب چشم میں عروق چشم کے اندر بہت زیادہ خون بھر جاتا ہے۔ ایسا زیادہ تر بارش کے رک جانے کے اوقات میں ہوتا ہے۔ شافی علاج حمام، شراب، اور ساری تدبیریں ہیں جو معتدل حرارت کے ساتھ رطوبت پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

جسم طاقتور ہو، بخار بھی نہ ہو، اور حد سے زیادہ آشوب چشم ہو تو ہم خون اتنا بہا دیتے ہیں کہ مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حمی محرقہ میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد گرم پانی کے ذریعہ نرم اسفنج سے تکمید کرتے ہیں۔ پھر کچھ مجفف سرمہ استعمال کرتے ہیں۔ سرمہ تو سبھی مجفف ہوتے ہیں۔ (بقراط)

دھواں اور غبار سے پیدا ہونے والے آشوب چشم میں آنکھوں کو شیریں پانی سے دھوئیں۔ پھر راحت، قلت طعام اور اندھیری جگہ رکھنے کا اہتمام کریں۔ بس اس قدر کافی ہے۔ آشوب چشم کی تمام قسموں میں بھی یہی تدبیر کریں۔ پلکوں پر زعفران اور گلاب کا طلاء کریں۔ یہ مفید اور کافی ہے۔ انہیں دونوں دواؤں کے ذریعہ آنکھوں کو دھوئیں بھی۔ زعفران اور گلاب کے ذریعہ پلکوں پر طلاء کرنا بیحد مفید ہے۔

آنکھوں کے اندر ورم فلغمونی ہو تو سر کو اونچا رکھیں، ممکن حد تک آواز سنیں نہ احساس کریں۔ پیروں کی مالش کریں۔ اطراف کو باندھ دیں۔ پیشانی پر مانع ادویات رکھیں۔ چشم کا علاج ایسی مجفف ادویہ سے کریں جن کے اندر سوزش نہ ہو۔ مادہ اگر نمکین اور آکال ہو تو دودھ، سفیدی بیضہ، اور نیم گرم پانی کے ذریعہ کریں۔ علاج میں عجلت سے کام لیں۔ مبادا قرحے پیدا نہ ہوں۔

شہد وغیرہ کی طرح وہ تمام اشیاء جو تیز اور سر کی جانب کھینچ اٹھتی ہیں آشوب چشم لاحق کرتی

ہیں۔(روفس)

امتلاء سر کی آشوب چشم لازماً ہو جاتا ہے۔ الا یہ کہ آنکھیں بیحد طاقتور ہوں۔ کسی آدمی کو آشوب ہو، اور دست آنے لگیں تو یہ محمود ہے۔ کیونکہ اس سے خلط نیچے کی جانب جذب ہو جاتی ہے طبیب کو چاہئے کہ وہ دست لائے۔ یہی وجہ ہے کہ اطباء حقنہ استعمال کرتے ہیں اور اسہال کے ذریعہ اوپر سے مادہ نیچے کی جانب کھینچتے ہیں۔

درد چشم کو شراب خالص، تکمید، حمام، فصد یا دوا تحلیل کر دیتی ہے۔(بقراط)

اطباء کے معمولات میں یہ ہے کہ آشوب چشم سے لاحق ہونے والے دردوں میں ایسے سرے استعمال کرتے ہیں جو تسکین درد کے ساتھ مغری ہوں۔ جیسے سفیدہ، افیون اور نشاستہ سے بنے ہوئے شیاف۔ کیونکہ انہیں امید ہوتی ہے کہ ادویات مغریہ کے ذریعہ وہ آنکھوں کی طرف مواد کی آمد روک دیں گے۔ ادویات مخدرہ کے ذریعہ آنکھوں کو مس کرنے سے وہ بچتے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے اس طرح کی ادویات میرے نزدیک ہمیشہ محل نظر رہی ہیں۔ کیونکہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ اگر قوی ہے تو یہ ادویہ اسے روک نہیں سکتیں، اور نہ ہی دفع کر سکتی ہیں۔ البتہ اتنا کر سکتی ہیں کہ مادہ کے خارج ہونے کی راہ میں روکاوٹ بن جائیں۔ خلط حاد ہو گی تو طبقہ قرنیہ زخمی ہو جائے گا۔ زیادہ ہو گی تو سخت تناؤ پیدا ہو گا حتی کہ تفرق اتصال جیسی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ اس سے درد میں اضافہ ہو گا۔ مغری ادویات کا یہ حال ہو پھر مخدرات بھی زیادہ اثر نہ رکھتی ہوں تو درد نا قابل برداشت ہو جائے گا۔ ادویات مغریہ کے ساتھ مخدرات اس حد تک ہوں کہ ان کے اثر سے آنکھوں کو ورم حار عظیم کی تکلیف محسوس نہ ہو تو لازماً یہ بات پیش آئے گی کہ قوت باصرہ کو نقصان پہونچ جائے۔ آشوب میں سکون ہو جانے کے بعد مریض کی یا تو بصارت چلی جائے گی یا کمزور ہو جائے گی۔ بایں ہمہ طبقات چشم کے اندر ایک سخت خلط باقی رہے گی جس کا ازالہ مشکل ہو گا۔ یہ معلوم ہو جائے کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ زیادہ ہے اور طاقتور ہے یا حاد اور سوزش پیدا کر رہا ہے یا دونوں باتیں اکٹھا ہوں تو فصد یا اسہال کے ذریعہ پورے جسم کا طاقتور استفراغ کریں، حتی کہ جسم کے اندر کچھ بھی امتلاء نہ رہ جائے۔ گرم پانی کے اسفنج سے آنکھوں کی تکمید کریں۔ تکمید سے فوری سکون ہو جاتا ہے مگر پھر اس سے بھی زیادہ شدید درد ابھر آتا ہو تو یہ سمجھیں کہ جو مادہ آنکھوں کی جانب آ رہا ہے وہ تھوڑا نہیں ہے۔ جتنا وہ تحلیل ہو رہا ہے اس سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ لہذا دوبارہ استفراغ کریں اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کی فصد آشوب کے شروع ہی میں کھول دی گئی تھی۔ تکمید سے علاج کے وقت درد میں سکون ہو جاتا مگر دوبارہ شدید درد شروع ہو جاتا۔

میں نے اسے حمام میں داخل کیا۔ چنانچہ درد میں اس حد تک تسکین ہوئی کہ دن بھر سوتا رہا۔ حالانکہ کئی دنوں اور راتوں سے درد کی وجہ سے اس پر نیند حرام تھی۔

آنکھوں کی جانب گرم رطوبتیں بہہ کر آتی ہیں، جسم میں کوئی امتلاء نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں حمام، تکمید اور شراب خالص کا اسی دن استعمال کریں۔ اس کی وجہ سے جسمانی استفراغ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مجھے ایک نوجوان ایسا نظر آیا جسے عرصہ سے آشوب چشم تھی۔ غور کرنے پر اس کی دونوں آنکھیں خشک نظر آئیں۔ البتہ رگیں بھری ہوئی اور نہایت شدت سے پھولی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے حمام میں داخل ہونے، اس کے بعد قلیل المزاج شراب پینے، پھر دیر تک سونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور بیدار ہوا تو درد میں سکون ہو چکا تھا۔ اس تجربہ سے مجھے یہ تحریک ہوئی کہ جب بھی دیکھتا کہ عروق چشم کے اندر دم غلیظ ابھر آیا ہے۔ اور جسم میں کوئی امتلائی کیفیت موجودہ نہیں ہے تو علاج میں مریض کو شراب پلاؤں، کیونکہ شراب کا اثر یہ ہے کہ دم غلیظ کو پگھلا کر خارج کر دیتا ہے۔ نیز ان عروق کے اندر جن میں وہ دم غلیظ چپک جاتا ہے شراب شدت کی حرکت پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے خون کو سخت ہیجان لاحق ہو جاتا ہے۔

دونوں قسم کے علاج بر محل کئے جائیں تو عظیم افادیت کے حامل ہیں، مگر استعمال بے موقع اور غلط ہو تو اسی قدر خطرناک بھی ہیں۔ تکمید کا طریقہ محفوظ اور خطرہ سے دور ہے۔ اسے استعمال کرنے والا بہر حال فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ یہ کہ اس کے ذریعہ ایک ایسی علامت سامنے آجاتی ہے۔ جس کی روشنی میں مطلوبہ علاج کا پتہ چل جاتا ہے یا پھر اس سے آنکھوں کو صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی مادہ جو آنکھوں کی جانب آرہا ہے تکمید سے منقطع ہو جاتا ہے، چنانچہ صحت ہو جاتی ہے۔ مریض صحت کی جانب واپس آجاتا ہے۔ مادہ پھر بھی جاری ہو۔ تکمید سے گرمی پہونچ جانے پر تھوڑا سکون ہو جانے، پھر تھوڑی دیر کے بعد پہلے سے بھی زیادہ درد شروع ہو جائے تو یہ ایک ایسی علامت ہے جس سے بیماری کا پتہ چل جائے گا۔ جسم میں مطلق امتلائی کیفیت ہو گی تو فصد کے ذریعہ اور ردی خلط ہو گی۔ تو اسہال کے ذریعہ بیماری کا ازالہ کر دیں گے۔ ان باتوں کو معلوم کر لینا مشکل نہ ہو گا۔ جس کے اندر امتلائی کیفیت موجود ہو تو استفراغ سے پہلے درد چشم میں شراب نوشی اور حمام دونوں میں یہ خطرہ موجود ہے کہ تناؤ کی شدت سے طبقات چشم پھٹ جائیں۔ درد چشم جسم کے اندر امتلائی کیفیت کے بغیر ہے تو اس کا استعمال صحیح ہے۔ کیونکہ اس سے خلط تحلیل ہو جاتی ہے اور مریض کو مکمل صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

شدید درد چشم کے لئے مفید ضماد:

ابالے ہوئے انڈے کی زردی، روغن گل، زعفران، حماما، ضماد کریں۔ بیحد شدید درد میں تسکین ہو گی۔

کاسنی اورام حارہ چشم میں مفید ہے، ناخونہ کو انگور کے گاڑھے رس میں جوش دیں، اور استفراغ جسم کے بعد ورم حار پر رکھیں۔۔ بے حد مفید ہے۔ بابونہ بھی بیحد مفید ہے۔ آرد حلبہ، تخم کتاں ہمراہ زردی بیضہ مفید ہے۔ (بختیشوع)

توتیا مغسول سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنکھوں میں تیز لطیف مادہ اترتا ہے تو اس کے ذریعہ علاج کرتے ہیں۔ یہ علاج فصد یا اسہال کے ذریعہ سر اور پورے جسم کا استفراغ کر دینے کے بعد اختیار کیا جاتا ہے۔ سر کا خاص طور پر غرور، مضوغ، اور عطوس کے ذریعہ استفراغ کریں۔ توتیا مغسول کا اثر یہ ہے کہ وہ رطوبتوں کو اعتدال کے ساتھ خشک کرتی ہے۔ اور جہاں استفراغ، نفوذ اور خود طبقات چشم کے اندر گذرنا مطلوب ہوتا ہے، وہاں عروق چشم کے اندر محبوس فضولی رطوبتوں کو روکتی ہے۔ اسی طرح وہ راکھ بھی جو ان جگہوں پر ہوتی ہے۔ جہاں نحاس کو خالص بنا یا جاتا ہے نشاستہ کے ساتھ استعمال کی جائے تو یہی اثر رکھتی ہے۔ تنقیہ سر، اور چشم کی جانب رطوبتوں کے جذب ہونے کے وقت سر کے اندر موجود فضلے کے استفراغ سے پہلے ان مسدد مغری ادویہ کو استعمال کریں گے تو مریض سخت درد میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ طبقات چشم کے اندر آنکھوں کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبتوں کی وجہ سے تناؤ پیدا ہو گا۔ کبھی تناؤ کی شدت کے سبب طبقات کے اندر شگاف اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ لطیف سفیدی بیضہ اس جنس کے اندر داخل ہے بلکہ فضیلت رکھی ہے۔ کیونکہ لاذع رطوبتوں کو دھوتی۔ آنکھوں کے اندر جو خشونت پیدا ہو جاتی ہے اسے ہموار کرتی اور غرائی تاثیر رکھتی ہے۔ البتہ نہ چپکتی ہے نہ ثقب اور باریک مسامات کے اندر رسوخ پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ جنس کی دواؤں کی طرح خشک نہیں کرتی۔ عصارہ حلبہ لزوجت میں سفیدی بیضہ کے مشابہ ہے مگر اس کے اندر تحلیل اور اعتدال کے ساتھ سخونت پیدا کرنے کی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ اسی لئے درد چشم کو سکون دیتی ہے۔

طاقتور قابض ادویات درد چشم میں مضر ہیں۔ کیونکہ استیصال مادہ کا جو فائدہ دیتی ہیں اس سے زیادہ طبقات چشم کے اندر خشونت پیدا کرتی ہیں۔ تھوڑی مقدار میں ادویات چشم کے اندر شامل کر دی جاتی ہے تاکہ آنکھ کو قوت حاصل ہو سکے۔ اسکی تاثیر اور عظیم منفعت ظاہر ہوتی ہے۔ کم قابض ادویہ

بالخصوص آشوب چشم اور بالعموم دیگر تمام امراض چشم قرحہ، بثر، مواد سائلہ سب میں عمدہ ہوتی ہیں ۔گلاب، تخم گلاب، عصارہ گلاب، سنبل، ساذج، زعفران، مر، مامیثا، جند بید ستر، کندر، عصارہ حلبہ، یہ سب کی سب اورام چشم دیگر تمام امراض چشم کے لئے منضج اور محلل ہیں۔ بالخصوص مر۔

ابتدا میں سب سے پہلے فصد کے ذریعہ عمدہ استفراغ کریں۔ تاکہ پگھل کر، تحلیل ہو کر، آنکھوں کی جانب اخلاط کا انصباب ہو رہا ہے تو اس وقت ان کا علاج نہ ہو سکے تو کبھی ہم پس گوش گدی کی جانب موجود دونوں شریانوں کو فصد کھول دیتے ہیں اور گدی پر پچھنہ لگا دیتے ہیں۔ کبھی کنپٹی کی شریان کاٹ دیتے ہیں تاکہ بہنے والی کوئی چیز باقی نہ رہے۔ پھر ادویات سے علاج شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ ان مواد کا سیلان دیر تک ہوتا رہے گا تو طبقات چشم کے اندر سوء مزاج مستحکم پیدا ہو جائے گا جو اپنے ماتحت اشیاء کا احالہ کرے گا خواہ وہ جید ہی کیوں نہ ہوں۔ اس طرح کا درد ادویات حادہ اور زیادہ ردی ہوگا اور سوزش پیدا کریگا۔ اسی طرح طاقتور قابض ادویات بھی ایسی چیزوں کی محتاج ہوتی ہیں جو سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہوں۔ جیسا کہ بیان کر چکا ہوں۔ ان کا اثر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بنابریں ہر نوعیت کی دوا بر محل استعمال کریں۔ جہاں آنکھوں کو سکیڑنے اور ابھارنے کا ازالہ کرنے کی ضرورت ہو وہاں تھوڑی طاقتور ادویہ، جہاں انفاج کی ضرورت ہو وہاں مر، کندر، زعفران، اور حلبہ، اور جہاں استفراغ کی ضرورت ہو وہاں تیز قسم کی ادویات استعمال کریں۔ سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی پرواہ نہ کریں۔

واضح رہے کہ قروح جیسی حاد لذاع بیماریوں کے لئے کوئی ایسی دوا موافق نہیں ہوتی جس میں نمایاں مزہ کی کیفیت موجود ہو۔ مر، حامض، اور طاقتور دوا اس طرح کی بیماریوں میں درد کے اندر اضافہ کر دیتی ہیں۔ موافق صرف وہی ہوتی ہیں جن کا مزہ پھیکا ہو۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں۔ ان بیماریوں کا علاج شیاف ابیض سے کیا جائے گا۔ جسے ہمراہ سفیدی بیضہ بطور قطور استعمال کریں گے۔ کیونکہ معالجات چشم میں یہ دودھ سے زیادہ موافق ثابت ہوتا ہے۔ آشوب چشم پلکوں کے کھردرے پن کی وجہ سے ہو تو ہم ادویات جرب کے ذریعہ پلک کو کھرچتے ہیں۔ اصلاح ہو جاتی ہے پھر آشوب کا علاج کرتے ہیں۔ قرحوں میں یہ بات ممکن نہیں ہے۔

رمد، (آشوب) ملتحمہ کا ورم حار ہے۔ ملتحمہ کھوپڑی پر ڈھانکنے والی جھلی کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کا اور اورام کا علاج مشترک ہے۔ مخصوص عضو کی وجہ سے اس کے ساتھ ایک چیز خاص ہے۔ وہ یہ کہ اسکا علاج ایسی دوا سے کریں جو سب سے پہلے مانع ہو، کھردراپن نہ پیدا کرتی ہو۔ یہ انہی ادویات سے ممکن ہے جو طاقتور قابض ہوئی ہیں۔ استفراغ کے بعد ایسی دوائیاں استعمال کریں۔ جن کے اندر

سوزش سے دور رطوبات موجود ہوں۔ سفیدی بیضہ اور آب حلبہ دونوں موافق ہیں۔ درد ہلکا ہو تو دن میں دوبار، تیز ہو تو کئی بار تکمید کریں۔ ظاہر ہے اسے جودت استفراغ کے بعد ہی ہونا چاہئے۔ درد میں سکون ہو جائے اور ختم ہو جائے تو شیاف سنبلی کا سرمہ لگائیں۔ اس کو آہستگی کے ساتھ مس کریں۔ اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔ آشوب کے لئے بس اتنا کافی ہے۔ بعض اوقات شدید درد، آشوب اور قرحوں میں شیاف کو عصارہ بیروج، بھنگ وغیرہ میں گھستے ہیں۔

امراض حادہ چشم کی جملہ ادویات، معدنیات مغسولہ، نشاستہ، کیترا، صمغ، سفیدی بیضہ، دودھ اور طبیخ حلبہ ہیں۔

حفظان صحت چشم کے لئے سرمہ کا ایک نسخہ:

حجر افروجی لے کر ناریل کی طرح توڑ لیں۔ اور ایک کٹھالی یا ہانڈی میں رکھ کر اوپر کوئلے دھکا دیں حتی کہ آگ کی صورت ہو جائے، اور اندر دھواں نظر نہ آئے۔ اس کے بعد اسے مٹی کے ایک برتن میں الٹ دیں۔ اور اوپر سے گھی انڈیلیں جو پرانا نہ ہو۔ اور اسے اس حد تک الٹیں پلٹیں کہ حرارت بجھ جائے۔ پھر اسے دوسری بار گرم کریں اور عمدہ سرخ لطیف شراب کے اندر ڈال دیں حتی کہ حرارت بجھ جائے۔ اس کے بعد تیسری بار گرم کریں۔ اور اوپر سے شہد انڈیلیں۔ پھر محفوظ کرلیں۔ یہ نرم ہو جائے گی اور لزوجت پیدا ہو جائے گی۔ اس کے بعد حسب ذیل ادویات کو لیں۔ یہ ادویات کئی دنوں تک گھس پیس کر گرد کے مانند بنالی گئی ہوں۔

نحاس سوختہ، ۱۰ گرام ساذج، فلفل سفید ۳۳ گرام، اثمد ۵۰ گرام، سوختہ دواء ۴۰۰ گرام۔ سب کو ایک ساتھ ملا کر اچھی طرح پیس لیں۔ اسے محفوظ کرنا چاہیں تو صاف روغن بلسان تنہا ۵۰ گرام اوپر سے انڈیلیں اور اتنا پیسیں کہ یک جان ہو جائے۔ اب اسے خشک سرمہ کے طور پر محفوظ کرلیں۔ آنکھوں کے اندر کوئی کدورت وغیرہ دیکھیں تو اس بات کا انتظار نہ کریں کہ آشوب آجائے بلکہ آنکھیں کھولیں اور مذکورہ سرمہ میں سلائی ڈبو کر پلکوں پر گذاریں۔ بس اتنا کافی ہے کہ سلائی، سرمہ کو گرد کی طرح اٹھالے۔ طبقات چشم سے یہ قریب نہ پہونچے۔ سرمہ لگانے کے بعد پلکوں کو نہ بند کریں، عام طور پر بس اتنا کافی ہوتا ہے کہ سلائی زیریں پلک پر گذار دی جائے۔ سرمہ زیادہ لگانا چاہیں تو بالائی پلک پر بھی لگادیں۔ حفظان صحت چشم کے لئے اسے ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ درد شدت کا ہو تو زردی بیضہ مشوی کے ساتھ لگائیں۔

پیشانی پر مانع انصباب مواد، ضماد کی دواؤں میں، کرنب، جو کا ستو ہیں۔ ان سے بنا ہوا ضماد خود

آنکھوں پر رکھا جائے گا۔ درد شدید ہو تو زردی بیضہ مشوی، آب ناخونہ ابالا ہوا۔ شراب یا انگور کے گاڑھے رس، یا عصارۂ انار شیریں کے ہمراہ گوندھے ہوئے جو کا ستولیں۔ ناخونہ کو میبختج میں جوش دیں، پھر اس کے ساتھ زعفران اور تھوڑی افیون ملائیں۔ اور روغن گل میں گوندہ کر ضماد کریں۔ مانع ادویہ کو پیشانی پر اور مسکن درد ادویات کو خود آنکھوں پر رکھیں۔ بایں طور۔

گلاب، زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، یکجان کر کے رکھیں۔ درد تیز ہو تو ان کے ساتھ مخدرات یا آرد گندم کا اضافہ کریں۔ آرد گندم انگور کے گاڑھے رس میں پکا کر رکھنے سے درد میں سکون ہو جائے گا۔ یا ابالے ہوئے انڈے کی زردی، تھوڑی افیون، اور تھوڑا زعفران، شراب میں یکجان کر کے آنکھوں پر ضماد کریں۔ درد سخت ہو تو زعفران گھول کر دودھ میں شامل کریں اور بطور قطور استعمال کریں۔ عجیب النفع ہے۔

شدید درد چشم کے لئے شیاف:

زعفران، افیون، زعفران کا پانچواں حصہ، انگور کے گاڑھے رس میں شیاف بنالیں۔ استعمال کرنا چاہیں تو ایک شیاف عورت کے دودھ میں حل کر کے بطور قطور استعمال کریں۔ خارج سے طلاء بھی کریں نہایت عمدہ ہے۔ حرارت اور سوزش زیادہ ہو تو آنکھوں اور پیشانی پر اسپغول، حی العالم، کاسنی، عنب الثعلب، روغن گل، اور سفیدی بیضہ وغیرہ رکھیں۔ (جالینوس)

بارد اور لین ادویات تسکین درد میں اس سے بھی زیادہ عمدہ ہیں۔ مریض کو سلانے کی تدبیر کریں۔ نہایت مفید ہے پیشانی پر طلاء کرنے کے لئے آرد سمید، کندر سفید، سفیدی بیضہ استعمال کریں۔ لزوجتہ الصدف، صبر، اور سفیدی کا کنپٹی سے کنپٹی تک لطوخ کریں۔ واضح رہے کہ طاقتور قابض ادویات شدت سے نچوڑنے کی وجہ سے عضو متورم میں اور زیادہ ورم اور فسخ کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ لہذا اورام میں انہیں ترک کر دینا چاہئے ان سے شدید درد ابھرتا ہے طاقتور محلل ادویات درد کو ابھار کر فساد پیدا کرتی ہیں۔ لہذا ان دونوں قسم کی ادویات میں جو معتدل ہیں وہی فلغمونی ورموں، خصوصیت سے آنکھ جیسے حساس اور نہایت بارک عضو کے لئے زیادہ موافق ہیں۔ (مؤلف)

انتہا کے بعد آشوب چشم میں اور بچوں کے لئے ذرور اصغر عمدہ ہے:

انزروت ۲۵ گرام، شیاف مامیثا ۱۴ گرام، مر ۲ گرام، صبر اسقوطری ساڑھے تین گرام، افیون ۷ گرام، زعفران ۷ گرام۔

آشب چشم کے ساتھ سفیدی اور سفید کیچڑ نظر آئے، سرخی نظر نہ آئے تو ریارج دیں، سرخی

موجود ہو اور ثقل بھی ہو تو فصد کھولدیں۔ پنڈلی، زیر گدی گڈھے اور شانوں کے درمیان پچھنے لگائیں۔

آشوب چشم کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ گدلا پن کا ہونا، یہ آنکھوں کے اندر غبار یا دھوئیں کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ زیادہ اثر نہیں ہوتا تو ان محرک اشیاء کے رفع ہو جانے سے آشوب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ ملتحمہ میں ورم حار پیدا ہو جائے۔

۳۔ پیدا شدہ ورم ملتحمہ کے لئے سخت دشوار ہو جائے۔ شدت صعوبت اور ورم سے وہ قرنیہ پر حاوی ہو جائے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

ا۔ باعث ورم رطوبت کی حدت۔

۲۔ امتلا کے باعث صفاقات چشم میں تناؤ۔

۳۔ غلیظ رطوبت کا الجھاؤ

۴۔ آنکھوں کے اندر ریاح کا پیدا ہو جانا۔

حدت رطوبت ہے تو نیچے کی جانب جذب کرنے والی مسہل ادویہ سے استفراغ کریں۔ آنکھوں سے بہنے والے مادے کو سفیدۂ بیضہ سے دھوئیں جسم کا استفراغ کریں اور ورم کے اندر نفخ آنا شروع ہو تو گو سیلان منقطع نہ ہو حمام مفید ہے۔ کیونکہ حمام سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے اور سیلان کو بھی وہ کاٹ دیتا ہے۔ کیونکہ زیادہ تر مواد تو حمام کے اندر تحلیل ہو جاتا ہے۔ مابقی شیریں پانی کی رطوبت سے معتدل ہو جاتا ہے۔ درد کا سبب رطوبی امتلاء کے باعث صفاقات چشم کا تناؤ ہو تو فصد و اسہال سے کام لیں۔ نچلے اعضاء کو باندھ کر اور مالش کر کے مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ نیم گرم پانی سے آنکھوں کی تکمید کریں۔ اس کے بعد محلل ادویہ مثلاً تکمید اور آب حلبہ کی تقطیر استعمال کریں۔

استفراغ جسم سے پہلے خبر دار! تکمید اور اس کے بعد محلل ادویہ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ تحلیل سے زیادہ مواد جذب کرتی ہیں۔ کبھی کبھی سیال فضلات خود سر سے آتے ہیں۔ کیونکہ سر میں امتلاء ہوتا ہے اسوقت جسم امتلاء سے خالی ہوتا ہے۔ لہذا ایسی صورت میں سر کا استفراغ کریں۔ بالعموم فضلات چشم پیدا کرنے والا دماغی مزاج سرد یا تر ہوتا ہے۔ بہت کم گرم اور کم گرم فضلات پیدا کرتا ہے اس کے مزاج کی اصلاح کریں۔ اور اسے تقویت دیں۔ تاکہ استفراغ کے بعد ضروری

حد تک فضلات نہ پیدا کر سکے۔ واضح رہے بعض اوقات خود ان فضلات چشم کا باعث ہوتا ہے۔ یہ کھوپڑی کے نیچے بنتے ہیں۔ لہذا اس کا استفراغ کریں۔ پھر اس کی مزاجی اصلاح کریں۔ کبھی فضلہ کھوپڑی کے باہر سے آتا ہے۔ ایسی صورت میں مجفف ادویات کا طلاء کرنا مفید ہوتا ہے۔ علاج کارگر نہ ہو تو ان ادویات کے اجزاء کو توڑ کر الگ کر دیں۔ کبھی وریدوں کے اندر الجھے ہوئے دم غلیظ سے درد چشم لاحق ہوتا ہے۔ چنانچہ عروق چشم کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں رگیں تو پر نظر آئیں گی مگر آنکھیں دبلی، اس کا علاج ایسی طاقتور خالص شراب کا استعمال ہے جو سخونت پہونچانے اور تفتیح کی طاقت رکھتی ہو۔ حمام میں داخل ہونے کے بعد اسکا استفراغ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے درد چشم کا علاج۔

رمد (آشوب چشم) ملتحمہ کے ورم حار اور آنکھوں کے اندر بالکلیہ ورم حار سے کم درجہ نیز کثیر الحس عضو ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے خصوصیت رکھنے والی کیفیت کا نام ہے۔ کثیر الحس ہونے کی وجہ سے آنکھیں سرعت کے ساتھ متألم ہوتی ہیں۔ طاقتور ادویہ کا بوجھ ان پر ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ انہیں نرم کریں اور اچھی طرح گھس پیس لیں۔ پلکوں کو نہایت آہستگی سے اٹھائیں۔ درد شدید نہ ہو تو آشوب چشم کے شروع میں ایسی قابض ادویہ استعمال کریں جن کے اندر قبضیت بحد افراط نہ ہو۔ جیسے "اکحال یومہا" نام کے سرمے۔ مثال کے طور پر انہیں اس طرح ترکیب دیں کہ قابض میں اقاقیا، منضج اور قبض کے ساتھ محلل میں زعفران اور رسوت ہندی، منضج اور محلل بلا قبض میں مرمکی جند بیدستر، کندر ذکر ہو۔ ترکیب کا جائزہ لے لیں۔ قبضیت زیادہ ہو تو اس میں سفیدی بیضہ اور دودھ شامل کریں۔ کم ہو تو دواؤں کو گاڑھا کر دیں۔ یہ دوائیں استعمال کے دن ہی بیماری کم کر دیں گی۔ بیماری میں سکون ہو جائے تو اعتدال کے ساتھ چہل قدمی کے بعد حمام کریں۔ پھر مذکورہ دواؤں سے زیاد طاقتور دواؤں کا سرمہ استعمال کریں تاکہ آنکھیں سکڑ کر قوت حاصل کریں۔ اس طرح سرموں کو ناردینوں کہتے ہیں۔ یہی سنبلی ہیں۔ شروع میں ان سرموں کے اندر اسطاطیقانامی سرموں میں سے تھوڑا شامل کریں۔ آگے پھر اضافہ کر دیں۔

شدید آشوب چشم جس میں ملتحمہ قرنیہ کے اوپر چڑھ جاتا ہے سب سے پہلے اس میں سرمہ وردی ابیض استعمال کریں۔ ورم کم ہو جائے وردی اصغر لگائیں۔ درد زیادہ ہو تو زیادہ سے زیادہ تکمید کریں۔ تھوڑا ہو تو ایک بار تکمید کرنا کافی ہے۔ تکمید ناخونہ اور حلبہ کے جوشاندہ سے کریں۔ ضماد، زعفران، ناخونہ، برگ کشنیز، زردی بیضہ، انگور کے گاڑھے رس میں بھگوئی ہوئی روئی سے تیار کریں۔ درد تیز ہو تو اس کے ساتھ طبیخ پوست خشخاش شامل کرلیں۔ طلاء، زعفران، مامیثا، رسوت، صبر اور صمغ سے تیار کریں۔ سیلان مواد کو روکنے کے لئے پیشانی پر استعمال کرنے کے لئے

100

فضلہ گرم ہو تو آب عوسج، بہی، ستو، عنب الثعلب، اور اسپغول۔ الغرض ان تمام ادویہ کو کام میں لیں جو مبرد اور قابض ہوں۔ (حنین)

یہاں اگر مازو، گلنار، سماق، صمغ، اور افیون استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ موقع طاقتور قبضیت کا طالب ہے۔ (مؤلف)

فضلہ شدید الحرارت نہ ہو تو چکی کی گرد، مر، خاک کندر، اور سفیدی بیضہ استعمال کریں۔ بارد ہو تو کبریت، زفت، فلونیا، زنجبیل اور تریاق وغیرہ کام میں لائیں۔ (حنین)

یہ مقام ایک ایسی چیز کا محتاج ہے جو مقام ماؤف پر قبض پیدا کرے۔ اس ے قطعاً گرم نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ مرخی ہو گی لہذا نشانہ خطا کر جائیگا۔ اس کا استعمال صرف معتدل مزاج کے لئے ہوتا ہے۔ مگر بایں ہمہ ردی مزاج کے برعکس ہے تو سب سے بہتر ہے۔ (مؤلف)

یومیہ شیاف:

مامیثا ۳۶ گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، افیون ۲ گرام پانی میں پیس کر شیاف بنالیں۔

شیاف سنبلی:

قلیمیا ۱۶۲ گرام، کلس سوختہ ۴۵ گرام، اثمد ساڑھے چار گرام، اقاقیا ساڑھے چار گرام، سنبل شامی ۵۴ گرام، افیون ۲۷ گرام، مر ۲۷ گرام پانی میں شیاف بنالیں۔

شیاف وردی ابیض:

اقلیمیا سوختہ مغسول ۴۰۰ گرام، سفیدہ رصاص ۴۰۰ گرام، نشاستہ ۱۰۰ گرام، صبر ۷ اگرام، کیترا ۱۰۰ گرام، صمغ عربی ۱۰۰ گرام، زعفران ۵۰ گرام، گلاب برگ دور نمودہ بہ ناخون ۲۰۰ گرام۔ تمام دواؤں کو بارش کے پانی میں پیس لیں۔

وردی دیگر:

گلاب تر ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، افیون ساڑھے چار گرام، صمغ عربی ساڑھے چار گرام، پانی میں پیس کر شیاف بنالیں۔ (حنین)

وردی شیافوں میں یہ سب سے عمدہ اور سب سے ہلکا ہے۔ (مؤلف)

101

دیگر عمدہ:

قلیمیا ۲۷ گرام، گلاب تر ۲۷ گرام، سفیدہ رصاص ۳۵ گرام، زعفران ۳۵ گرام، افیون ۹ گرام، پانی میں پیس لیں۔ اور بطور سرمہ دودھ یا سفیدی بیضہ کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ قرحوں اور آنکھ میں اترنے والے مواد میں مفید ہے۔ (حنین)

جس علاج کا حنین مشورہ دے رہا ہے اور جو اس کا معمول بھی ہے اس کے برعکس کحالوں کا طریقہ ہے وہ شیاف ابیض اور شیاف احمر لین سے علاج کرتے ہیں، ابیض سے شروع کرتے ہیں، آشوب چشم ختم ہو جاتا ہے اور ورم انحطاط پر ہوتا ہے تو احمر لین استعمال کرتے ہیں۔ (مؤلف)

رمد، (آشوب) کی چار قسمیں ہیں:

ا۔ آنکھوں میں دم کثیر کا ہونا۔ سرخی اور شدید حرارت ہوگی، نبض ممتلی عظیم اور ضربان چشم تیز ہوگا۔

۲۔ دم صفراوی کا ہونا، سخت چبھن، تلخ آنسو، بہ حد افراط حرارت وغیر ہوگی۔

۳۔ کیموس بلغمی کا ہونا۔ رطوبت چشم اور حالات برعکس صفراء ہوں گے۔

۴۔ سوداء کا ہونا، یبوست اور اعراض برعکس الاعراض آشوب ہوں گے۔ (حنین)

جس آنکھ کے اندر سخت سرخی، بہ کثرت ذرات اور رطوبت ہوگی اس کا محرک خلط یہی خون ہوتا ہے۔ سخت سرخی کے ساتھ خشکی ہو تو محرک صفراء ہوتا ہے۔ سرخی نہ ہو کثرت سے رطوبت ہو تو محرک بلغم، بایں غیر مرطوب بلکہ خشک ہو تو سوداء محرک ہوتا ہے۔ دموی اور بلغمی میں سوتے وقت آنکھیں چپکتی ہیں۔ صفراوی اور سوداوی میں ایسا نہیں ہوتا۔ آنکھیں چپکتی بھی ہیں تو تھوڑی اور غیر مسلسل طور پر۔

مادی درد کی علامت یہ ہے کہ عروق کے اندر امتلاء، پلکوں اور ملتحمہ میں ورم، عطاس، اور آنکھوں کے اندر بہ کثرت ذرات محسوس ہوں گے۔ ایسی حالت میں جسم کا استفراغ کریں اور سرمہ کا قصد کریں۔ اسی طرح درد کے ساتھ آنکھوں کے اندر ورم ہو تو استفراغ سے علاج شروع کریں، سخت درد آشوب میں طاقتور قابض معدنی حجریات میں کوئی چیز قریب نہ آئے۔ بالخصوص جبکہ جسم میں امتلاء ہو۔ قرحوں کی حالت میں بھی کوئی حجریاتی چیز قریب نہ آئے۔ کیونکہ یہ ادویات بر وقت تحلیل کو روک دیتی ہیں۔ اس سے درد بڑھ جاتا ہے۔ اور طبقات چشم میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

102

آشوب چشم حار، ضربان اور رطوبت کے لئے طلاء:

گلاب خشک پوست انار شیریں، عدس مقشر پانی میں جوش دیکر خبیصہ بنالیں۔ پھر اس پر روغن گل ڈال کر آنکھوں پر رکھیں۔ چبھن اور گرم رطوبتوں میں روغن گل کے ہمراہ ابالی ہوئی کاسنی مفید ہے۔ یا عنب الثعلب اور روغن گل آنکھوں پر رکھیں یا مرطوب روئی یا اسپغول رکھیں یا دودھ، لباب شبز، افیون اور زعفران کا آنکھوں پر طلاء کریں۔

شدید مزمن، کثرت سے چبھنے والے آشوب چشم کا مادہ اگر بہہ کر ملتحمہ کی جانب آتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے تو یہ سمجھیں کہ کھوپڑی کے باہر سے آرہا ہے، علامت یہ ہے کہ ظاہری رگیں پھولی ہوں گی، رنگ سرخ ہوگا، وہاں کی رگوں کی نبض تیز ہوگی، پیشانی پر حرارت ہوگی۔ اور جو مادہ اندر سے بہہ کر آرہا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ عطاس، اور پیشانی میں خارش ہوگی۔ داخلی سیلان مواد کا علاج مشکل ہے۔ خارجی سیلان میں پس گوش رگوں کی فصد، اور انہیں داغنا مفید ہے۔ علاج اور سرموں کے استعمال کے بعد آنکھوں کے اندر درد راسخ ہو جائے تو غرغروں کے ذریعہ سر کا تنقیہ، کنپٹیوں پر ضماد، تیز حقنے اور اطراف کو باندھنا لازم ہے۔ (اھرن)

چشم اورام واوجاع حادہ:

آنکھوں کے گرم مقامات، اورام حارہ، اور تیز دردوں کے اندر پوست انار، عدس، گلاب ہم وزن شیریں پانی میں جوش دے کر اور روغن گل میں گاڑھا بنا کر آنکھوں اور پیشانی پر رکھنا مفید ہے۔

ایضاً:

افیون، زعفران، آب بھنگ، یا آب کشنیز میں گوندہ کر طلاء کریں۔ (اھرن)

آنکھوں کی جانب اترنے والے مواد حارہ میں سرد پانی پینا، اور پیشانی پر تخم شوکران رکھنا مفید ہے۔ برگ بادروج اور جو کا ستو رکھیں۔ یا خشخاش تخم بھنگ، جو کا آٹا رکھیں۔ پہلے آنکھوں کی تکمید کریں پھر رکھیں۔ (فیلغریوس)

آشوب چشم کے مریض کو تاریک مکان میں رہنا، سونا اور سرد پانی پینا لازم ہے۔ اس سے حرارت اور آشوب بجھ جاتا ہے۔ حمام بھی لازم ہے۔ یہ مابقی کو تحلیل کر دیتا ہے۔

چشم کے ذرات کے لئے دوا:

چہرہ کو پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ بشرطیکہ تکلیف رات میں پیش آئے۔ پھر ایسے شیاف استعمال

103

کریں۔ جو سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتے ہوں۔ (جالینوس)

سرخی اور حرارت آنکھوں کے اندر غالب ہو اور مریض کو ایسا احساس ہو جیسے آنکھوں کی جڑ اکھڑ جائے گی۔ تو ایسی صورت میں فصد اور کنپٹیوں کی رگوں کو کاٹ دینا مفید ہے۔ ان رگوں کو کاٹیں جو پس گوش ہوتی ہیں۔ (بختیشوع)

آشوب چشم میں فصد کریں۔ آشوب غالب ہو اور دوبارہ فصد کی ضرورت محسوس کریں تو کر دیں۔ مریض کو ہلیلہ، تمر ہندی اور ترید کا طبیخ پلائیں۔ آشوب کے ساتھ بہ کثرت رطوبت ہو تو مریضوں کو عرق کاسنی یا عرق عنب الثعلب، میں خیساندہ صبر پلانا نہ بھولیں۔

بیماری انحطاط پر اور حدت میں سکون ہو تو قوقیا یا اور جب صبر دیں۔ جسم کا پوری طرح تنقیہ ہو جائے تو پھر آنکھوں کے اندر پورے دن اور پوری رات رقیق سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ یا شیاف ابیض کے ہمراہ عورتوں کا دودھ ڈالیں۔ مادہ کا پھر بھی انصباب جاری ہو تو عنب الثعلب کی شاخوں، عصا الراعی اور کاسنی وغیرہ کا ضماد رکھیں اور ضماد ہر گھڑی تبدیل کرتے رہیں۔ چہرے کو عرق گلاب اور نہایت سرد پانی جسم میں تھوڑا سرکہ شامل کرلیا گیا ہو سے دھوئیں۔ ایسے مریضوں کے لئے ابتداء میں دافع ادویہ مفید ہوتی ہیں۔ بیماری انحطاط پر ہو دافع ادویہ کے ساتھ محلل دوائیں شامل کریں۔ اور، ضماد آرد جو، ناخونہ، زرستہ کلی بابونہ، کشنیز تر کا بنائیں۔ معروف سرموں میں ملکایا استعمال کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

انزروت مربی در شیر خرمادہ، نشاستہ، شروع میں اس کا سرمہ لگائیں۔ بیماری انحطاط پر آئے تو اس میں مامیثا، تھوڑے زعفران اور مر کا اضافہ کریں۔ (ابن سرابیون)

شدید درد اور وردیج کیلئے مفید ضماد، زعفران، اکلیل الملک، کشنیز تر، گودہ بیض، لب خبز، عقید عنب، (انگور کا گاڑھا رس) افیون، عرق گلاب۔ ضماد بنائیں۔ (مسیح)

میرے خیال میں اس مقام پر شدید درد کے لئے حسب ذیل شیاف مفید ہو گا:

زعفران شعر[1]، گل ناخونہ، لعاب کتان خشک، اسپغول خشک، افیون، عصارۂ کشنیز خشک، زعفران اور ناخونہ کو شیشہ کے ہاون۔ شراب کے ساتھ گھس لیں۔ حتی کہ نرمی آجائے۔ پھر سب کو یکجا کر کے شیاف بنالیں۔ ایک شیاف گھول کر قطور کریں۔ (مؤلف)

---

[1] زعفران شعر اس زعفران کو کہتے ہیں جس پر سفید بال ہوتا ہے۔ یہ سب سے عمدہ ہوتا ہے۔

104

درد چشم کے لئے طبیخ حلبہ:

حلبہ پر پانی انڈیل کر نصف یوم چھوڑ دیا جائے۔ پھر صاف کر کے دوبارہ پانی ڈالا جائے۔ اس کے بعد حلبہ کی مقدار سے بیس گنا پانی میں جوش دیں حتی کہ نصف پانی بچے۔ اس میں تھوڑا پسا ہوا زعفران ڈالیں جو پانی کا بیسواں حصہ ہو۔ اور پھر آنکھوں میں بطور قطور استعمال کریں۔

تسکین درد کے لئے طلاء شیاف:

شیاف مامیثا، تخم گلاب، گل سرخ تر، رسوت، عدس مقشر، صندل سرخ، پلکوں پر طلاء کریں۔

اورام حارہ رخوہ پر طلاء کرنے اور سرمہ لگانے کے لئے شیاف کا نسخہ:

صبر، زعفران، ہموزن، افیون نصف، شیاف، مامیثا ثلث، انزروت دو جزء شیاف اور طلاء کے طور پر استعمال کریں۔ (مسیح)

آبنوس ان ادویہ کے ساتھ شامل کی جاتی ہے۔ جو بثور کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ رسوت، آنکھوں کے اندر پیدا شدہ آبلوں کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

برگ ارنڈ کو اچھی طرح کوٹ کر شوکران میں شامل کریں۔ اس سے اورام بلغمیہ چشم کو سکون ہوتا ہے۔ تنہا خطمی کا، یا شراب میں اسے جوش دے کر، ضماد بنائیں۔ پلکوں کے اندر پیدا ہونے والے اورام نفخ کو تحلیل کرتا ہے۔

آشوب چشم میں پلکوں کے پھول جانے کا مفید علاج:

صبر، فیلو ھرج، رسوت، شیاف مامیثا، فوفل، زعفران، عرق عنب الثعلب میں طلاء کریں۔ (فریغوریوس)

انتفاخ (پھولنا) کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ ریحی
۲۔ بلغمی فضلہ جو دبیز نہ ہو اس سے پیدا ہونے والا۔
۳۔ آبی فضلہ سے عارض ہونے والا۔
۴۔ سوداوی غلیظ فضلہ سے لاحق ہونے والا۔

105

ان چار قسموں کے درمیان فرق و امتیاز حسب ذیل علامات سے کریں گے :

ریحی اچانک رونما ہوتا ہے اس کا زیادہ تر حصہ پہلے گوشہ چشم اسی طرح عارض ہوتا ہے جس طرح کسی مکھی یا مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ موسم گرما میں بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے اس انتفاخ کا رنگ بلغم سے پیدا شدہ اورام کے رنگ کا ہوتا ہے۔ (حنین)

بایں ہمہ کوئی محسوس ثقل نہیں ہوتا۔ عارض تیزی کے ساتھ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

دوسری قسم کا رنگ زیادہ خراب ہوتا ہے۔ اس میں ثقل زیادہ اور برودت سخت ہوتی ہے۔ انگلی سے دبائیں تو انگلی اندر غائب ہو جائے گی۔ اور اثر ایک گھنٹہ باقی رہے گا۔ تیسری قسم جو آبی فضلہ سے پیدا ہوتی ہے میں انگلی تیزی سے غائب ہو جاتی ہے مگر اثر زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ مقام جلد بھر جاتا ہے۔ ساتھ میں درد نہیں ہوتا۔ رنگ جسم کا رنگ کا ہوتا ہے۔ چوتھی قسم جو سوداوی فضلہ کی پیداوار ہوتی ہے یہ تمام آنکھ اور تمام پلکوں کو گرفت میں لیتی ہے۔ کبھی پھیل کر ابروؤں اور رخسار کی ہڈیوں تک پہونچ جاتی ہے۔ صلب ہوتی ہے ساتھ میں درد نہیں ہوتا۔ رنگ دھندلا ہوتا ہے۔ زیادہ تر چیچک، رمد، مزمن میں اور خاص کر عورتوں کو عارض ہوتی ہے۔

علاج:

علاج ورم جیسا ہے جسم کا استفراغ کریں۔ آنکھوں کے اندر پوشیدہ فضلہ کو تحلیل کریں۔ سرموں اور ضمادوں کے ذریعہ جن کا تذکرہ ہم باب الرمد میں کر چکے ہیں فضلہ کو پختہ کریں۔ البتہ اس نوعیت کی بیماریوں میں مسدد ادویہ اور نہ ہی وہ قابض دوائیں استعمال کی جائیں جو آشوب کی ابتدا میں مستعمل ہیں۔ لیکن استفراغ جسم کے بعد وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو تمام اوقات میں مفتش اور محلل ہوتی ہیں۔ (حنین)

پلکوں کے اورام رخوہ میں اسفنج کے ذریعہ گرم پانی کی تکمید مسلسل کریں۔ حتی کہ خوب نرم ہو جائیں۔ اس کے بعد سرکہ اور پانی میں دوسرا اسفنج جذب کر کے رکھیں اور باندھ دیں۔ ان شاء اللہ اس اسے ورم تحلیل ہو جائے گا۔ (فیلغریوس)

آشوب چشم کے بعد ماباقی انتفاخ حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

فیلزھرج، مامیثا، صندل، اقاقیا، صبر، صمغ، افیون، فوفل۔

ورم کے اندر سرخی رہ گئی ہو تو اسے عرق عنب الثعلب یا عرق کاسنی کے ساتھ

106

استعمال کریں۔ (ابن سرابیون)

دخان کندر سرطانی ورم کے لئے مسکن ہے اسی طرح دخان میعہ سائلہ بھی اس میں سکون پیدا کرتا ہے۔

برگ مرزنجوش خشک کو بطور ضماد آنکھوں کے اورام صلبہ میں استعمال کرتے ہیں۔ ساذج کو شراب میں جوش دے کر اور گھس کر آنکھ کے اورام صلبہ پر رکھنا عمدہ ہے۔

تل کا پودا شراب میں جوش دے کر ورم صلب چشم پر بطور ضماد رکھنا شافی علاج ہے۔ ورم میں پھڑکن ہو یا نہ ہو۔ خود تل کا یہی اثر ہے۔

سماق اور شقائق جنگلی شراب میں جوش دیکر بطور ضماد استعمال کیا جائے۔ تو چشم کے اورام صلبہ کو صحت دیتا ہے۔ برگ ارنڈ شیقرن کے ساتھ پکا کر بطور ضماد استعمال کرنا اورام صلبہ چشم میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

آنکھوں کے اندر سرطان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شدید درد اور رگوں کے اندر تناؤ اس قدر ہوا کرتا ہے کہ دوالی نما کیفیت پیش آجاتی ہے صفاقات چشم میں سرخی اور شدید چبھن صدغین تک پہونچ جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مریض نے کوئی نقل و حرکت کی ہوتی ہے۔ دردسر لاحق ہوتا ہے آنکھوں کی جانب رقیق تیز قسم کا مادہ بہہ بہہ کر آتا ہے۔ کھانے کی خواہش جاتی رہتی ہے تیز قسم کا سرمہ لگانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ (حنین)

ورم صلب چشم کے لئے:

جرجیر کوٹ کر گائے کے گھی میں جوش دیں اور آنکھوں پر رکھیں۔ یا آب جبق جو کے آٹے اور روغن گل میں شامل کر کے رکھیں۔ یا روٹی کے جوف کو طلاء اور روغن گل کے ساتھ کوٹ کر رکھیں۔ (اھرن)

107

تیسرا باب

ظفرہ، طرفہ، رشح یعنی دمعہ، سبل، جرب، جسأ،
کمہ، حکہ، شعیرہ، بردہ، شرناق، قمل، شترہ، التزاق،
تحجّر، توثہ، آشوب چشم خشک، سرخ رگیں، جحوظ، غرور،
حول، سیل العین، صبغ الزرقہ، ضربہ جس سے آنکھیں
زخمی ہو جائیں یا کچلی جائیں، جحوظ یعنی پوری آنکھ کا ابھر
آنا، عشاء (رتوندہ)............ اندھیرے میں نظر نہ آنا)،
روز کوری (دنوندہ)......... تیز روشنی میں نظر نہ آنا)،
قریب کی بصارت درست اور دور کی خراب، دور کی
درست اور قریب کی کمزور، آنکھوں میں کسی چیز کا پڑ

108

جانا، آنکھوں کو لاحق ہونے والی ٹھنڈک ، سلاق ، پپوٹوں کی چپکن، سرمہ لگانے سے آنکھ میں، پپوٹوں اور آنکھوں کی بڑی عروق میں لحم زائد کا پیدا ہو جانا، پپوٹوں کی خشونت، جرب، پپوٹوں کی خشونت اور غلظت۔

رشح مسلسل سیلان اشک کو کہتے ہیں۔ مآق اعظم کا لحمہ (گوشت کی کھال) کم ہو جاتا ہے تو یہ پیش آتا ہے۔ اصلاً فنا ہو جائے یا بہت کم ہو جائے تو لا علاج ہے۔ بصورت دیگر پورے جسم پھر سر کا تنقیہ پھر اعتدال کے ساتھ قابض شیاف کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔ شیاف، مامیثا، زعفران، اور شیاف سنبل کو شراب میں گوندہ کر تیار کریں۔

ظفرہ چھوٹا ہوتا ہے تو جالی ادویہ اسکا استیصال کر دیتی ہیں، یہ ادویات جرب کی طرح ہیں۔ بڑے اور صلب ہو جانے پر علاج بالحدید سے رفع ہوتا ہے۔

آبی پھپھولے جو پلکوں کے اوپر ہوتے ہیں، چھوٹے ہونے کی صورت میں مجفف ادویات کے ذریعہ بڑے ہونے کی صورت میں علاج بالحدید سے رفع ہوتے ہیں۔

عصبہ مجوفہ کی جڑ سے چپکا ہوا عضلہ مسترخی ہو جاتا ہے تو آنکھوں میں جحوظ (ابھار) پیدا ہو جاتا ہے۔ تھوڑا ہوتا ہے تو تناؤ کم پیدا ہوتا ہے اس سے آنکھوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ زیادہ ہوتا ہے تو بصارت جاتی رہتی ہے۔

آنکھوں کا بعض گوشوں کی جانب میلان حسب ذیل وجوہ سے ہوتا ہے:

۱۔ عضلہ محرکہ چشم میں تشنج

۲۔ بالمقابل عضلہ کا استرخاء

تپلی اوپر یا نیچے کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ تو ایک چیز دو نظر آتی ہے۔ مآق اعظم و اصغر کی

109

جانب مائل ہوتی ہے۔ تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

آنکھوں کی غذائیت اور رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں تو سیل عارض ہوتا ہے۔ آنکھوں کا نیلگوں ہونا، پوست انار شیریں نچوڑ کر قطور کریں۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد گل بھنگ کا قطور کریں۔ گل بھنگ مناسب وقت پر لے کر محفوظ کرلیں۔

دیگر:

ثمرا قاقیا اور تھوڑا مازو خوب اچھی طرح پیس لیں۔ پھر عصارہ شقائق النعان میں اس قدر گوندھیں کہ گاڑھے شہد کے مانند ہو جائیں۔ اسکے بعد ایک کپڑے سے نچوڑ لیں۔ عصارہ آنکھوں کے اندر قطور کریں۔

شعیرہ کے لئے:

تھوڑا بورق اور اس سے زیادہ تھوڑا بارزد لے کر شعیرہ پر رکھیں۔ ازالہ ہو جائے گا۔ یا زاج میں گوندھ کر موم یا شراب مغسل میں انجیر جوش دے کر بارزد میں پیسیں اور شعیرہ پر رکھیں۔ یا شراب مغسل میں جو کا آٹا جوش دیں اور اسے بارزد میں شامل کر کے شعیرہ پر رکھیں۔

بردہ اور شعیرہ کے لئے:

سرکہ میں سکبینج پیس کر طرفہ پر طلاء کریں۔ پرنا پائیدار کی جڑ سے کبوتر کے بچے کا خون لے کر بطور قطور استعمال کریں۔ طبیخ ناخونہ کا قطور کریں۔ بیماری لمبی ہو جائے تو کندر اور گائے کا فضلہ ہم وزن کا آنکھوں کو بخور دیں یا ناخورہ، اور زوفا ہم وزن گائے کے دودھ میں پیس کر لعاب کتان کے ساتھ سرمہ لگائیں۔

ضربہ سے عارض ہونیوالی بیماری:

نرم اسفنج کے ٹکڑے سے مسلسل تکمید کریں اور کئی بار کریں۔ بیحد مفید ہے۔ پھر سرکہ اور تھوڑے پانی میں اسفنج ڈبو کر مقام ماؤف پر رکھیں۔ یہ بھی مفید ہے کہ پرانا خردل پانی میں پیس کر رکھیں۔ اور بار بار دور کرتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں یہاں باقی نہ رکھیں یا ٹھیکری کپڑے کے ٹکڑے سے آنکھوں کی مسلسل تکمید کریں۔

جرب:

110

زیادہ تر دھوپ اور غبار سے جرب اور حکہ لاحق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ فضلہ کو جذب کیا جائے۔ نیم گرم پانی سے تکمید کریں۔ اور تیز اور قابض اشیاء سے پرہیز کریں۔

ظفرہ:

قلقنت اور نوشادر کا شیاف بنا کر سرمہ استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے

عشاء۔ بکری کے بھنے ہوئے جگر کی پیپ کا سرمہ لگائیں۔ جگر کو کھلائیں اور اس کا بھپارہ دیں، یا بکری کے پت، یا گدھے کے خون یا پت، یا عصار قثاء الحمار کا سرمہ لگائیں۔ بیمار کو چقندر کھلائیں۔ یہ عمدہ ہے۔

شعیرہ:

موم سفید سے تکمید اور سر کاٹ کر مکھی کا جسم اس پر رگڑیں۔

سبل:

عروق چشم اس حد تک سرخ ہو سکتی ہیں کہ اشیاء سرخ نظر آنے لگیں، یہ دماغ اور دماغ کی دونوں جھلیوں کے امتلاء کی دلیل ہے۔ یا پھر یہاں ورم حار ہوگا۔ ایسی حالت میں دماغ کا استفراغ کریں۔ مقویات کے ذریعہ اسے تقویت پہونچائیں۔ اور امتلاء پیدا کرنے کے اسباب سے بالکل دور رہیں۔

(۱) سحاق کا عروق سمیت ملتحمہ سے ملتا ہے۔ بنابریں توجہ اندر کی جانب نہیں باہر کی جانب ہونی چاہئے۔ لہٰذا اسی صورتیں طلاء عمدہ ثابت ہوں گے۔ (جالینوس)

جرب اور پلکوں کا کھردار پن اور غلظت:

یہ بیماریاں ایسی دواؤں کی محتاج ہیں جن کے اندر حسب ضرورت حدت موجود ہو۔ فصد وغیرہ کے ذریعہ جسمانی استفراغ کے بعد ہی انہیں استعمال کریں۔ بالخصوص جبکہ آنکھوں کے

---

(۱) عظیم رأس کے اوپر ایک باریک پرت کو کہتے ہیں۔

111

اندر ہیجان موجود ہو۔ کیونکہ یہ ادویات جن کے اندر حدت ہوتی ہے خون کا اچھی طرح استفراغ کرنے سے پہلے استعمال کی گئیں تو آنکھوں کے اندر ورم حار پیدا ہوگا۔ کیونکہ ان سے درد اور ضربان چشم میں اضافہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کی جانب مواد کھینچ اٹھتے ہیں۔ کبھی پلکوں کے اندر خاص کر سوتے وقت شدید صلابت اور جمود پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض پانی یا تھوک سے تر کئے بغیر انہیں بند نہیں کر سکتا۔

آنکھوں کی صلابت شدید طور پر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب مریض کھلی پلکوں کو بند کر سکے نہ بند پلکوں کو کھول سکے۔ تاوقتیکہ انہیں پانی سے ترنہ کر دے۔

سبل نام ہے پتلی کے اندر کمی عارض ہو جانے کا۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کا جرم کم ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ ایک ہی آنکھ کے اندر عارض ہوتا ہے۔ اسے پہچان لینا آسان ہے۔ کیونکہ تندرست آنکھ سے مریض آنکھ کا پتہ چل جاتا ہے۔

سر پر ضربہ یا سقطہ سے آنکھ کے اندر ابھار آجائے اور بصارت باقی ہے تو عضلہ ممسکہ میں تناؤ یا شگاف پیدا ہو جائے گا۔ بصارت چلی گئی ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ عصبہ مجوفہ پھٹ گیا ہے۔ یہ کیفیت ضربہ کے بغیر پیدا ہوئی ہے تو یہ سمجھیں کہ عضلہ میں استرخاء پیدا ہو گیا ہے۔ اور بصارت چلی گئی ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ آفت عصبہ مجوفہ کے اندر بھی داخل ہو چکی ہے۔

رشح، دمعہ، اور سیلان (اشک) یہ ہے کہ مآق اکبر سے فضلات مسلسل جاری ہوں۔ یہ صورت حال مآق اکبر کے اندر موجود لحمہ میں کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ لحمہ میں نقص حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے:

۱۔ دواء حاد۔ اس کے ذریعہ جرب یا ظفرہ کا علاج کیا گیا ہو۔

۲۔ علاج بالحدید۔

۳۔ طبعی نقص، کیونکہ اس مقام پر ناک سے متصل ایک سوراخ ہوتا ہے جس سے فضلات بہتے رہتے ہیں۔ لحمہ مآق سے ناک اور ناک سے منہ تک معلق رہتا ہے۔ ناک تک آنکھ کا سوراخ اس جگہ ہوتا ہے۔ جہاں سے سوراخ ناک سے منہ تک ہوتا ہے۔

صبر مرطوب آنکھ کو خشک کرتی ہے۔ (جالینوس)

رطوبت چشم کے لئے شیاف:

توتیا، صبر، ھلیلہ، سنبل اور زنجبیل سے ترکیب دے کر تیار کریں۔ (مؤلف)

112

دمعہ اور رطوبت چشم کے لئے :

شادنہ، توتیا، مرقشیشا، روسختج، ہم وزن، بسد نصف، لؤلؤ نصف، شیاف مامیثا ربع، صبر ربع، سرمہ بنالیں۔ نہایت مؤثر ہے۔

صلابت اور استرخاء اجفان کے لئے :

پلکوں کے اندر تھوڑا باہر کی طرف جو باریک سوراخ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مستحکم بنایا ہے۔ یہ سوراخ دونوں نتھنوں کی جانب کھلتے ہیں، یہاں سے وہ رطوبت مختلف اوقات میں جذب کرتے ہیں یہ انتظام پلکوں کی اصلاحی چیزوں کے اندر داخل ہے۔ یہ احسن وجوہ پلکوں کی حرکت کے بقاء کے لئے یہ نہایت ضروری اور قابل تعریف نظم ہے۔ یعنی رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے تو پلکیں ان سوراخوں کی راہ دفع کر دیتی ہیں اور کم ہوتی ہیں تو جذب کر لیتی ہیں۔ حد سے زیادہ یبوست ہوتی ہے تو پلکوں کے اندر اس سے صلابت آجاتی ہے۔ صلابت سے پلکوں کی حرکت اور ان کا بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ زیادہ رطوبت پلکوں کی حرکت کے اندر اضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ طبعی حرکت کے لئے پلکوں کی سب سے افضل حالت وہ ہوتی ہے۔ جو بیچ کی ہوتی ہے۔ (طبیب نامعلوم)

حول (بھینگا) اور انقلاب چشم حرارت اور یبوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حول پیدائشی نہیں اکتسابی ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے صرع، سدر، سھر، دوار وغیرہ سر کی بیماریوں میں سے کوئی بیماری مڑ جاتی ہے۔

پلکوں کے اندر جرب کا عارضہ ہوتا ہے تو میں انہیں سنگ سیاہ پائے مال یا سلائی کی ڈوئی سے کھرچ دیتا ہوں۔ اس کے بعد سرمہ استعمال کرتا ہوں۔

کچھ حضرات کو اندھوں کے برعکس صورت لاحق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رات اور تھوڑے اندھیرے میں وہ دن کے مقابلے میں زیادہ دیکھتے ہیں۔ عربی میں اسے "جہر" کہتے ہیں۔

اندھے (عشاء) کا سبب کثرت رطوبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کی آنکھیں کشادہ ہوتی ہیں۔ انہیں یہ عارضہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ آنکھیں زیادہ مرطوب ہوتی ہیں۔ یہ صورت حال سرمہ سے بھی پیدا ہوتی ہیں۔

"جہر" کا سبب رطوبت کا زیادہ تحلیل ہونا ہے۔ یہ حالت نیلگوں اور گہری نیلگوں آنکھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ رات میں چاندنی کے اندر سرگیں آنکھیں جتنا دیکھتی ہیں اس سے زیادہ مذکورہ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ سرمہ گیں آنکھیں دن کی روشنی میں نیلگوں آنکھوں سے زیادہ دیکھتی ہیں۔

113

کیونکہ روشنی نیلگوں آنکھوں کے اندر تحلیل زیادہ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جرب کو کھرچیں تو ہمیشہ اس حد تک کھرچیں کہ غلظت جاتی رہے۔ اور پلکیں اپنی سابقہ نرمی پر واپس آجائیں۔ اسکے بعد پیسا اور ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا زعفران بطور زرور استعمال کریں۔ گودہ بیضہ اور روغن بنفشہ آنکھوں پر رکھ کر آٹھ گھنٹوں تک باندھے رکھیں۔ پھر کھول کر دوسرے دن احمر لین کا سرمہ لگائیں۔ (یہودی)

سبل میں سب سے خراب کاریگری میرے نزدیک یہ ہے کہ کچھ سبل کو ٹیڑھی سوئی سے معلق کر کے کاٹ دیں، اور پھر دوبارہ معلق کر کے کاٹیں۔ جیسا کہ ہمارے دوستوں کا آج دستور ہے۔ کیونکہ اس سے خون نکل کر لت پت کریگا اور رکاوٹ ثابت ہو گا۔ ٹیڑھی سوئی سے لٹکا کر اندر سوئی سے دھاگہ ڈالیں اور اپنی طرف کھینچیں۔ پھر دوبارہ لٹکا کر دھاگہ داخل کریں، حتی کہ جس قدر کاٹنا مقصود ہو اتنا دھاگے سے معلق ہو جائے۔ پھر اسے اپنی طرف کھینچیں اور یکبارگی کاٹ دیں۔ یہ نہایت عمدہ طریقہ اور آسان ہے۔ دھاگہ سے ایک یا دو ٹکڑا معلق کر لیں گے تو آنکھ کا پورا سبل آپ کی جانب کھینچ آئے گا۔ اس طرح وہ قابو میں آجائے گا۔ مگر ایک قطعہ معلق کر کے کاٹیں گے تو التہاب پیدا ہو جائے گا پھر بقیہ کو معلق کرنا التہاب اور خون کی وجہ سے دشوار ہو جائے گا۔ (مؤلف)

سبل شدید الحرارت مرطوب ملکوں میں عارض ہوتا ہے۔ متعدی اور موروثی ہوتا ہے۔ (یہودی)

ظفرہ کے لئے شیاف:

جبکہ درد میں سکون ہو مگر اثر باقی ہو۔ زرنیخ زرد، ایک جزء، انزروت نصف جزء، حجر الفلفل نصف جزء، شیاف بنائیں اور آنکھوں میں آب کشنیز کے ساتھ بطور قطور استعمال کریں۔ (مؤلف)

سبل عروق چشم کا امتلاء ہے جو گاڑھا ہو جاتا ہے۔

پلکوں کی صلابت میں گرم پانی کے ذریعہ تکمید اور سوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہ بط میں پھینٹ کر بیضہ رکھیں۔ سر پر بہ کثرت روغن انڈیلیں۔

جرب کا علاج:

حکہ یعنی جرب کا علاج خارش کا علاج اور حمام ہے، سر پر روغن استعمال کریں۔ غذا تر رکھیں۔ اشک آور ادویہ کا سرمہ استعمال کریں۔ آنکھوں کے ابھار کے لئے۔ آنکھوں پر قابض ادویہ کا طلاء کریں، رصاص رکھیں۔ گدی کے بل سوئیں، عطاس اور قے سے بچیں۔ تالو میں جالب بلغم ادویہ استعمال کریں۔ اطریفل لیں۔ غذا خشک رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔ (طبری)

114

دور سے جو شخص بہتر طور پر دیکھ لیتا ہے اس کے طبقات چشم میں غلیظ بخار ہوتا ہے اس میں وہی چیز مفید ہے جو عشا (اندھے پن) میں مفید ہوتی ہے۔ تمام مرارے، شہد اور بادیان وغیرہ مفید ہیں۔ (اہرن)

ابو نصر کو دور کی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی۔ رات میں ستاروں اور چاند کو بھی نہیں دیکھ پاتا تھا۔ اس نے روغن بنفشہ کے ہمراہ طباشیر بقدر عدسہ کا سعوط لیا، چنانچہ پہلے ستارے تھوڑا نظر آئے۔ تیسرے دن مکمل صحت ہوگئی، دوسروں نے بھی اس کا تجربہ کیا۔ چنانچہ یہی اثر پایا۔ یہ اندھے پن کے لئے انشاءاللہ بیحد عمدہ ہے۔ (بولس)

طرفہ کے لئے:

آنکھوں میں کبوتر کا خون، یا عورت کا تازہ دودھ تھوڑے کندر کے ساتھ قطور کریں۔ یا تھوڑا کندر پیس کر پانی اور نمک میں یکجان کریں اور قطور کریں۔ یا ملح اندرانی تھوڑی مقدار میں قطور کریں۔ طبیخ زوفائے خشک کے ذریعہ تکمید کریں۔ ضربہ سے ہونے والے خون اور ورم کے لئے موزوں یہ ہے کہ سرکہ اور پانی کے ذریعہ تکمید مسلسل، کئی بار کریں۔ سرکہ اور پانی کے اندر اسفنج ڈبو کر آنکھوں پر رکھیں۔ اندیشہ ہو کہ ورم میں اضافہ ہوگا تو مانع اشیاء کا ضماد استعمال کریں۔

صلابت کا علاج:

صلابت آنکھوں کی یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں۔ ان کا حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ گرم پانی میں بھگو کر مسلسل تکمید کرنا مفید ہے۔ بوقت خواب سفیدی بیضہ، روغن گل اور پیہ بط، آنکھوں پر رکھیں۔ بارد اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ سر کو ڈھانکیں اور روغن لگائیں اور شکم کو نرم کریں۔

آنکھوں کی غیر مادی حصہ کا علاج حمام، روغنیات اور دم جید رطب پیدا کرنے والی تدبیروں کا اہتمام کرنا ہے۔ تمام اشک آور ادویہ حصہ اور صلابت کا ازالہ کر دیتی ہیں اور آنکھوں کی یبوست کو رفع کر کے ان میں رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

شادنہ جرب کے لئے عمدہ ہے۔ زعفران سے بنا ہوا سرمہ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ پلکوں کو الٹ کر مفید دواؤں کا طلاء کریں۔ اور ایک گھنٹہ روکے رکھیں پھر چھوڑ دیں۔ جرب میں گاڑھا پن ہے تو کف دریا یا سنگ سیاہ پائے مال، یا قمادین کے ذریعہ کھرچیں۔ بردہ نام ہے پلکوں کے اندر غلیظ صلب اجتماع رطوبت کا۔ اشق اور قنہ سرکہ میں ملا کر طلاء کریں۔

115

شعیرہ:

ایک مستطیل لیسدار چیز ہوتی ہے۔ جو بالوں کے اگنے کی جگہ جمع ہو جاتی ہے۔ موم سفید گرم سے تکمید، یا طبیخ صعتر کا نطول کریں۔
قمل میں پلکوں سے ان کا تنقیہ کرنے کے بعد شب کا لطوخ استعمال کریں۔

ظفرہ مزمنہ:

فلفلدیس، ملح اندرانی، دو جزء، صمغ نصف جزء، آب اشق میں شیاف بنائیں اور بطور سرمہ استعمال کریں۔
عشاء (شب کوری) میں کہنی پھر آماق کی فصد کھولیں۔ پھر مسہل دیں، پھر غرغرے کرائیں اور مسلسل عطوس استعمال کریں۔ کھانے سے پہلے شربت روفا وسداب دیں۔ بیماری میں افاقہ نہ ہو تو دوبارہ مسہل دیں۔ سقمونیا یا جند بید ستر ایسے شہد کے ساتھ ملا کر جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو بطور سرمہ استعمال کریں۔ آنکھوں کو بند کریں تاکہ اندر کی رطوبت نچڑ جائے۔ یا شب مصری سوختہ دو جزء، ملح اندرانی اجزاء سرمہ کے ساتھ پیس کر سرمہ لگائیں۔

حول کا علاج:

بوقت ولادت حول میں نوزائیدہ کے چہرہ پر برقعہ رکھ دیں تاکہ وہ سیدھے طور پر دیکھے۔ ایک چراغ سامنے رکھیں۔ مقابل کے ماق پر سرخ اون چپکا دیں۔ تاکہ نگاہ اسی جانب رہے۔ (بولس)
قلقطار یا قلیمیا سوختہ ۱۶ گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، فلفل ۷ گرام، زرنیخ سرخ ۱۶ گرام، نوشادر ساڑھے چار گرام، شیاف بنائیں۔ پلکوں کی غلظت اور جرب کے لئے بیحد عمدہ ہے۔
شب کوری کا علاج یہ ہے کہ پانی میں نطرون شامل کر کے سرمہ لگائیں۔ (اسکندر)

دمعہ کے لئے مفید سرمہ:

فلفل ایک جزء دار فلفل ۲ جزء، کف دریا نصف جزء، ملح ھندی ایک جزء، اثمد تمام دواؤں کا تین گنا وزن۔ پیس کر سرمہ بنالیں۔ حکہ اور دمعہ کو کاٹنے کے لئے عمدہ اور مفید ہے۔ (چرک)
شب کوری کبھی معدہ اور دماغ کی مشارکت سے ہوتی ہے، اگر تمام اوقات میں ایک ہی حالت

116

پر رہے تو یہ آنکھ کی خاصیت سمجھی جائے گی۔ لیکن بعض حالات میں تبدیل ہوتی رہے۔ تو مشارکت کا نتیجہ تصور کی جائے گی۔ ساتھ میں درد سر اور ثقل حورس بھی ہو تو اس کا تعلق دماغ سے ہو گا۔ معدہ کے ہلکے اور بھاری ہونے سے ہلکی اور بھاری ہو تو سبب معدہ ہو گا۔ آنکھ کی خاصیت سبب ہو لطیف گرم ادویات کا سرمہ لگائیں۔ معدہ سبب ہو تو ایارج استعمال کریں۔ مرطوب غذاؤں اور رات کے کھانے سے پرہیز کرائیں۔ قئے لائیں۔ دماغ سبب ہو تو داغیں اور محلل اشیاء کا سعوط استعمال کریں۔

روز کور:

اس کا سبب مذکورہ بیماری کے برعکس ہے۔ یہ آنکھ کی شدت یبوست سے لاحق ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دن ضرورت سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ علاج ترطیب رأس و دماغ ہے۔ دودھ اور روغن بنفشہ کا سعوط دیں۔ اور سر پر رکھیں۔ نیم گرم آب شیریں کا حمام کریں۔

ظفرہ

ظفر کی حسب ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ صلب ۲۔ لین ۳۔ زرد ۴۔ سرخ

سفید رخوہ ہو تو قطع بالحدید سے کام لیں، صلب اور خشک ہو تو قطع و برید سے کام نہ لیں۔ قطع و برید کر دی ہو تو آنکھوں کے اندر نمک کے ساتھ زیرہ چبا کر قطور کریں، انڈے کا گودا اور روغن گل نئی روئی کے ساتھ دو یا تین دن آنکھوں پر رکھیں۔ آنکھوں کو زیادہ سے زیادہ کھولتے اور الٹتے پلٹتے رہیں تاکہ پلکوں سے چپک نہ سکے۔ تین دنوں کے بعد باسلیقون، شیاف اخضر اور روشنائی وغیرہ تیز سرمے لگائیں تاکہ اصل مادہ کا استیصال ہو جائے اور دوبارہ عود نہ کرے۔

قمل میں تنقیہ کے بعد پلکوں پر شیاف زیبق گذاریں، اس شیاف کے اندر زیبق مقتول شامل کیا جاتا ہے۔ (طبیب نامعلوم)

کمنہ ریاح غلیظ کا نام ہے جس میں سو کر اٹھنے کے بعد مریض آنکھوں میں ریت اور مٹی جیسی چیز محسوس کرتا ہے۔ طرخماطیقون کا سرمہ لگائیں۔

117

جرب میں پلکوں کو الٹ دیں۔ جرب تھوڑا ہے تو طبرزد کے ذریعہ ،زیادہ ہو تو نوشادر کے ذریعہ پلکوں کو کھرچیں، اس کے بعد تین دن ذرور استعمال کریں۔ موسم سرما ہو تو بادام اور زیرہ کے ذریعہ اور گرما ہو تو انڈے کے مغز اور بنفشہ کے ذریعہ کھرچنے کے بعد تضمید کریں۔

سبل کی علامت یہ ہے کہ پتلی پر ایک جھلی نظر آئے گی جس پر دھوئیں کی طرح سیاہی ہو گی۔ اس کے اندر سرخ رگیں دکھائی دیں گی۔ مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں اچھی طرح نہ دیکھ سکے گا۔ اسکا موچنے سے استیصال کریں۔ پھر زیرہ اور نمک چباکر قطور کریں۔ اوپر بیضہ اور بنفشہ کا ضماد رکھیں، دو دن کے بعد ذرور اصغر اور شیاف اَر میالوس کا دو یا تین دن سرمہ لگائیں تاکہ زخم مندمل ہو جائے۔ اس کے بعد تیز شیاف کا سرمہ لگائیں۔ پتلیوں کو کثرت سے الٹتے پلٹتے رہیں تاکہ چپک نہ سکیں۔

بعض امراض چشم میں شدید درد سر لاحق ہو تو صدغین کی دونوں رگوں کو کاٹنے اور درد سر میں سکون پیدا کرنے سے پہلے کوئی علاج نہ کریں۔ ورنہ بڑی مصیبتیں آجائیں گی۔ بالائی اور زیریں پلک میں پھوڑا نظر آئے جس میں مواد آگیا ہو تو اسے کھول کر صبر اور رسوت کا طلاء کریں۔

ودقہ :

ودقہ کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں بکھری ہوئی ہیجان میں ہوں گی۔ اشک جاری ہوں گے۔ سفیدی کے اندر ایک سرخ نقطہ نظر آئے گا۔ ساتھ میں آشوب بھی ہو تو ملکایا کا ذرور استعمال کریں۔ اور شیاف ابیض کے ذریعہ اسے رد کریں۔ آشوب نہ ہو تو ودقہ کو کافور سے بنے ہوئے شیاف ابیض سے بہادیں۔

شرناق :

شرناق ایک سلعہ ہے جو بالائی پلک میں نمودار ہوتا ہے۔ اور پلک کو بری طرح اٹھنے سے روکتا ہے۔ باہر سے پلک کو شگاف دے اسے نکال دیں۔

توثہ :

توثہ فاسد ردی خون سے بنتا ہے۔ پلک کے اندر سبز سیاہ یا بیحد سرخ پلپلا گوشت نظر آئے گا۔

118

اس سے ہر وقت خون رستا ہو گا صنارہ (ٹیڑھی سوئی) سے پھنسا کر کھینچیں اور جڑ سے کاٹ دیں، اس کے بعد زیرہ اور ملح کا قطور کریں۔ اور انڈے کا مغز اور بنفشہ کا، ضماد رکھیں۔ چند دنوں کے بعد اس پر شیاف قلئی یا شیاف زنجار جیسے گرم شیاف گذاریں۔

شبکرہ[1]:

شبکرہ کے مریض کو دار فلفل کا شیاف بطور سرمہ دیں۔ رات کا کھانا بالکلیہ ترک کرا دیں۔ دار فلفل کو بکری زائدہ کبدی کے ہمراہ پیس کر گوندہ لیں۔

۲۔ شبیار یعنی جب صبر و ایارج استعمال کریں۔ (جالینوس)

دمعہ میں میرے نزدیک مفید حسب ذیل نسخہ ہے:

رسوت ھندی، ھلیلہ زرد، صمغ عربی، اقاقیا، شیاف مامیثا، عصارہ سماق، دخان کندر، پانی میں سب کو پیس لیں اور شیاف بنائیں۔ کھرچ کر سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (مؤلف)

کلی نورستہ بھنگ سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اس قدر پکائیں کہ شہد کے مانند گاڑھی ہو جائے اس کا سرمہ استعمال کریں۔

پلکوں اور چشم کے اردگرد خون کے مر جانے میں۔ نمک ڈال کر گرم کیئے ہوئے پانی میں روئی کا ایک ٹکڑا بھگوئیں اور آنکھوں پر ہر گھنٹہ رکھتے رہیں۔۔ (طبیب نامعلوم)

پلکوں کے کناروں میں پیدا ہونے والے قمل کے لئے شمعون کی کتاب میں حسب ذیل علاج موجود ہے:

کناروں کو گرم پانی سے صاف کریں۔ پھر آب شب سے دھوئیں، یا کناروں کی جڑوں پر شب کا طلاء کریں۔ (مؤلف)

روز کور یہ ہے کہ قلیل النور نگاہ ادنی روشنی سے بکھر جائے جیسا کہ چمگادڑ کو پیش آتا ہے یہی وجہ ہے کہ کمزور روشنی میں نگاہ کام کرتی ہے۔

شب کور میں فلفل اور مشک کا سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ یا روغن بلساں، یا آب کراث، یا بچوں کا پیشاب بطور سرمہ استعمال کریں۔

حول میں عصارہ برگ زیتون کا سعوط استعمال کریں۔ (شمعون)

سبل کی علامت یہ ہے کہ قرنیہ اور ملتحمہ پر ایک جھلی نظر آتی ہے جو دود نما ہوتی ہے۔ سیاہی کے اردگرد رگیں نظر آتی ہیں۔ مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں دیکھ نہیں سکتا۔ (عبداللہ بن حیی)

۱۔ شبکرہ، عشاء۔ دن کو نظر آئے رات کو نظر نہ آئے۔ ۲۔ شبیار۔ صبر نیم ساڑھے چار گرام، پوست ھلیلہ زرد ساڑھے چار گرام، ترند ساڑھے چار گرام، زعفران دانگ گل سرخ ۱۴ گرام سب کو آہستہ سے کوٹ پیس کر گلاب میں ۹ گولیاں بنالیں ۳۔ گولی بوقت خواب استعمال کریں۔ کلی نورستہ بھنگ سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اس قدر پکائیں کہ شہد کے مانند گاڑھی ہو جائے۔ اس کا سرمہ استعمال کریں۔

119

سبل کا مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں آنکھیں کھولنے کی قدرت اسلئے نہیں رکھتا کہ روشنی سے اسے تکلف پہونچتی ہے، سبب معلوم کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

دمعہ کا حیرت انگیز برود:

اس سے غرب تک کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ خستہ ھلیلہ سیاہ۔ اسے اس قدر جلائیں کہ پینے کے قابل ہو جائے۔ آملہ، مازو، خستہ سوختہ کے ہم وزن، ریشمی کپڑے سے چھان کر اچھی طرح دوبارہ پیس لیں اور سرمہ لگائیں۔

ایسا ہی ایک نسخہ اور:

ھلیلہ زرد بھگولیں، پانی میں تین دن تک پڑا رہے۔ بعد ازاں چھان کر کحل مصول میں تین دن تک جذب کرائیں۔ پھر اچھی طرح پیس لیں۔ (ابن ماسویہ)

دمعہ کے لئے:

باب الجرب کے مطابق اولاً کھرچنا (تخشین) پھر وہ سرمے مستعمل ہیں جو اس کا استیصال کرتے ہیں احمر سے کچھ سلائیاں، پھر اخضر سے پھر باسلیقون سے سرمہ لگائیں۔ شب کور بالعموم بڑی مرطوب المزاج سرمہ گیں آنکھوں میں عارض ہوتا ہے۔

کبھی یہ رطوبت بیضہ کی کثرت اور اس کے ابھر آنے سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی یہ ان حضرات کو بھی لاحق ہو جاتا ہے جن کی پتلیاں چھوٹی اور بیحد تنگ ہوتی ہیں، نیز جن کی آنکھوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں کیونکہ آنکھوں کا مختلف الالوان ہونا اختلاف مزاج کی دلیل ہے، پتلی کا چھوٹا پن روح باصر کی قلت کی دلیل ہے۔ (جالینوس)

شعیرہ اور برد کے لئے عجیب وغریب نسخہ:

کندر، مر، دوجزء، لادن نصف جزء، شمع جزء، شب نصف جزء، بورق ارمنی نصف جزء، روغن سوسن کے تلچھٹ میں ملا کر طلاء کریں۔

پوری آنکھ کے اندر ابھار پیدا ہو جائے تو سب سے پہلے فصد کھولیں اور اس کے بعد طاقتور مسہل دیں۔ پھر اخدعین پر پچھنہ لگائیں اور آنکھوں پر قابض ادویہ رکھیں۔ انہیں باندھے رکھیں۔ آنسو کی کثرت موافق ہے۔ آنکھوں کے اندر سرکہ اور پانی کا قطور کریں۔

120

حول کے لئے عجیب الاثر:

عصارہ برگ زیتون کا سعوط استعمال کریں۔(اریباسیوس)

دمعہ کے لئے نہایت حابس سرمہ:

قلیمیا، توتیا، مرقشیشا، بسد، لولو، سرطان بحری، روسختج، فلفل، دار فلفل، نوشادر، ہر ایک ۹ گرام، سفیدہ ۱۸ گرام، صاف پانی کے ساتھ سب کو شیشہ کے ہاون میں تین دن تک گھسیں، اس کے بعد سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔(طبیب نامعلوم)

اپنے تجربہ کے مطابق اس سرمہ میں مجھے کوئی عیب نظر نہیں آیا، شعیرہ کے لئے یہ عمدہ اور مؤثر ہے۔(مؤلف)

حول کے لئے حیرت انگیز دوا:

یہ ہے کہ عصارہ برگ زیتون کا سعوط کریں۔ یہ عمدہ ہے۔(طبیب نامعلوم)

شعیرہ کے لئے:

موم سفید پگھلا کر شعیرہ پر رکھیں۔ قنہ اور نطرون باہم گوندہ کر اور تھوڑا مرودلے کر اس پر رکھیں۔ روئی پانی میں اس قدر بھگولیں کہ گوندھے ہوئے آٹے کے مانند ہوجائے اور شعیرہ پر رکھیں۔ یہ اسے منتشر کردے گا۔

طرفہ کے لئے:

برگ کرنب کو ابال کر آنکھوں پر ضماد کریں۔ بشرطیکہ خون[1] سفید نہ ہو رہے ہوں۔ صعتر پانی میں جوش دے کر کئی بار تکمید کریں، کپڑے کا ایک ٹکڑا اس جوشاندہ میں تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ یا آنکھوں کو اس کا مسلسل بھپارہ دیں۔ اس کے بعد سرکہ اور پانی میں اسفنج بھگو کر آنکھوں پر رکھیں۔ پھر بھی صحت نہ ہو، ورم اور سرخی علی حالہ بھی باقی ہو، تو پانی میں خردل پیس کر رکھیں۔

آنکھوں میں غبار یا دھواں پڑجائے تو دودھ کا قطور کریں۔ نہ ہو سکے تو صرف پانی کا بار بار قطور کریں۔ یہ صاف کرو گے، آنکھوں میں جو کچھ ہو گا اسے نکال دے گا۔ یا کسی سلائی کے سرے پر راتنج لے کر بال یا تنکا جو کچھ ہو اسے چپکا کر نکال لیں۔(ابن طلاوس)

---

[1] خون یعنی کبوتر اور فاختاؤں وغیرہ کا خون

121

ظفرہ کے لئے:

کندر کے ساتھ عورت کا دودھ بطور قطور استعمال کریں۔ ضربہ سے ملتحمہ کا کچھ حصہ پھٹ جائے تو زیرہ اور نمک چبا کر ایک کتانی ٹکڑے کے ذریعہ آنکھوں کے اندر نچوڑیں، خون کا اثر گاڑھا رہ جائے تو اس عصارہ کے اندر پانی میں زرنیخ احمر پیس کر اور نیم گرم کر کے ڈالیں۔ نیم گرم اس حد تک کریں کہ حل ہو جائے۔ پھر صاف حصہ کو اوپر سے لیکر قطور کریں۔

دواء حاد کے ذریعہ توشہ کا علاج:

توشہ زیریں پلک میں ہوتا ہے علاج کرنا چاہیں تو زیریں پلک کو کھینچ کر آنکھ کے اندر نرم روئی تیلی کے اوپر تک بھر دیں، تاکہ دوا کا کوئی اثر نہ پہونچے۔ پھر توشہ کو دواء حاد سے مسح کر کے دو گھنٹے چھوڑ دیں حتی کہ توشہ سیاہ ہو جائے، ضرورت ہو تو اعادہ کریں، اچھی طرح سیاہ ہو جائے تو اسے صاف کر دیں آنکھوں کو دودھ سے کئی بار دھو دیں، تاکہ دوا کا کچھ اثر ان تک نہ پہونچے، کیونکہ شدت درد سے غشی طاری ہو سکتی ہے۔ اور قرحہ بن سکتا ہے بعد ازاں بنفشہ کا قطور کریں تاکہ درد میں سکون ہو جائے۔ کاسنی کوٹ کر روغن گل میں گوندھیں، اور رکھیں دن میں کئی بار تبدیل کرتے رہیں۔ حتی کہ سکون ہو جائے ضرورت ہو تو یہی عمل دوبارہ کریں۔ (جامع الکحالین)

یہ تدبیر غلط ہے کاٹ دینا زیادہ بہتر ہے۔ کاٹیں اور روزانہ اسے الٹتے پلٹتے رہیں، زنجاری کا سرمہ لگائیں، یہ مؤثر ہے۔ یا شیاف زرنیخ استعمال کریں۔ (مؤلف)

عشا (شبکور) کے لئے:

عصارہ قثاء الحمار اور تخم خرفہ ہم وزن پیس کر سرمہ لگائیں عجیب الاثر ہے۔ (جامع الکحالین)

ظفرہ سرخ آنکھوں کے قریب یا سبز ہو تو نمک کے پانی سے تکمید کریں۔ آرد باقلی، افسنتین، زوفا، فوتنج وغیرہ، پوست مولی، اور منقی استعمال کریں۔ سیاہ مزمن ظفرہ کے لئے خردل اور اس کا دوگنا لحم التین (انجیر کا مغز) بطور ضماد استعمال کریں۔ (فیلغریوس)

ناشف دمعہ برود کا عجیب نسخہ:

توتیا سنجری، توتیا ھندی اس سے بہتر ہوگا، ۲۸ گرام، کحل اصفہانی ساڑھے تین گرام، قلیمیائے زر ۲ گرام، شادنہ ۵ گرام، کوٹ پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں، پھر ایک صاف ھاون میں پیس لیں، ھلیلہ زرد چھل کر ایک ھلیلہ ۷ اگرام پانی میں شب و روز بھگوئیں۔ پھر اس کے ساتھ تمام دواؤں

122

کو پیس کر ان میں آب حصرم ۲ گرام اور آب سماق ۲ گرام، اور کافور ۱۲۵ ملی گرام شامل کریں۔ اور استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے اور مجرب ہے۔ (عبدوس)
مسخن ادویات سے دمعہ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

شعیرہ:

شعیرہ ایک ورم حار ہوتا ہے پلک کے اندر طول میں ہوتا ہے۔ اسے پانی سے بار بار دھوئیں۔ پھر موم پگھلا کر اس میں سلائی داخل کریں اور شعیرہ پر رکھیں، ازالہ ہو جائے گا۔ یا روٹی اچھی طرح گرم کر کے رکھیں۔ (روفس)

جسأ:

جسأ ایک صلابت ہوتی ہے جو پلکوں سمیت آنکھوں کو عارض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ درد اور سرخی ہوتی ہے۔ بیدار ہونے کے وقت آنکھوں کو کھولنا دشوار ہوتا ہے، آنکھیں بیحد خشک ہو جاتی ہیں۔ صلابت کی وجہ سے پلکیں الٹی نہیں جاسکتیں، آنکھوں میں خشک اور سخت کیچڑ جمع ہو جاتا ہے۔
حکہ میں نمکین بورقی دمعہ، خارش، پلکوں میں سرخی اور قرحے لازماً ہو جاتے ہیں۔

سبل:

سبل یہ ہے کہ رگوں کے اندر غلیظ خون بھر جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دبیز اور سرخ ہو جاتی ہے۔ بالعموم سیلان، حکہ اور سرخی پائی جاتی ہے۔ یونانی میں ایک ایسے نام سے موسوم ہے جو دوالی سے مشتق ہے۔

شرناق:

بالائی پلک کے بیرون میں عارض ہونے والی ایک چیز ہے، یہ ایک لیسدار، شحمی، اعصاب اور غشاؤں سے بنا ہوا ایک پھوڑا ہوتا ہے۔ پلک کو کھولنا اور اوپر اٹھانا مشکل ہوتا ہے۔

123

جرب:

اسکی چار قسمیں ہیں:

ا۔ سرخی میں سب سے ہلکی، پلک کے اندر تھوڑی خشونت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ یہ سب سے ہلکی قسم ہے۔

۲۔ خشونت زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ میں درد اور ثقل ہوتا ہے۔

یہ دونوں قسمیں آنکھوں کے اندر بہ کثرت رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

۳۔ خشونت اس میں اور زیادہ ہوتی ہے۔ حتی کہ پلک کے باطنی حصہ میں انجیر جیسی سلوٹیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

۴۔ خشونت نہایت سخت ہوتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ خشونت کے ساتھ سخت صلابت موجود ہوتی ہے۔ (حنین)

یہاں یہ تذکرہ نہیں کیا کہ ان دونوں آخری قسموں میں آنکھوں کے اندر رطوبت ہوتی ہے (مؤلف)

بردہ:

بردہ ایک غلیظ رطوبت ہوتی ہے، جو پلک کے باطنی حصہ میں اولے کے مانند منجمد ہو جاتی ہے۔

تحجر:

تحجر ایک چھوٹا ورم ہوتا ہے جو پتھر جیسا ہوتا ہے اور خون ریز ہوتا ہے۔

التزاق:

التزاق سفیدی چشم یا سیاہی چشم سے پلکوں کے، یا پلکوں سے پلکوں سے چپک جانے کو کہتے ہیں
پہلی قسم قرحہ، یا ظفرہ کی قطع و برید وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے۔ (حنین)

دوسری قسم میں کسی ایک پلک کے اندر قرحہ عارض ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب طبیب آپریشن کر کے کنارے کا کوئی سلعہ نکال دیتا ہے اور اسے بند کر کے باندھ دیتا ہے۔ چنانچہ چپکنے

124

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

شترہ:

شترہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ بالائی پلک اتنا اوپر اٹھ جائے کہ سفیدیٔ چشم کو ڈھک نہ سکے۔ یہ پیدائشی یا کسبی ہوتا ہے۔ کسبی، شعر کی بیماری میں پلک کو حد سے زیادہ کاٹ دینے یا خیاطت کرنے (سوزن کاری) سے لاحق ہوتی ہے۔

۲۔ بالائی پلک سفیدیٔ چشم کے کچھ حصہ کو ڈھک نہ سکے۔ یہ پلکوں کا چھوٹا پن ہے۔ یہ بیماری پہلی جیسی ہے۔ البتہ اس سے کم ہوتی ہے۔

۳۔ پلک کے اندرونی حصے میں کسی بیماری کے علاج سے فضولی گوشت اگ آیا ہو۔ چنانچہ اس سے پلک اٹھ گئی ہو اور حسب ضرورت بند نہ ہوتی ہو۔

شعر:

بال الٹ کر آنکھوں میں چبھنے لگتا ہے۔

انتشار الاشعار:

دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ ساتھ میں پلک کے اندر غلظت، سرخی اور صلابت پائی جائے۔

۲۔ پلک علی حالہ ہو۔ یہ داء الثعلب یا کسی ردی مادہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

قمل:

جوئیں کے مشابہ ایک چیز پلکوں کے کناروں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ خورد و نوش کا اہتمام کرنے اور ریاضت و حمام کم کرنے والوں میں اس طرح جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

125

شعیرہ:

پلک کے کنارے ایک مستطیل ورم، شعیرہ (چھوٹے بال) کی طرح ہوتا ہے۔

126

چوتھا باب

آنکھوں کے عضلات کے تشنج، استرخاء اور ٹوٹنے کی وجہ سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں، آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال شکل، شتر، تشنج۔

پوری آنکھ نیچے کے جانب مائل ہو جائے تو یہ سمجھیں کہ جو عضلہ اسے اوپر کی جانب اٹھاتا ہے وہ مسترخی ہو چکا ہے۔ اوپر کی جانب مائل ہو جائے تو اسے تشنج سمجھیں۔ کسی ایک گوشہ چشم کی جانب مائل ہو تو اس عضلہ کا تشنج سمجھیں جو آنکھ کو اس جانب کھینچتا ہے اور مقابل کا عضلہ مسترخی ہو گیا ہے۔ ضربہ کے بغیر آنکھوں کے اندر ابھار آگیا ہو اور بصارت صحیح و سالم ہو تو یہ سمجھیں کہ اصل عضلہ مجوفہ کو کنٹرول کرنے والا عضلہ متاثر ہو کر پھیل گیا ہے۔ بصارت زائل ہو گئی ہو تو یہ عصبہ نوریہ کے استرخاء کا نتیجہ ہے۔ ضربہ کی وجہ سے بصارت چلی گئی ہو تو عضلہ ماسکہ کے ساتھ عصبہ مجوفہ بھی پھٹ چکا ہو گا۔ بصارت موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ صرف عضلہ کے اندر شگاف آیا ہے۔

بالائی پلک کا محرک عضلہ تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو بند نہیں ہو تا۔ اور شترہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر استرخائی کیفیت پیدا ہو جائے تو پلک اوپر نہ اٹھ سکے گی۔ پلک کو نیچے کھینچنے والا عضلہ متاثر ہو تو برعکس صورت پیدا ہو گی۔ کبھی پلک کا کچھ حصہ بند ہو تا ہے کچھ نہیں ہو تا۔ یہ اس وقت ہو تا ہے جب عضلہ کا بعض حصہ مریض ہو تا۔

127

طرفہ کا علاج:

آنکھوں کے اندر کبوتر کا خون یا عورت کا گرم دودھ ساتھ میں تھوڑا کندر پیس کر قطور کریں۔ یا آنکھوں میں نمک کا پانی قطور کریں۔ طبیخ زد فائے خشک وصعتر سے تکمید کریں۔ آنکھوں کے اندر ورم ہو تو ماءالعسل کے ساتھ منقی کا ضماد کریں، تحلیل نہ ہو تو اس کے ساتھ کوٹی ہوئی مولی کا اضافہ کریں۔ پھر بھی تحلیل نہ ہو تو تھوڑی بیٹ کبوتر کا اضافہ کریں۔

انتفاخ:

اس کا علاج وہی ہے جو ورم کا ہے۔ یعنی جسم کا استفراغ کریں، آنکھوں کے اندر پوشیدہ فضلہ کو تحلیل کریں اور اس کے اندر سر موں اور ضمادوں سے نضج پیدا کریں۔ البتہ اس نوعیت کی بیماری میں ادویہ مسددہ، باردہ، یا قابضہ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ صرف محلل اور مفشی ادویہ سے سروکار رکھیں۔

جسا کا علاج:

گرم پانی کی تکمید کریں، سوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہ بط کے ساتھ انڈا پینٹ کر رکھیں۔ سر پر بہ کثرت روغن انڈیلیں۔

حکہ کا علاج:

حمام، تدھین راس اور تعدیل غذا، حکہ اور جسا (صلابت چشم) دونوں میں وہ تمام دوائیں مفید ہیں جو تیز اور اشک آور ہوں۔ کیونکہ ان سے ردی فضلات کا استفراغ ہوتا ہے۔ حکہ کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو دواءارسطراطسن اس کے لئے مفید ہے۔

شترہ کا علاج:

اگر پلکوں کی قطع وبرید سے پیدا ہوا ہے تو لاعلاج ہے۔ عضلہ کے تشنج سے ہوا ہے تو اسے روغن، روغن ارنڈ کے مروخ، حمام اور ترطیب سے ڈھیلا کریں۔ پلک کے اندرونی حصہ میں گوشت اگ آنے سے لاحق ہوا ہے تو قطع وبرید کے ذریعہ یا زنجار و کبریت جیسی اکالی دواؤں سے ازالہ کریں۔ قطع وبرید سے کام لیں تو مذکورہ ادویہ سے داغ دیں۔ تاکہ فاضل گوشت اگنے نہ پائے۔ اور اسکی نگرانی کرتے رہیں۔ اسے باندھنا ضروری ہے تاکہ اسکی کیفیت معلوم ہوتی رہے۔ اسی طرح غدہ کا علاج بھی

128

ہے۔

سیلان:

اگر لحمہ اصلاً فنا ہو گیا ہے تو یہ نہیں اگے گا۔ کم ہو گیا ہے تو خود ماق پر کندر، صبر، مامیثا اور زعفران کا سرمہ لگائیں۔

بردہ:

سرکہ میں اشق پیس کر اس کے ساتھ بارزد شامل کریں اور بردہ پر طلاء کریں۔

شعیرہ:

اس پر سر کاٹ کر مکھی کور گڑیں۔ اور موم سفید کا ضماد رکھیں۔

قمل:

قمل کو نکال کر نمک کے پانی سے دھوئیں پھر اشفار پر شب یمانی اور مویزج چپکا دیں۔

ظفرہ اور جرب کا علاج:

دونوں صلب اور مزمن ہو چکے ہوں تو قطع و برید اور حک (کھرچنا) کے ذریعہ علاج کریں اگر ابتدائی حالت میں ہوں اور رقیق ہوں تو نحاس سوختہ، قلقند، نوشادر اور مرارہ غز جیسی جالی ادویہ کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر یہ کارگر نہ ہوں تو ساتھ میں اکالی اور معفن دوائیں شامل کریں۔ جرب کا استیصال شدید قابض ادویہ کر دیتی ہیں۔ ساتھ میں قرحہ یا آشوب چشم ہو تو پہلے رمد (آشوب چشم) اور قرحہ کا علاج ان کی اپنی دواؤں سے کریں۔ اس کے بعد جرب کا علاج کریں۔ عشا (شب کور) فصد و اسہال، پھر غرغرہ، عطوس استعمال کریں۔ ماٗقین کی رگوں کا کاٹ دیں۔ قبل از طعام زوفائے خشک اور سداب پلائیں۔ شب اور نوشادر کے ساتھ شہد اور اس رطوبت کا سرمہ لگائیں جو بھنے ہوئے جگر سے نکلتی ہے۔ آنکھوں کو بھنے ہوئے جگر کے ابخرات کے روبرو رکھیں۔

129

جحوظ کا علاج:

فصد یا اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ گدی پر پچنہ لگائیں، آنکھوں کو باندھیں اور ان پر نمکین ٹھنڈا پانی، عرق کاسنی، عرق اطباط اور تمام قابض ادویہ کے عرق انڈالیں۔

تیز اور مدر دمع ادویہ حمہ اور جسا میں مفید ہیں۔ زنجار، قلقطار، فلافل، زنجبیل، سنبل سے انہیں تیار کیا جاسکتا ہے۔ یہ ظلمت بصر اور سدہ میں مفید ہیں۔ سر میں امتلائی کیفیت ہو اور ہوا جنوبی چل رہی ہو تو مذکورہ سرمہ استعمال نہ کریں۔

شرناق:

بالائی پلک کے اندر ایک شحمی شئے نکل آتی ہے۔ اور پلک کو اوپر اٹھنے سے روکتی ہے۔ خاص کر بچوں کو پیش آتی ہے۔ کیونکہ ان طبیعتوں میں رطوبت ہوتی ہے۔ بالائی پلک مرطوب اور مسترخی ہو جاتا ہے۔ اگر اس مقام کو ہم اشارہ اور بیچ کی انگلیوں سے دبائیں اور پھر الگ کرلیں تو بیچ میں ابھار پیدا ہو جائے گا۔

مریضوں کو نزلہ ہو جاتا ہے۔ دمعہ تیزی سے ہوتا ہے، آشوب چشم کا عارضہ بھی بہ کثرت ہوتا ہے۔

علاج:

مریض بیٹھ جائے، کوئی خادم اسکا سر پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچے اور پیشانی کی کھال آنکھ کی جانب سے گھسیٹے، تاکہ پلک اوپر اٹھ جائے۔ معالج پلک اور پلک کے کنارے کو اشارہ اور بیچ کی انگلیوں کے درمیان لے لے پھر ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا دبائے تاکہ رطوبت مجتمع ہو کر دونوں انگلیوں کے درمیان دب جائے۔ خادم جلد کو پپوٹے کے وسط سے کھینچے، شرناق ہاتھ آجائے، جیسے بھی سہل ہو جائے اسکے بعد ہم آہستگی سے شگاف کر کے شرناق الگ کرلیں گے۔ جاہل اور نادان حضرات کبھی پوری پلک کی گہرائی تک کاٹ دیتے ہیں۔ شرناق نمایاں ہو گیا تو فبہا ورنہ ہم بھی گہرائی تک جائیں گے۔ ہمارا یہ عمل عرضی ہوگا۔ حتی کہ شرناق نمایاں ہو جائے۔ نمایاں ہوتے ہی اپنی انگلیوں پر ہم ایک کتانی ٹکرا لپیٹیں گے تاکہ شرناق ہماری انگلیوں سے پھسل نہ سکے۔ پھر دائیں بائیں اور اوپر کھینچیں گے، حتی کہ وہ سکڑ کر نکل آئے اور کچھ بھی نہ رہ جائے۔ اگر یہ گمان ہو کہ کچھ رہ گیا ہے تو اس پر نمک چھڑک دیں تاکہ مابقی گل جائے، پھر اس پر سرکہ میں تر کر کے کپڑے کا

130

ٹکڑار کھ دیں، دوسرے دن ورم حار سے محفوظ رہیں تو چپکانے (ملزقہ) ادویہ سے علاج کریں۔ جن کے اندر رسوت، شیاف مامیثا اور زعفران شامل ہیں حتی کہ مریض بہ معیشت ایزدی شفایاب ہو جائے۔ (انطلیس و بولس)

کبھی یہ صفاق چشم کو پکڑ لیتا ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھ صفاق بھی نکل آتا ہے قطع و برید کی جائے تو خطرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (انطلیس)

اندازہ ہو جائے کہ معاملہ ایسا ہی ہے تو ضروری ہے کہ اسے زائل نہ کریں۔ بلکہ جو حصہ صفاق سے چمٹا ہوا نہ ہو اسے تو نکال دیں بقیہ کو نمک چھڑک کر ضائع کریں۔ (مؤلف)

ظفرہ:

ظفرہ کچھ چمٹا ہوا ہوتا ہے، یہ معلق کر دیا جائے تو زائل ہو جاتا ہے۔ کچھ متحد ہوتا ہے ۔ یہاں ضرورت ادھیڑنے کی ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ ایک کم خمیدہ تیز سوئی لیں اور اس سے ظفرہ کو معلق کر دیں۔ پھر ایک سوئی داخل کریں جس کا سوراخ تھوڑا ٹیڑھا ہو اور جس کے اندر دھاگہ یا بال پڑا ہوا ہو، ایک یا دو مقام پر جو بہتر ہو ایسا کریں۔ اور سوئی کو کھینچیں تا کہ ظفرہ معلق ہو جائے۔ اگر متحد نہ ہو گا تو کھینچنے کے ساتھ وہ بھی چلا آئے گا۔ متحد ہو گا تو آہستہ سے ایسی چھری سے ادھیڑ دیں گے جو زیادہ تیز نہ ہو۔ (انطلیس و بولس)

شفاخانہ میں میرا مشاہدہ ہے کہ ادھیڑنے کے لئے نشتر کا نچلا حصہ لحمہ آماق تک پہونچ گیا، پھر کاٹا گیا۔ ظفرہ کا کچھ بھی حصہ چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ چھوڑ دیا گیا تو دوبارہ عود کر آئے گا۔ اور لحمہ سے آگے نہ بڑھنا چاہئے ورنہ رشح ہو جائے گا۔ بس ظفرہ کو جڑ سے کٹ دیں۔ ظفرہ اور لحمہ میں فرق یہ ہے کہ ظفرہ عصبی ساخت کا سفید اور صلب ہوتا ہے جبکہ لحمہ نرم سرخ اور گوشت کا بنا ہوتا ہے۔ مذکورہ عمل کے بعد آنکھوں کے اندر نمک اور زیرہ چبا کر قطور کریں۔ سفیدی بیضہ رکھ کر پٹی باندھیں اور دوسرے دن کھول دیں، بندھی ہوئی حالت میں آنکھوں کو کثرت سے حرکت دیتے رہیں تا کہ چپک نہ سکیں۔ کھولنے کے بعد نمک کا پانی قطور کریں، پھر بقیہ سارے علاج کریں۔ ورم حار ہو جائے تو مسکن دوائیں استعمال کریں۔ (مؤلف)

اشیاف دینار جون ظفرہ کے لئے مجرب ہے۔ اس میں زرنیخ شامل ہوتا ہے۔

131

ظفرہ رقیق ہے تو اسکا علاج روتخج، نوشادر، قلقدیس اور اصل السوس سے کریں۔ اس بھی زیادہ مفید شیاف قیصر، باسلیقون حاد اور روشنائی ہے۔

شب کور کے لئے اور اس کے لئے جس کی نگاہ دور کی صحیح ہو اور قریب کی صحیح نہ ہو۔
فلفل، دار فلفل، قنبیل ہموزن۔ ریشمی کپڑے سے چھان کر برابر سرمہ لگائیں۔ (ابن سرابیون)

سبل زیادہ تر ایک ہی آنکھ میں عارض ہوتا ہے۔ اور تقریباً پوشیدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ تندرست آنکھ مریض آنکھ کو بتادیتی ہے۔ اسمیں پتلی کم ہو کر تنگ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ صافاق قرنیہ کے اندر کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

متعدد قرابادین میں مجھے شیاف کا ایک نسخہ نظر آیا ہے جو دینارجون اور شیاف قیصر کے مابین ہے

یہ نسخہ حسب ذیل ہے:

اصل السوس ۳۵ گرام، روتخج ساڑھے ۷ اگرام، قلقطار ساڑھے ۱۰ اگرام، زنجار ۷ گرام، نوشادر ساڑھے ۳ گرام، زرنیخ اصفر ۵ گرام، شیاف یا ذرور بنائیں اور ظفرہ پر چھڑکیں۔

ظفرہ کے لئے عجیب الاثر:

زرنیخ اصفر، حجر الفلفل، ملح اندارنی، شیاف بنائیں، اور آب کشنیز تر میں حل کر کے قطور کریں (آثار) پپڑیوں کو تحلیل کرنے والی ادویہ سے شیاف تیار کرتے ہیں۔

عمل بالحدید سے بے نیاز کرنیوالا مجرب نسخہ:

پنبہ دانہ کے لب کا روغن نکال لیں۔ پھر ایک غضاری (۱) برتن لیں، اور غضار کو دور کر کے بقیہ حصہ اچھی طرح پیس لیں۔ اس کے بعد اسے روغن میں شامل کریں۔ اور دونوں کو خوب گھونٹیں۔ پھر سلائی سے دوالے کر ظفرہ پر رگڑیں۔ دن میں کئی بار حتی کہ نرم ہو جائے۔ انشاء اللہ شفا ہو گی۔

ظفرہ کے لئے دواء کاتب یعنی برود:

کف دریا ساڑھے تین گرام، بورہ ارمنی ساڑھے تین گرام، ملح اندرانی ساڑھے تین گرام، زنجار دو گرام، نوشادر دو گرام، سفیدہ رصاص سات گرام، اصل السوس ۱۰ گرام، بار بار پیسیں، خاص کر اصول شونیز، (غالباً اصل السوس ہے) کو۔ صبح و شام بطور ذرور استعمال کریں۔ اور سلائی سے رگڑیں۔ بہتر ہے کہ یہ عمل حمام کے بعد ہو۔

---

(۱) غضار۔ باریک ذرات کی مٹی جو اچھی طرح پیوست ہوتی ہو۔ اس سے چینی برتن بنائے جاتے ہیں۔

132

ظفرہ کا علاج:

سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ گرم پانی کا بھپارہ لیں حتی کہ آنکھیں گرم اور چہرہ سرخ ہو جائے۔ یا پھر حمام میں داخل ہوں۔ اور اس دوا کو یا جرب کی کوئی دوا سلائی سے لے کر ظفرہ پر رگڑیں۔ کچھ دیر تک پلک کو پکڑے رکھیں پھر چھوڑ دیں، درد تیز ہو تو گرم پانی سے تکمید کریں، اور دھو دیں۔ یہی عمل کئی دن تک دہرائیں حتی کہ ظفرہ نرم ہو کر نکل جائے۔ اگر حد سے زیادہ غلیظ ہو تو شیاف قیصر، باسلیقون اور روشنائی حاد سے کام لیں۔ یہ ظفرہ کی نہایت اچھی دوائیں ہیں۔ (جالینوس)

ظفرہ کے لئے مجرب نسخہ:

کندر پیس کر اس پر گرم پانی ڈالیں اور ایک گھنٹہ چھوڑ دیں، پھر اس پانی کا سرمہ لگائیں، عجیب الاثر ہے۔

حکہ کے لئے مفید، جالی، قاطع دموع، مبرد اور بصارت روشن کرنے والی دوا:

توتیا اخضر مصولی دو جزء، ہلیلہ زرد محکوک ایک جزء، صبر احمر ایک جزء، فلفل ایک جزء، دار فلفل ایک جزء، مامیران ایک جزء، عروق ایک جزء، حصرم کا پانی نچوڑ کر صاف ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر اس میں دوائیں ڈبو کر پیسیں پھر انہیں ایک ہفتہ بھیگنے کے لئے چھوڑ دیں، پھر خشک کر کے پیس لیں اور محفوظ کر لیں۔ مفید ہے۔ (طبیب نا معلوم)

یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ آنکھ اور کان کی خارش (حکہ) کے لئے مفید تیز قسم کے برودات ہیں۔ دواء حصرم اس کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

شرناق پر گہرے آپریشن سے بڑی غلطی ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ پلک کی کھال ایک گوشہ میں کھینچ کر کھال اور کھال کے نیچے جھلی کو یکبارگی کاٹ دیں تو کاٹنے کے مقام سے چربی ابھر آئے گی۔ جس انگلی کو کھال کے ارد گرد گھمایا ہے اور جو پلک سے پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ذریعہ ابھری ہوئی چربی کو دبائیں تو اس سے شدید درد اور ورم حار پیدا ہو جائے گا۔ کچھ رہ بھی جائے گا جو صلب ہو گا۔ اور پلک کو کھولنے کی راہ میں شرناق سے بھی بری رکاوٹ ثابت ہو گا۔ برائی یہ ہے کہ عضلہ کا بہت سارا حصہ کٹ جائے گا جس کی وجہ سے پلک کو اٹھانے میں وہ کمزور ہو جائے گا۔ (جالینوس)

اس سلسلہ میں احتیاط کی بات یہ ہے کہ سلع کی طرح اسے بھی تھوڑا تھوڑا قطع کیا جائے حتی کہ چربی نمایاں ہو جائے۔ یا پھر قطع طول میں کیا جائے۔ (مؤلف)

133

عمل تشریح میں شرناق کے اخراج کے باب میں ایک ضروری بات ہے، جسے ہم نے تشریح العین میں ضبط کر دیا ہے لہذا اس کا مطالعہ کریں۔ (جالینوس)

پلکوں کے کھردرے پن اور جرب میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ایسی دواؤں سے کھرچا جائے جس کے اندر حدت ہو۔ یہ ممکن تب ہی ہے کہ جب فصد کا اقدام کریں، ورنہ جتنا نکالیں گے اس سے زیادہ یہاں پیدا کر دیں گے۔

ظفرہ کے لئے:

بزر بنج احمر کو دودھ میں رگڑ کر تین قطرے صبح وشام قطور کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (جالینوس)

ظفرہ کے ازالہ کے لئے:

ٹیڑھی سوئی سے معلق کریں اور پھر باریک سرے والی قینچی کے سرے سے اس کا وہ حصہ کاٹ دیں جو آلہ کا مدخل ہے۔ آلہ فرج نما ایک آلہ لیں، البتہ اس کا سر حوضی، چکنا، کنگھیوں کے دندانہ کی طرح ہو، تیز نہ ہو، فقط مقدح (۱) کی تیزی کی حد تک ہو۔ مقام مطلوب میں داخل کریں اور ادھیڑیں۔ نہ ہو سکے تو صنارہ (ٹیڑھی سوئی) کو ظفرہ پر گذاریں اور احتیاط سے کام لیں۔ اس کے بجائے مضبوط دھاگہ استعمال کریں۔ انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔ (مؤلف)

جرب نام ہے پلکوں کے اندرونی حصہ کی خشونت (کھردرے پن) کا۔ یہ غلیظ نہ ہو تو شیاف احمر کافی ہے۔ تیز ہو تو اسکے بعد شیاف اخضر استعمال کریں۔ غلیظ ہو، پلک کے ساتھ دیکھا جا سکے، سرخی کے ساتھ بہت زیادہ غلظت پتھر کے مانند ہو تو حک کرنے کی ضرورت ہے اس کے بعد شیاف استعمال کریں۔ خفیف ہو تو شیاف احمر، حمام، سفیدہ اور توتیا کافی ہیں، اسی طرح ذرور ابیض بھی، یہ سب مجرب ہیں۔ مگر اس کی ضرورت تب ہی ہوتی ہے جب آنکھوں کے اندر آشوب یا قرح ہوں۔ ان سے صحت ہو جانے کے بعد ادویہ حادہ کے ذریعہ علاج کریں۔ پلکوں کی غلظت اور شدید سرخی کے ساتھ سلاق کے لئے نسخہ۔ شحم رمان کوٹ کر ضماد کریں۔ یہ مسکن اور اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

جفن پلک کو حد سے زیادہ رگڑنا استرخاء کا باعث ہے۔ یہ بیحد ردی ہے۔ کیونکہ بال اندر کو الٹ جاتے ہیں۔ حک کی حد یہ ہے کہ کھردراپن جاتا رہے۔ اور اس سے پلکوں کی نرمی ظاہر ہو جائے اور بس۔

---

(۱) مقدح۔ آلہ قدح

134

سبل:

سبل کا مریض نہ سعوط لے، نہ روغن کے قریب جائے نہ کوئی چیز سر پر رکھے۔

شعیرہ کے لئے:

پوری شب داخلیون کا ضماد رکھیں، عمدہ ہے۔

جرب کا علاج:

جرب کا عمدہ علاج یہ ہے کہ چند سلائیاں احمر، پھر اخضر، پھر باسلیقون کا لگائیں۔ رمادی کا اس باب میں نہایت عمدہ اثر ہے۔ کوئی شخص شیاف کا متحمل نہ ہو، یا مخالفت کرنا چاہتا ہو تو احمر و اخضر کے بجائے ان بیماریوں میں رمادی استعمال کریں۔

سبل کو چمٹی سے نکال دینے کے بعد دو دن ذرور اصفر کا سرمہ لگائیں۔ اس کے بعد حاد ادویہ استعمال کریں۔ جرب کو رگڑنے کے بعد حاد دوائیں استعمال کریں، کیونکہ اسے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو پوشیدہ کر کے اس کا ازالہ کر دیں۔

اصل السوس کو خشک کر کے اچھی طرح کوٹ پیس لیا جائے تو یہ ظفرہ کی نہایت عمدہ دوا ہو گی۔

دحان المر، میعہ اور قطران حصہ اماق کے لئے موزوں ہیں۔

مر سے بنا ہوا شیاف ظفرہ میں تیر بہدف ہے۔ اس کے بعد شیاف کندر، پھر شیاف زعفران کا درجہ ہے۔ پھر کیا ضروری ہے کہ ہم خون کبوتر کا قطور کریں۔ حلبہ اس خون سے بھی بہتر ہے۔ ماء الجبن بھی اس کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

صلابت کے لئے:

بیہ مرغ، لعاب اسپغول، موم، روغن، ضماد کریں۔ اس سے بھی زیادہ مؤثر لعاب کتاں، حلبہ موم اور روغن کے ساتھ، حمام، گرم پانی کا بھپارہ آنکھوں میں دودھ کی دھار مارنا، پلکوں کو دھونا، بعض سبزیوں اور جھاگ کے ساتھ گرم پانی کی تضمید ہے۔ (مؤلف)

انڈے کی زردی اور سفیدی روغن گل میں پھینٹ کر آنکھوں پر رکھیں جبکہ ورم حار اور ضربہ یا جراحت سے درد ہو۔ عمدہ مؤثر اور مفید ہے۔ (جالینوس)

بچھڑے کی ہڈی کا گودہ، روغن حل، موم سب کو پگھلا کر سخت، صلب اور بطی الحرکت پلکوں پر رکھیں، مفید ہے۔ (اطہور سفس)

135

رسوت جرب سے صحت دیتی ہے اور رطوبت مزمنہ منھ کو دفع کرتی ہے (دیسقوریدوس)
یہ وہاں مستعمل ہے جہاں حدت، حرارت اور سلانات ہوتے ہیں۔ اقاقیا، آنکھوں کے جملہ ابھار کو روکتی ہے۔
باقلی، کندر، گلاب اور سفیدی بیضہ کے ساتھ مخلوط کر کے استعمال کرنا، پتلی اور جملہ آنکھ کے ابھار (نتوء) کو مفید ہے۔ صبر، چشم اور گوشہ چشم کی حدت کے لئے بیحد مسکن ہے۔ (مؤلف)
بسد دمعہ کے لئے عمدہ ہے کیونکہ آنکھوں کو بیحد خشک کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
سکبینج کو پیس کر شعیرہ اور بردہ پر طلاء کرنا دونوں کو زائل کر دیتا ہے۔ (خوز)
آب انار شیریں کا سرمہ ظفرہ کے لئے عمدہ۔ (ابن ماسویہ)
رتہ پیس کر اسکا پانی اثمد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا حول کے لئے عمدہ۔ (ابن بطریق)
سقمونیا اور شورق دونوں گرم ہیں اور ظفرہ کا استیصال کر دیتے ہیں۔ (خوز)
آنکھوں کا سل یہ ہے کہ آنکھ اصل حالت سے ہلکی چھوٹی اور پتلی کی تنگ نظر آئے۔ (بقراط)
شیاف زرنیخ ظفرہ اور سرخ عروق چشم کے لئے مفید ہے۔ یہ شیاف دینار جون کے نام سے معروف ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

قلیمیا ساڑھے تین گرام، زنجفر ساڑھے تین گرام، زرنیخ سرخ ساڑھے تین گرام، سکر طبرزد ساڑھے تین گرام، مر ۵۰۰ ملی گرام، عروق ۵۰۰ ملی گرام، زعفران ۵۰۰ ملی گرام، اشق ۲ گرام، کندر ۲ گرام، اشق کو پانی میں ملا کر شیاف بنائیں۔ (قرابادین کبیر)
کمہ سرخ، خشک اور مزمن آشوب چشم ہے جس کے ساتھ کیچڑ نہیں ہوتا، عروق چشم نمایاں ہو جاتی ہیں۔ سبل عروق چشم کا امتلاء اور تمام عروق پر جھلی نما پردہ کے آجانے کا نام ہے۔ (تیاذوق)

شب کور کے لئے:

سداب زیادہ کھائیں، قبل از طعام طبیخ سداب پئیں، اس طبیخ کے ساتھ شیاف مرارات یا روغن بلساں کا سرمہ لگائیں۔ فصد ایارج اور صدید سبد پہلے استعمال کریں۔

شعیرہ کے لئے:

سکبینج سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں، عجیب الاثر ہے کسی کو مسلسل دمعہ کی شکایت ہو۔ درد

136

نہ ہونہ کوئی ظاہری سبب موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کے عضلات چشم کمزور ہو چکے ہیں۔(مسیح)
ان کا علاج طاقتور، مجفف اور مسخن ضماد ہیں۔ برف سے جس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہوں تو اپنے ہاتھوں میں سیاہ کپڑے کا ٹکڑا رکھ لے۔ آنکھوں پر گیہوں کے ڈنٹھل کا جوشاندہ انڈیلے، ایک اون اس میں تر کرکے نیم گرم تکمید کرے۔ یا کسی پتھر کو گرم کرکے اس پر شراب انڈیلے اور آنکھوں کو اس کے محاذ میں قائم کرے، یا کسی گرم اون کے ذریعہ نبیذ کی تکمید کرے، یا بابونہ او شواصر، کی تکمید کرے، مرزنجوش، شبت اور اذخر آفتابہ میں جوش دے کر بھپارہ لے اور معطس ادویہ کا عطوس استعمال کرے۔(مؤلف)

سبل کے لئے:

نحاس قبرسی کے پترے پیشاب میں ڈال کر شب و روز چھوڑ دیں پھر ملیں، اس پیشاب کا سرمہ استعمال کریں۔(مسیح)

رمد حاد کے ساتھ آنکھوں کے اندر سبل ہو تو تنہا سماق کا شیاف بنا کر سرمہ استعمال کریں۔ یہ اسے بالکلیہ کاٹ دے گا، اور آشوب میں بھی مفید ہے۔(ابو عمرو)

جالینوس کا قول ہے، کہ جس کی آنکھوں میں بڑی رگیں خون سے پر ہوں، مگر شدت کا امتلاء نہ ہو اسے شراب پلائی جائے اور سونے کی تاکید کی جائے۔ صحت ہو جائے گی۔(حکیم بن حنین)

سبل سرخ رگوں کا نام ہے جو خون سے بھر کر غلیظ ہو جاتی ہیں اور ابھر آتی ہیں، اکثر اس کے ساتھ سیلان، دمعہ، خارش اور سرخی ہوتی ہے۔ یونانی میں اس کا اسم دوالی سے مشتق ہے۔(حنین)

سبل مزمن ہو جائے تو آماق اور پیشانی کی رگوں کی فصد کھول دینا ضروری ہے۔(مؤلف)

سبل کی قسمیں:

۱۔ کھوپڑی کے اندر جو نالیاں ہوتی ہیں وہاں سے پیدا ہو قرنیہ کے اندر رگوں کی سرخی بادل کی طرح نظر آئے گی، اس کے ساتھ خارش، متواتر چھینکیں، کثرت سے آنسو، اشفار (پلکوں کے کنارے) میں انتشار اور آنکھوں کی گہرائی میں پھڑکن ہو گی۔

۲۔ کھوپڑی کے باہر جو رگیں ہوتی ہیں وہاں سے یہ پیدا ہو۔ اس کے ساتھ پپوٹوں میں حرارت کا احساس، رخساروں میں سرخی، کنپٹیوں کی رگوں میں شدید ضربان (پھڑکن) قرنیہ اور ملتحمہ کو

137

ڈھانکنے والی رگیں خون سے پر بادل کے مانند ہوتی ہیں۔ انہی کو سبل کہتے ہیں۔

ہمارے نقطہ نظر کے مطابق سبل کا اخراج، ٹیڑھی سوئیوں (صنافیر) کی ساخت ایک سوئی لے کر اس میں باریک دھاگے پروئیں۔ اور سبل میں داخل کر کے دھاگہ نکالیں۔ سبل کو اسی طرح جس حد تک چاہیں پکڑ کر معلق کریں۔ اسکے بعد دھاگہ کھینچ لیں تاکہ سبل ملتحمہ سے الگ ہو جائے اور فوراً قینچی کی دھار سے کاٹ دیں۔ قرنیہ کا جہاں مقام ہے وہاں بہت زیادہ ہوشیار رہیں۔

ملتحمہ کے مقام کو نگاہ میں رکھیں، سبل کل کا کل نکال لیں اور دیکھیں ملتحمہ صاف ہو چکا ہے تو نمک اور زیرہ چبا کر آنکھوں میں قطور کریں۔ ایک روٹی کے اندر سفیدی بیضہ اور روغن گل لت کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ گدی کے بل مریض کو سونے کا حکم دیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب کہ شفاء ہو چکی ہو۔ شیاف احمر کا سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ صحت ہو گی۔

کبھی سبل کو دھاگوں سے نہیں ٹیڑھی سوئیوں سے معلق کرتے ہیں مگر دھاگوں سے معلق کرنا زیادہ بہتر اور احتیاط کے مطابق ہے۔ (حنین)

اخراج سبل کے موقعہ پر نمک اور زیرہ کو چبا کر کپڑے کے ایک ٹکڑے سے قطور کرنا اور زردی بیضہ مرغ کی تضمید کرنا لازم ہے۔ مناسب یہ ہے کہ مریض آنکھوں کو ہر گوشہ کی جانب آہستہ حرکت دیتا رہے تاکہ تشنج اور یکطرفہ انقباض پیدا نہ ہو۔ اخراج سبل کے دوسرے دن اقراماطیقان اکبر کا پھر اس کے بعد شیاف کا سرمہ لگائے۔ (شیوع نجت)

اخراج سبل کے دوسرے دن درد محسوس ہو۔ اور اخراج کا معاملہ تکلیف دہ اور سخت رہا ہو تو بیضہ جب تک درد میں سکون نہ ہو جائے۔ الگ نہ کریں، انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ (مؤلف)

سبل ایک امتلائی کیفیت ہے جو آنکھوں کی وریدوں میں دم غلیظ سے لاحق ہو جاتی ہے۔ اسکی وجہ سے ورم اور سرخی آجاتی ہے۔ اکثر اسکے ساتھ خارش ہوتی ہے۔ اولاً فصد و اسہال کے ذریعہ استفراغ کریں۔ پھر رمد مزمن اور جرب میں جو دوائیں مستعمل ہیں مثلاً شیاف احمر و اخضر کا سرمہ لگائیں۔ (ابن سرافیون)

سبل کا بالکلیہ ازالہ کر دینے والا شیاف:

ترش مزہ کی پھٹکری جو سیاہ نہ ہوئی ہو۔ گلنار، عصارہ، لحیۃ التیس، ملح اندرانی، عصارہ حصرم، خشک کر کے صمغ سماق یا صمغ قرظ کے ساتھ شیاف بنائیں اور مسلسل بطور سرمہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

ظفرہ پر سلائی سے زنجار الحدید رگڑنا مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

138

حجر جشی بشرطیکہ زیادہ صلب نہ ہو۔ ظفرہ کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس و جالینوس)

زنجار مخلوک یک جزء، اشق نصف جزء، اسے علیحدہ پیس لیں۔ پھر دونوں کو اکٹھا پیسیں۔ اس دواسے پانچ سلائیاں صبح کو اور پانچ سلائیاں شام کو آنکھوں میں پھیریں۔ اسکے بعد اصل السوس غبار کی طرح پیس کر ذرور کریں۔ ظفرہ کے لئے عجیب الاثر ہے۔ (ابو عمر کحال)

بتوع (دودھ کا پودا) کا دودھ ظفرہ کا استیصال کر دیتا ہے۔ شہد کے ساتھ انگور ظفرہ سے صحت کے لئے عمدہ ہے۔ نمک ظفرہ کو پگھلاتا اور آنکھوں کے لحم زائد کو گلا دیتا ہے۔

سرطان بحری اور زمین سے کھودا ہوا نمک باہم ملا استعمال کرنے سے ظفرہ پگھل جاتا ہے۔ (ابو عمر کحال)

مچھلی کی سوختہ کھال نمک کے ساتھ ظفرہ کو پگھلا دیتی ہے۔ (جالینوس)

اصل السوس خشک کر کے پیس لی جائے تو اس کا استعمال ظفرہ کے لئے عمدہ ہے۔

(دیسقوریدوس، بروایت جالینوس)

آب انار ترش کا سرمہ ظفرہ میں مفید ہے۔ (ایضا)

شب کی تمام اقسام پلکوں کے لحم زائد کو پگھلا دیتی ہیں۔ (ابن ماسویہ)

ظفرہ اور سفیدی کے لئے کوئی سرمہ استعمال کریں تو دواء سلائی کے سر پر لیں اور مقام ماؤف کو فقط عمدہ طور پر رگڑیں۔ یا پلک کو ہاتھوں سے تھوڑی دیر کے لئے پکڑ لیں پھر چھوڑ دیں تا کہ دوا پوری آنکھ میں نہ جاسکے۔ (مؤلف)

انجیر کو شہد کے ساتھ جوش دیں اور سمیدی روٹی میں آمیز کریں۔ تھوڑا قنہ بھی شامل کریں۔ اور شعیرہ پر ضماد کریں۔ صحت ہو گی۔ سکنجبین ہمراہ سرکہ کا لطوخ شعیرہ اور بردہ کو تحلیل کر دیتا ہے۔

(جالینوس بروایت حکیم بن حنین)

شعیرہ ایک سرخ مستطیل ورم ہوتا ہے جو پلکوں کی گہرائی میں طولاً عارض ہوتا ہے۔ پانی سے بکثرت دھوئیں۔ موم پگھلا کر اس میں سلائی داخل کریں۔ اور شعیرہ پر گذاریں حتی کہ چپک جائے۔ یا لب خبز کی تکمید کریں۔ حدت موجود ہو تو سر کا مسح کریں۔ (روفس)

ظفرہ کا علاج طاقتور جالی ادویات سے کیا جاتا ہے۔ حتی کہ اس میں ادویہ معفنہ تک داخل کی جاتی ہیں۔

شعیرہ کے لئے:

بارزد ایک جزء، بورق ارمنی چھٹا جزء، دونوں کو مخلوط کر کے شعیرہ پر رکھیں۔ یا موم تھوڑی

139

زاج میں گوندہ کر رکھیں۔ یا طبیخ تین بارزد ملا کر رکھیں۔ اس میں اور بردہ میں سکنجبین ہمراہ سرکہ کا طلاء مفید ہے۔ آرد جو شراب محسل کے ساتھ جوش دے کر اس میں بارزد شامل کریں اور شعیرہ پر ضماد کریں۔ مفید ہے۔

ظفرہ کے لئے:

قلقنت، نوشادر، تھوڑی صمغ، شیاف بنائیں اور ایک سلائی سے رگڑیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

شعیرہ کے لئے:

اس پر صبر رکھیں، یہ ادویات حاضرہ میں ہے۔ (جالینوس)

افشار میں قمل (جوئیں) کے شکار وہ حضرات ہوتے ہیں جو کثرت سے کھاتے ہیں اور ریاضت اور حمام سے کم سروکار رکھتے ہیں۔

"غدہ" ماق اکبر کے لحمہ کے بڑے ہو جانے کو کہتے ہیں۔

شرناق:

عصبی اور غشائی بناوٹ کا ایک لیس دار شحمی جسم ہے جو بالائی پلک کی اوپری سطح پر نمودار ہوتا ہے

بردہ:

ایک غلیظ رطوبت ہوتی ہے جو اولے کی مانند پلک کے اندرونی حصہ میں منجمد ہوتی ہے۔ تجر۔ پلک میں پیدا ہونے والا پتھر جیسے فضلہ کو کہتے ہیں۔

التحام:

یہ ہے کہ پلک آنکھ کے ساتھ، پلک پلک کے ساتھ، یا آنکھ کی سفیدی، یا سیاہی، یا دونوں کے ساتھ چپک جائے۔

شترہ کی تین قسمیں ہیں

ا۔ بالائی پلک اس قدر اوپر اٹھ جائے کہ آنکھ سفیدی کو ڈھانک نہ سکے۔ یہ طبعی بھی ہوتا ہے اور

140

نامناسب سوزن کاری کے نتیجہ میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ طبعی طور پر پلکوں کے چھوٹے ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ پلکوں کے باہر کی جانب الٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ قرحوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو صلب پپڑیاں یا لحم زائد پیدا کر دیتے ہیں۔

شعیرہ:

بال نما ایک مستطیل ورم کو کہتے ہیں، یہ پلک کے کنارے پیدا ہوتا ہے۔ قرحہ کے اثر سے شترہ لاحق ہوا ہو تو ناقابل علاج ہے۔ عمل بالحدید بے اثر ہے۔ اور اگر لحم زائد کے نتیجہ میں ہوا ہے تو زنجار اور کبریت وغیرہ جیسی حاد داؤں کے ذریعہ فنا کر دیں۔ غدہ کو بھی اسی طرح زائل کیا جا سکتا ہے۔

بردہ کا علاج:

سرکہ میں اشق اور بارزد پیس کر بردہ پر طلاء کریں۔

شعیرہ:

پلکوں کے اطراف میں بال نما ورم مستطیل کو سر کٹی مکھی کے جسم سے رگڑیں اور موم سفید کی تکمید کریں۔

قمل:

پلکوں سے نکال کر نمک کے پانی سے دھوئیں۔ پھر کناروں پر شب ورمد تھوڑا مویزج پیس کر چپکا دیں۔

ظفرہ کا علاج:

صلب اور مزمن ہے تو قطع و برید کے ذریعہ علاج کریں۔ ابتدائی حالت میں ہو تو جالی ادویہ سے کام لیں۔ مثلاً نحاس سوختہ، قلقنت، نوشادر، مرارے، یہ کارگر نہ ہوں تو اس کے ساتھ اکال اور معفن ادویہ شامل کریں۔ (جالینوس)

شرناق اصل میں بالائی پلک کے اندر ایک چیز ہوتی ہے۔ سلعہ کی طرح یہ حرکت نہیں کرتی۔ نہ گول ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ ایک کتانی کپڑے کا فتیلہ اس کے چاروں طرف اس طرح لپیٹ دیں، کہ اگر دبائیں تو شرناق دب جائے۔ پھر پلک کی کھال میں شگاف دے کر اسے الگ کریں۔ اسپر دباؤ آپ

141

کا موجود رہے۔ یہ ظاہر ہو جائے تو ایک مرعزی خرقہ یا ایسے کپڑے کا کوئی ٹکڑا لیں جس میں اسی طرح کی جھالر ہو۔ اور اسے گرفت میں لیں۔ اور کھینچیں۔ کبھی ہاتھ کو اسکی پشت کی طرف کبھی اندر کی جانب لے جائیں۔ اس طرح الٹیں پلٹیں، حتی کہ دونوں پہلوؤں سے اکھڑ جائے۔ اوپر کی جانب کھینچیں گے تو کنارے رہ جائیں گے۔ قطع کر لیں تو اوپر کو کھینچیں۔ جڑ سمیت نکل آئے گا۔ اسکے بعد اس پر ذرور اصفر کے ساتھ ایک خرقہ (دھجی) رکھ دیں۔ (مؤلف)

ظفرہ کی قطع و برید کے باب میں:

اگر کچھ کاٹنے کے بعد چھوٹ جائے تو دوبارہ عود کر آتا ہے۔ اور جہالت سے اس کا استیصال کیا گیا تو اس کے ساتھ لحمہ مأق بھی کٹ جاتا ہے۔ اس سے دمعہ ہو جاتا ہے۔ لحمہ اور ظفرہ میں فرق یہ ہے کہ ظفرہ سفید اور لحمہ سرخ ہوتا ہے۔ لحمہ رخوہ ہوتا ہے اور ظفرہ صلب۔ مناسب یہ ہے کہ سبل کی طرح دھاگوں کے ذریعہ اسے معلق کر دیں پھر نشتر سے چھیلتے ہوئے لحمہ کے پاس پہونچیں تو کاٹ دیں۔ اس کے بعد زیرہ اور نمک کا قطور کریں۔ سفیدی بیضہ اور روغن گل رکھیں۔ چند دنوں کے بعد احمر کا سرمہ لگائیں۔ (انطیلس)

پلکوں میں ثئولوں کے مشابہ صلابت کے لئے:

روغن کے تلچھٹ کا لطوخ کریں اور اس کے ذریعہ مالش کریں۔ (فیلغریوس)

ظفرہ کی ادویات میں وہ دوائیں شامل ہیں جن کے اندر حدت کے ساتھ جلا بھی ہوتی ہے۔ مثلاً نحاس سوختہ، نوشادر، قلقدیس، اصل السوس، ان سے بھی زیادہ مفید شیاف قیصر، باسلیقون حاد اور روشنائی ہیں۔

قمل پلکوں کے اندر آتشی حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ حرارت رطوبت پر اثر انداز ہوتی ہے جب صبر اور قوقایا کے ذریعہ سر کا تنقیہ کریں، مریض کو پھر حمام اور غرور کا التزام کرائیں۔ بعد ازاں پلکوں کو قمل سے صاف کریں دریا یا نمک کے پانی سے دھوئیں۔ اس کے بعد سرکہ کے ہمراہ شب، صبر اور بورہ کا طلاء کریں۔ (ابن سرابیون)

شعیرہ کے لئے:

سکنجبین سرکہ کے بعد ساتھ حل کر کے شعیرہ پر طلاء کریں۔ بالکلیہ ازالہ ہو جائے گا۔ جنگلی فاختہ، اور کبوتر کا گرم خون بطور سرمہ استعمال کیا جاتا ہے۔ (مسیح)

142

طرفہ کے لئے:

ایک شخص طرفہ والی آنکھ کے اندر کبوتر کا وہ خون قطور کرتا تھا جو پر کے پاس کی رگوں میں ہوتا ہے۔ کئی بار قطور کرنے پر صحت ہوگئی۔

ایک اور شخص کبوتر کے بچوں کا پر جو سخت نہیں ہوتا تھا کھینچ لیتا اور اس کی جڑوں کو آنکھ کے اندر نچوڑ دیتا تھا شیاف مر، شیاف کندر، شیاف زعفران، طرفہ کا شافی علاج ہیں۔ لعاب حلبہ کبوتر وغیرہ کے خون سے زیادہ مؤثر ہے۔ عورتوں کے دودھ میں کندر شامل کر کے قطور کریں۔ (جالینوس)

برگ خلاف اور گل خلاف کا ضماد اس درد سر میں مفید ہے جو ضربہ کی وجہ سے پتلی کے متاثر ہونیسے لاحق ہوتا ہے آنکھوں پر ضربہ کی وجہ سے پیدا شدہ حالت میں سب سے مؤثر علاج یہ ہے کہ زردی بیضہ کو روغن گل میں پھینٹ کر روئی کے ساتھ آنکھوں پر رکھیں۔ مسکن درد اور بیحد مفید یہ ہے کہ انار کو شراب شیریں کے ساتھ جوش دے کر ضماد کریں۔ اس کے لئے ضربہ، سقطہ، اور اورام حادہ کے ابواب کا مطالعہ کریں۔ (جالینوس)

ورم چشم کی مفید دوا:

زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، اچھی طرح پھینٹ کر آنکھوں میں قطور کریں اور روئی کے ساتھ لت پت کر کے آنکھوں پر رکھیں (ابن ماسویہ)

شیاف ذرانیخ طرفہ میں مفید ہے:

زرنیخ احمر ۷ گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، سکر طبرزد ۲ گرام، مامیران ۲ گرام، شادنہ ۲ گرام، اقلیمیا ۲ گرام، صبر ۲ گرام، شیاف بنالیں۔ (یہودی)

طرفہ سخت قئے، کھانسی، بلند آواز سے بھی پیدا ہو جاتا ہے (جالینوس)

ضربہ میں بیحد مسکن درد، سفیدی بیضہ روغن گل میں پھینٹ کر مقام ماؤف پر رکھیں۔

طرفہ کے لئے:

ساتھ میں درد نہ ہو تو نمک سے تکمید کریں۔ درد شدید ہو تو کبوتر کے پر کا خون استعمال کریں۔ (روفس)

بچوں کے پروں کی جڑ کا خون قطور کریں، سفیدی بیضہ اور روغن گل اون میں لت پت کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ ابالے ہوئے انڈے کی زردی اور ناخونہ اس پر رکھا جاتا ہے، برگ کرنب شراب

143

میں پیس کر رکھتے ہیں، بیماری طویل ہو جائے تو آنکھوں کو کندر، کا بھپارہ دیں۔ یا افسنتین ایک پوٹلی میں رکھ کر ابالے ہوئے گرم پانی میں دھوئیں اور اس سے آنکھوں کی تکمید کریں۔ اس سے تمام خون نکل آئے گا۔ یا ناخونہ اور زوفائے خشک گائے کے دودھ میں پیس کر صاف کریں اور سرمہ لگائیں یا لعاب تخم کتاں کو بطور سرمہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

لعاب حلبہ کا سرمہ لگائیں۔ جملہ آنکھ میں ضربہ سے ورم آجائے تو نیم گرم پانی میں اسفنج ڈبو کر مسلسل تکمید کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (مؤلف)

طرفہ کے لئے آنکھوں کے اندر کبوتر یا جنگلی فاختہ کا خون قطور کریں۔ یہ خون گرم حالت میں ہو۔ عورت کا گرم دودھ میں تھوڑی پسی ہوئی کندر شامل کر کے قطور کریں۔ یا نمک کا پانی قطور کریں۔ یا صعتر اور زوفا کے جوشاندہ سے آنکھوں کی تکمید کریں۔ (حنین)

یہاں آنکھوں کی تکمید سے مراد طبیخ (جوشاندہ) کا بھپارہ دینا ہے۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر ورم ہو تو منقی کو ماء العسل یا سرکہ میں گوندہ کر ضماد کریں۔ ورم تحلیل نہ ہو تو کوٹی ہوئی مولی شامل کر دیں پھر بھی تحلیل نہ ہو تو تھوڑی بیٹ کبوتر کا اضافہ کر دیں۔ (حنین)

ضربہ سے ملتحمہ کے اندر شگاف پڑ گیا ہے تو زیرہ اور نمک چبا کر ایک کتانی پارچہ میں رکھیں اور آنکھوں کے اندر نچوڑ لیں، اون کا ایک ٹکڑا سفیدی بیضہ اور گل روغن میں ڈبو کر پلکوں پر آہستہ رکھیں۔ ملتحمہ میں خون کا تحلیل ہونا دشوار ہو تو زرنیخ احمر نیم گرم پانی میں ڈال کر صاف ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔ اس نیم گرم پانی کا قطور کریں، اس سے خون تحلیل ہو جائے گا۔ (حنین)

طرفہ کا علاج آب صبر یا آب مرتک (۱) سے کریں، انہیں بطور قطور استعمال کریں۔ (اھرن)

صبر کے اندر تحلیل سے زیادہ قبض کی تاثیر ہوتی ہے۔ (مؤلف)

سکبینہ (۲) کا سرمہ یا سر سفوف تیار کیا جاتا ہے۔ ایک لائق اعتماد شخص نے خبر دی ہے کہ اس نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ سکبینہ ۷ گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، عروق الصباغین ۲۵۰ ملی گرام، نانخواہ ۷۵۰ ملی گرام، سرمہ بنائیں، بیحد عجیب الاثر ہے۔ سلائی بڑے سیاہ خنافس کی چربی میں ڈبو کر پانچ بار سرمہ لگائیں، سکنجبین عرق بادیان میں گوندہ کر زعفران کے ساتھ شیاف بنائیں، اور رقیق حالت میں سرمہ لگائیں۔ یہ بیحد گرم ہوتا ہے۔ بکری کا جگر بھونیں اور اس سے بہنے والی رطوبت استعمال کریں۔ اس کے ابخرات کے روبرو آنکھیں کھولے رکھیں۔ مذکورہ تمام علاج شب کور کے ہیں۔ (ابو عمر۔ دیسقوریدوس)

---

(۱) مرتک۔ مردار سنگ (۲) سکبینہ۔ سنگ سبویہ۔ مخزن الادویہ

144

بکری کے جگر میں دار فلفل اور وج گڑو کر بھونیں اور جو صدید اس سے نکلے اس کا سرمہ استعمال کریں۔ شب کور کا ازالہ ہو گا۔ (دیسقوریدوس)

جنگلی بکری کا مرارہ خصوصیت سے اسی طرح بکرے کا مرارہ بطور سرمہ استعمال کریں۔ شب کور سے نجات مل جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

کچھ لوگ شب میں اچھی طرح نہیں دیکھتے، اور کچھ لوگ دن میں اچھی طرح نہیں دیکھتے انہیں خفاش کہا جاتا ہے۔ (جالینوس)

شب کور میں باسلیقون اور شیاف کا فائدہ واضح ہے (جورجس)

جاورس سے بنے ہوئے اور اکسیرین حاد کا بھی۔ (مؤلف)

شب کور کا سبب رطوبت ہے۔ کچھ لوگ دن میں اس طرح نہیں دیکھتے جس طرح رات میں دیکھتے ہیں۔ (بقراط)

شب کور کے لئے:

صدید کبد اور کبوتر کا خون بھی مفید ہے۔ بکری کا مرارہ اور عصارہ قثاء الحمار اس کے لئے عمدہ ہیں۔ سب کو بطور سرمہ استعمال کریں۔ کھانے میں چقندر لیں۔ (جالینوس)

شب کور روح باصرہ کی غلظت سے ہوتی ہے۔ (حنین)

یہ غلط ہے بصارت کے مسئلہ سے جہاں ہم نے بحث کی ہے وہاں اسے ہم نے واضح کر دیا ہے۔ یہ جلیدیہ کی کدورت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں مرئی اشیاء کی تصویر نہیں آتی جیسا کہ مخالف شیشہ کے اندر چیزوں کی تصویریں نہیں چھپتی ہیں۔ (مؤلف)

پلکوں کے اندر ثؤلول (مسہ گومڑی) سے مشابہ صلابت کے لئے۔ تلچھٹ کا لطوخ اور اس سے مالش کریں۔ (فیلفریوس)

ورم چشم کی مفید دوا:

زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، اچھی طرح پھینٹ کر قطور کریں اور روئی میں لت پت کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

شیاف زرنیخ طرفہ میں بیحد مفید ہے۔ اس کا ذکر آچکا ہے۔ (یہودی)

شب کور کے علاج میں فصد ساعد کھولیں، دوا اور حقنہ کے ذریعہ مسہل دیں، ماقین کاٹ دئے جائیں۔ قبل از طعام خشک زوفا و سداب پلائیں، شب اور نوشادر کے شہد اور بکری کے جگر کی صدید جو

145

بھوننے پر نکلے کا سرمہ لگائیں۔ اور بھنتے وقت جو ابخرات اٹھیں ان کے سامنے نگاہوں کو رکھیں اسے کھائیں بھی۔ (یہودی)

جو لوگ دور کی چیز دیکھ لیتے ہیں اور نزدیک کی نہیں دیکھتے ان کا علاج وہی ہے جو شب کور کا علاج ہے۔ (طبیب نا معلوم)

عشا (شب کور) اور جو لوگ قریب کی چیز نہیں دیکھ پاتے ان کا سبب ایک ہی ہے، اور وہ ہے جوھر جلیدیہ کا غلیظ ہونا۔ (اھرن)

شب کور میں مفید قیفال کی پھر آماق کی فصد، اسہال، تیز حقنے پھر گدی پر پچھنے، کنپٹیوں پر جونک لگانا اور سریع الہضم غذاؤں کا استعمال اور آخر میں معطس دواؤں کو لینا، نہار منہ قئے کرنا، اور ان تمام علاجوں کے بعد جالی سرمے لگانا ہے۔ (یشوع بخت)

شب کور بوڑھوں اور جو بعد کی چیزوں کو نہیں دیکھتے انہیں پیش آتا ہے۔ علاج فصد، اسہال، پھر حقنے، پھر غرغرے اور معطس ادویہ کا استعمال کرنا ہے۔ شب کور مستحکم ہو جائے تو جالی ادویہ استعمال کریں۔

مجرب نسخہ حسب ذیل ہے:

فلفل، دار فلفل، قنبیل، ہم وزن، ریشمی کپڑے سے چھان کر مسلسل سرمہ لگائیں۔ بکرے کا جگر حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ (ابن سرابیون)

شب کور کے لئے:

تریاق افاعی شہد میں ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ (ایضاً)

رمدیابس، حکہ، خشونت اجفان اور جرب میں آبنوس سوختہ کر کے دھو دیا جائے تو رمدیابس اور حکہ کے لئے موزوں ہو جاتا ہے، اسفنج سوختہ رمدیابس کے لئے موزوں ہے۔ سوختہ کئے جانے بعد دھو دیا جائے تو ان دھلے کے مقابلے میں زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

آنکھوں کے اندر دورہ کا مسلسل قطور خشونت اجفان میں بھی مفید ہے۔ (اطہورسفس)

اشق پلکوں کو عارض ہونے والی خشونت کو نرم کر دیتا ہے۔ پیشاب کا رسوب پلکوں کے کھردرے پن کو ملائم کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

آب پیاز میں ہم وزن توتیا حکہ چشم کے لئے مسکن ہے۔ روغن گل کا سرمہ غلظت اجفان کے لئے موزوں ہے۔ (جالینوس)

146

عصارہ برگ زیتون بری، آنکھوں کی جانب انصباب رطوبت کو روک دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلاق اور پلکوں کے فساد میں مفید شیافوں کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔

دخان صمغ صنوبر، صمغ بطم، اور مصطگی ان سرموں میں داخل کی جاتی ہیں جو متاکلہ، دمعہ، اور سلاق میں پانی کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ رسوت جرب اور حکہ کو صحت دیتی ہے۔ زنجار الحدید (زنگار فولاد) خشونت اجفان میں مفید ہے (دیسقوریدوس)

قاقیا اور صمغ سے بنے ہوئے بلوط سے کھر چیں، صحت ہوگی، انشاءاللہ (ابوعمر کحال)

کندر کی چھیلن سوختہ کر دی جائے تو حکہ چشم کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ مر خشونت اجفان کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح اس کا دھواں بھی۔ (ابوعمر کحال)

خشونت اجفان کو توبال نحاس تحلیل کر دیتا ہے۔

زنگار کو شہد میں ملا کر سرمہ لگائیں تو صلابت جفن میں مفید ہے۔ مناسب ہے کہ اس کے بعد گرم پانی سے تکمید کریں۔ جس شیاف میں توبال نحاس پڑتا ہے۔ وہ جرب کی شدید قسم کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

سرطان بحری کو پلکوں پر اتنا رگڑیں کہ خون آجائے، ایسی صورت میں شیاف کا اثر نہایت عمدہ ہوگا۔ سقنانام کی مچھلی کی کھال کھردری پلکوں پر رگڑنے کے لئے عمدہ ہے۔ آب حصرم جرب کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

فساد آماق کیلئے حصرم مفید ہے۔ دخان صنوبر، دخان مصطگی اور دخان صمغ بطم فاسد آماق کے لئے عمدہ ہیں، صبر حکہ چشم میں مفید ہے۔ قلقطار اور قلقدیس کو سوختہ کر دیں اور پیس کر سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ تو جرب میں مفید ہے۔

شادنہ کو شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے خشونت اجفان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

خشونت اجفان کے علاج میں اسے تنہا استعمال کر سکتے ہیں۔

خشونت کے ساتھ اورام حارہ بھی ہیں تو رقیق سفیدی بیضہ، یا آب حلبہ کے ساتھ ورنہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ جیسا کہ کتاب الادویہ المفردہ میں مذکور ہے۔ (جالینوس)

برگ انجیر سے پلکوں کو رگڑتے ہیں۔ خردل پانی میں گھونٹ کر شہد کے ساتھ استعمال کی جائے تو خشونت اجفان میں مفید ہے۔

پلکوں کی غلظت اور کھردرے پن میں ضرورت یہ ہے کہ بعض ادویہ حارہ میں استعمال کی

147

جائیں۔ یہ فصد کے ذریعہ استفراغ جسم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ایسا نہیں کیا گیا تو گرم دوائیں عضو کے اندر ورم حار پیدا کر دیں گے۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ بار بار فصد کھولی جائے اور مسہل دیا جائے۔ بعد میں مأقین کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد پلک کو حدید سے رگڑیں۔ پھر مأقین میں شیاف کا سرمہ لگائیں۔ صحت ہو گی انشاءاللہ (مؤلف)

حکہ چشم کے لئے ماسلیقون بیحد مفید ہے۔ (جورجس)

مناسب یہ ہے کہ سب سے پہلے پلک کو فنیک یا سلائی کی ڈائی سے کھرچ کر کھردرا بنا دیں۔ پھر اس پر دوائیں رکھیں۔ (بقراط)

خارش اور آنکھوں کے اندر سوزش پیدا کرنے والی تمام بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ سرکہ کے ساتھ پانی ملا کر استعمال کریں۔ ٹھنڈا پانی سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرنے والی ادویات صبح کو سرسبز مقامات کی سیر اور اسہال شکم سب مفید ہیں (روفس)

حکہ چشم اور سلاق کے لئے مفید دوا:

توتیا ۱۵ گرام، اقلیمیا زر ۱۵ گرام، مامیران ۱۵ گرام، کف دریا ۱۵ گرام، پیس چھان کر آب حصرم میں مربی بنائیں۔ اور استعمال کریں۔ جرب میں ضرورت ہوتی ہے کہ علاج طاقتور جالی ادویات سے کیا جائے۔ (ایضاً)

ادویات جرب کے اندر نوشادر، گل حجر اسیوس، زنگار، اور زاج و زرنیخ وغیرہ شامل کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اشق کا سرمہ جرب چشم کے لئے مفید ہے: (ابوجریج)

جرب کا بالکلیہ قلع قمع کریں۔ زنگار ساڑھے تین گرام، سفیدہ ۲ گرام، اشق ۲ گرام اسکو عرق سداب میں بھگولیں۔ اور گوندھ کر شیاف تیار کریں۔

۱۔ جرب کی سب سے ہلکی قسم پلک کی باطنی سطح پر عارض ہوتی ہے۔ اس میں سرخی اور کھردرا پن کم ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری قسم میں کھردرا پن زیادہ ہوتا ہے اس کے ساتھ درد اور ثقل ہوتا ہے۔ دونوں قسمیں آنکھوں کے اندر رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

۳۔ اس میں پلک کو الٹ کر دیکھیں تو شگاف نظر آئیں گے۔

148

۳۔ تیسری قسم سے زیادہ طویل المدت، صلب، رمد کھردرے پن کے ساتھ شدید سخت ہوتی ہے۔(حنین)

جرب مزمن ہو جائے تو فصد کھولیں۔ فصد ذراع کے بعد ماق اور پیشانی کی رگ کی فصد کریں۔ پلکوں پر یکے بعد دیگرے جونکیں لگائیں۔ حک کرنے کے بعد اندر سے سرمہ لگائیں۔ جونک لگانے کے بعد دوبارہ حک کریں۔ پھر فصد بھی آماق کی کھولیں کہ اصل علاج یہی ہے۔(مؤلف)

حکہ اور سلاق کے لئے مفید برود:

توتیا۱۵گرام، اقلیمیاذہب۱۵گرام، مامیران۱۵گرام، کف دریا۱۵گرام چھان کر استعمال کریں۔

جساء:

یہ ایک صلابت ہے جو تمام آنکھوں کو بالخصوص پلکوں کو عارض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ مریض سو کر اٹھنے کے بعد آنکھیں بمشکل کھول پاتا ہے۔ کبھی اسکے ساتھ درد اور سرخی ہوتی ہے پلکیں اور آنکھوں کے اندر سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے پلکیں الٹی نہیں جاسکتیں۔ عام طور پر آنکھوں کے اندر تھوڑا سخت کیچڑ جمع ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ گرم پانی سے تکمید کریں۔ سوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہ بط کے ساتھ انڈا پھینٹ کر رکھیں۔ اور سر پر بہ کثرت روغن انڈیلیں۔

حکہ:

حکہ کے اندر نمکین بورقی دمعہ، حکہ، پلکوں میں سرخی، اور قرحہ جیسے اعراض پیدا ہوتے ہیں۔

حکہ کا علاج یہ ہے کہ حمام کریں، روغن استعمال کریں۔ اور غذا میں تعدیل پیدا کریں۔ حکہ اور جساء دونوں میں اشک آور گرم ادویات مفید ہیں۔، کیونکہ ان سے ردی رطوبتوں کا استفراغ ہو جاتا ہے اور ان کی جگہ معتدل رطوبتیں آجاتی ہیں۔ حکہ کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو اس کے لئے دواء ارسیسطر اطس مفید ہے۔

نافع جرب و حکہ اس دواء ارسیسطر اطس کا نسخہ حسب ذیل ہے:

نحاس سوختہ ۷ ۲ گرام، زاج سوختہ ساڑھے تیرہ گرام، مر ساڑھے تیرہ گرام، زعفران ۷ گرام نحاس فلفل ساڑھے چار گرام، زنگار ۲ ۲ گرام، شراب لطیف ۴۰۰ گرام، ادویہ کو شراب میں اتنا پیسیں کہ جذب اور خشک ہو جائیں۔ پھر اس پر مبیختج انڈیل کر پیتل کے برتن میں اس قدر جوش دیں کہ

149

گاڑھی ہو جائیں۔ اس کے بعد پیتل کے برتن میں محفوظ کرلیں اور استعمال کریں۔

جرب مزمن ہو چکا ہو تو حک کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر رقیق ابتدائی حالت میں ہو تو نحاس سوختہ، قلقنت، نوشادر اور مرارہ غز سے علاج کریں۔ کارگر نہ ہو تو اس کے ساتھ اکال اور معفن ادویہ شامل کریں۔ اسکا استیصال وہ ادویات بھی کرتی ہیں جن کے اندر شدید قبض ہوتا ہے جرب کے ساتھ آشوب بھی ہو تو ہم ادویہ رمد کے ساتھ کچھ دوائیں جرب کی بھی شامل کرتے ہیں، اگر بیماری کیساتھ اکالیت اور حدت بھی ہو تو تیز دوا کے ذریعہ علاج ممکن نہیں ہوتا۔ لہذا پلک کو الٹ کر حک کریں۔ پھر چھوڑ دیں۔ تاکہ آنکھوں کی خشونت اور درد میں اضافہ ہو اور سیلان رطوبت بڑھ جائے۔ (حنین)

کتاب مداورۃ الاسقام میں مجھے جرب کا حسب ذیل نسخہ ملا ہے:

زنگار ۴۲ گرام، اشق ۲۱ گرام، دونوں کو ایک ساتھ اچھی طرح پیسیں، پھر پانی سے گوندھ لیں، اور اس سے حک کریں، عجیب الاثر ہے۔ تخالیط اور فصول کو نظر انداز کردیں۔

شیاف احمر، آب شادنج، زاج سوختہ، مر، شراب میں گھول کر تیار کریں اس میں تمام ضروری چیزیں آ گئی ہیں۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ (مؤلف)

جساء کے لئے:

روغن گل میں گائے کا گودا پگھلالیں۔ (مداورۃ الاقسام)

حکہ جس کے اندر سرخی نہ ہو اس کا سب سے عمدہ علاج حمام، سر پر روغن رکھنا اور تیز دوائیں استعمال کرنا ہے۔ (حنین)

جرب چشم کے لئے:

قرنفل کا پھول لے کر اچھی طرح پیس لیں، پھر آلہ سبر سے چھان لیں۔ اس کے بعد پلک کو الٹ کر اس پر ذرور کریں۔ یہ نہایت تیزی سے جلائے گا۔ اور جرب کو تیزی سے صحت دے گا۔ (اھرن)

میرے خیال میں یہ قرنفل کا تخم ہے۔ (مؤلف)

جساء کے لئے:

ایک پارچہ پر بالائی طلاء کریں اور پلکوں پر رکھیں۔ (فیلغریوس)

150

آشوب چشم یبوست سے ہوتا ہے اس کے ساتھ شدید کھجلی، سرخی اور کیچڑ کم ہوتا ہے۔ کیچڑ ہوتا بھی ہے تو تھوڑا خشک اور سخت ہوتا ہے۔ جسم اور چہرہ اس کے ساتھ خشک ہوتا ہے۔

علاج:

نیم گرم شیریں پانی کا حمام اور ترطیب جسم ہے۔ اس درد میں فصد سے پرہیز کریں۔ (اسکندر)

جرب کا عمدہ سے عمدہ علاج:

پلک الٹ کر اس پر مازو پانی کے بغیر گرد کی مانند پسا ہوا ذرور کریں۔ اور تدبیر کریں کہ پلک الٹی حالت دو یا تین گھنٹے باقی رہے۔ بہتر یہ ہے کہ مریض اسی طرح سو جائے۔ جرب کا بالکلیہ استیصال ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی مادہ انشاء اللہ جذب نہ ہو سکے گا۔ (حنین)

جرب کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ سب سے ہلکی قسم ہے یہ پلک کی داخلی سطح پر ہوتی ہے۔ اسمیں سرخی کے ساتھ کھردراپن ہوتا ہے۔

۲۔ اس میں خشونت زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ درد اور ثقل ہوتا ہے۔

۳۔ پلک کے بطن میں انجیر کے جوفی شگافوں کی طرح شگاف ہوتے ہیں۔

۴۔ یہ تیسری قسم سے زیادہ طویل المدت ہوتا ہے اس میں کھردراپن زیادہ ہوتا ہے۔

پہلی دونوں قسموں کا علاج اشک آور تیز ادویات سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً احمر جو تیز اشک آور ہوتا اور اخضر۔ آخری قسمیں میں سکر، حدید، یافنیک سے حک کریں۔

چشم سے سیلان رطوبت، بلہ اور دمعہ کا استیصال کرنے والی ادویات۔ دخان کندر روطوبات چشم کے سیلان کو قطع کر دیتا ہے۔ اسی طرح دخان اسطرک بھی۔ آبنوس، چشم کی مزمن روطبتوں کا سیلان قطع کر دیتی ہے۔ انزورت ان رطوبتوں کو قطع کرتی ہے۔ برگ دلب طری سرکہ شراب میں جوش دیکر بطور ضماد آنکھوں پر رکھنے سے سیلان رطوبت رک جاتا ہے۔ دخان کندر مرطوب آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ ورم نہ ہوگا تو آنکھیں دخان قطران کی متحمل ہوں گی۔ (ابن سرابیون)

آنکھوں کے مزمن سیلان کے لئے قاطع ادویات کے ساتھ اسے شامل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

انزروت آنکھوں کی طرف بہہ کر آنے والی رطوبتوں کو قطع کرتی ہے۔ قرن ایل سوختہ

151

مغسول سیلان رطوبت کو روکنے کے لئے عمدہ ہے۔ جیسا کہ دیا سقوردوس کا خیال ہے اسے شیاف مانع مواد کے اندر شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ مجفف اثر رکھتی ہے۔ (جالینوس)

آرد باقلی مقشر سیلان فضلات کو قطع کرنے کے لئے پلکوں پر رکھا جاتا ہے۔ سفیدی بیضہ کو کندر کے ساتھ ملا کر پیشانی پر لطوخ کریں تو نزلہ حاد کو روک دیتا ہے۔ پیشانی پر پوست خربزہ کا لطوخ سیلان فضلات کے لئے استعمال کریں۔ عصارہ بنج فضلات حارہ کے سیلان کو رکنے والی ادویات میں شامل کریں تو مفید ہوتا ہے، بزرالبنج، سیلان رطوبت کو قطع کرتا ہے۔

برگ دلب طری، سرمہ شراب میں جوش دے کر آنکھوں پر بطور ضماد استعمال کرنے سے آنکھوں کا سیلان رطوبت رک جاتا ہے۔ دخان کندر مر طوب آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ ساتھ میں ورم نہ ہو تو آنکھیں دخان قطران کی متحمل ہوتی ہیں۔ (دیسقوریدوس)

زعفران سیلان روطوبات چشم کو روکتا ہے۔ لطوخ کریں۔ یا عورت کے دودھ میں شامل کر کے سرمہ لگائیں۔ (جالینوس)

برگ زیتون بری کا ضماد سیلان رطوبات چشم میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

دخان دند (حب السلاطین) رطوبات چشم کو قطع کرتا ہے۔ دخان صمغ بطم اور راتینج کو قاطع دمعہ سرموں میں شامل کرتے ہیں۔ رسوت سیلان رطوبت چشم مزمن کو قطع کرتی ہے۔ نشاستہ سیلان مواد چشم کے لئے موزوں ہے۔ حجر افریقی سے جو رطوبت نکلتی ہے اسکا سرمہ استعمال کرنا سیلان فضلات چشم کے لئے موافق ہے۔ (جالینوس)

دخان کندر قاطع سیلان رطوبت چشم ہے۔ انگوری بری کا پھل جو کے ستو کے ساتھ سیلان فضلات چشم میں بطور ضماد استعمال کرتے ہیں۔ تخم لینا فطوس جو چرا ہوتا ہے۔ اچھی طرح پیس کر سر پر ذرور کریں۔ اور تین دن کے بعد دھوئیں تو نزلات کو آنکھوں کی جانب اترنے سے روکتا ہے۔ لوفر افس چشم کے سیلان مواد میں مفید ہے۔ بڑے دانہ والے صنوبر کا دخان دمعہ اور رطوبت قذف میں مفید ہے۔ اس کے اندر کندر، مر، صبر، سب یا کچھ شامل کر کے گاڑھا طلاء بنائیں اور پیشانی اور کنپٹی پر طلاء کریں، تو آنکھوں کی جانب والے مواد رک جاتے ہیں۔

حکاک اسرب سیلان رطوبت چشم کا قاطع ہے۔ دخان انجیر دمعہ کے لئے عمدہ ہے۔ طبیخ اصل الشیل اور عصارہ اصل الشیل مجفف ہے۔ چنانچہ ادویات چشم میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

152

رشح الدمعہ:

یہ ماق اعظم کے لحم کی کمی سے ہوتا ہے۔ اگر لحم زیادہ کم ہو گیا ہے اور بالکلیہ زائل ہو چکا ہے۔ تو لاعلاج ہے۔ تھوڑا کم ہوا ہے تو صحت ہو سکتی ہے۔ پورے جسم کا تنقیہ کریں۔ پھر سر کا خاص طور پر استفراغ کریں۔ بعد ازاں ایسی دواؤں سے علاج کریں۔ جن کے اندر اعتدال کے ساتھ قبض کی طاقت ہو۔ مثلاً مامیثا، زعفران، اور سنبل وشراب سے تیار کی جانے والی ادویات۔ (جالینوس)

یہ لحمہ، دخان کندر وغیرہ گوشت اگانے والی ادویہ کے ذریعہ بڑھتا ہے۔ روزانہ اسے آہستگی سے حک کریں۔ یہی اصل علاج ہے۔ بڑا ہو جائے گا تو دمعہ کو روک دے گا۔ (مؤلف)

درد چشم مزمن نزلوں کی وجہ سے ہوتا ہے نزلے آنکھوں کی کھال کے باہر اترتے ہیں ان سے پلکوں کے اندر کھردراپن اور ورم غلیظ ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ثقل اور پیشانی کی جلد میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ قابض ادویات یہاں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ نزلے آنکھوں کے اندر اترتے ہیں تو اس سے تیز قسم کا دمعہ، جرب اور ملتحمہ میں سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ لطوخات سے نفع نہیں ہوتا۔ عاقر قرحا اور زبیب الجبالی جیسی ادویہ کو چبائیں ....(۱) تمام آنکھ کے اندر حتی کہ اسے پلٹ کر منھ تک لائیں۔

آنسوؤں کے استفراغ کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب آنکھوں کا تنقیہ کرنا چاہیں، اور اس وقت ہوتی ہے جب دماغ سے آنکھوں کی جانب ایسے تیز مواد آنے لگتے ہیں جو فساد اور قرحہ پیدا کرتے ہیں اور آنسوؤں کو روکنا مقصود ہوتا ہے۔ صبر مرطوب آنکھوں کو خشک کرتی ہے۔ (جالینوس)

مفید طلاء:

کنپٹی اور پیشانی پر طلاء کرنے سے آنکھوں کی جانب انصباب مواد رک جاتا ہے۔ کندر، صبر زندہ صدف کی رطوبت میں شامل کریں، یعنی اس کی لزوجت میں۔ اور طلاء کریں۔ (بختیشوع)

اشق کو بطور سرمہ استعمال کرنے سے بلہ چشم آنکھوں کا بھیگنا رک جاتا ہے (ابو جریج)

دمعہ ماق اکبر کے لحمہ کی کمی سے ہوتا ہے۔ یا غدہ کی قطع و برید میں نام نہاد و طبیبوں سے جو زیادتی ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ "غد" اسی لحمہ کو کہتے ہیں کہ جو بڑا ہو جاتا ہے۔ یا پھر ظفرہ کے علاج میں قطع و برید اور ادویہ حادہ کے ذریعہ جو پابندی کی جاتی ہے اس کی وجہ سے دمعہ

---

(۱) مطبوعہ نسخہ کے اندر نقطہ ہیں یہاں عبارت پڑھی نہیں جا سکی۔ اس لئے چھوڑ دی گئی ہے۔

153

عارض ہو جاتا ہے۔

سیلان رطوبت چشم کھوپڑی کے اوپر سے ہو تا ہے یا نیچے سے۔ اوپر سے ہونے والے کی علامت یہ ہے کہ پیشانی اور کنپٹیوں کی رگوں میں تناؤ ہو گا۔ سر کو باندھ کر پیشانی پر قابض ادویہ کا طلاء کریں۔ یہ علامات ظاہر نہ ہوں اور سیلان کا وجود عرصہ سے ہو، ساتھ میں کثرت سے عطاس ہو تو یہ سمجھیں کہ سیلان کھوپڑی کے نیچے سے ہو رہا ہے۔

سیلان رطوبت کا علاج:

ثقب مآق کا لحمہ فنا ہو چکا ہے تو دوبارہ نہیں اگ سکتا اور اگر کم ہو گیا ہے تو ان ادویہ سے اگ آئے گا جن سے گوشت اگتا ہے۔ اور جو قابض ہوتی ہیں۔ مثلاً زعفران، مامیثا، صمغ اور شراب وشب سے بنی ہوئی دوائیں۔

لزوجات:

لزوجات جو پیشانی پر چپکائے جاتے ہیں ان اشیاء سے تیار کئے جاتے ہیں جو پیشانی پر چپک جاتی ہیں۔ اور چپک کر اسے خشک کرتی ہیں۔ نیز ان کی تیاری میں وہ دوائیں بھی شامل کی جاتی ہیں جو مقام ماؤف کو سکوڑتی اور برودت پہونچاتی ہیں۔ مثلاً چکی کی گرد، دقاق کندر، مر، اقاقیا، افیون، سفیدی بیضہ، اور بری صدف کا لزوج، یہ سب کھوپڑی کے باہر سے بہنے والی رطوبتوں میں مفید ہیں۔ (حنین)

دمعہ کا عجیب سرمہ:

گوندھے ہوئے ہلیلہ کو پچار ادے کر (لبوس) ایک اینٹ کے اوپر بھونیں اور سرخ ہونے تک چھوڑ دیں پھر اس کا لب (گودہ) لے کر خوب اچھی طرح زعفران ۵۰۰ ملی گرام کے ساتھ پیسیں اور سرمہ لگائیں۔ بیحد حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ (شفاخانہ کے معمولات)

154

آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال شکل، شتر، اور تشنج

قاقیا چشم کے ابھار (نتوء العین) کی اصلاح کرتی ہے۔ آر د باقلی کو گلاب کندر، اور سفیدی بیضہ کے ساتھ شامل کر کے استعمال پتلی کے ابھر آنے میں خاص کر اور آنکھوں کے ابھر آنے میں بالعموم مفید ہے۔ عصارہ برگ زیتون بری نتوء العین کو واپس کر دیتا ہے۔ تمر بری کی سوختہ گٹھی اور سنبل دونوں نتوء العین کے لئے عمدہ ہیں۔ برگ علیق کی تضمید سے نتوء العین درست ہو جاتا ہے۔ عصارہ علیق کو دھوپ میں خشک کر کے سرمہ وغیرہ کے طور پر استعمال کریں تو زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

نتوء العین میں اسہال بیحد مفید ہے۔

آنکھوں کے اندر ابھار اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ تینوں عضلات مسترخی ہو جاتے ہیں جن کا فعل یہ ہے کہ وہ آنکھوں کو ثابت رکھتے ہیں۔ ضبط کرتے ہیں اور گھماتے ہیں۔ (جالینوس)

جبکہ تینوں عضلات میں سے کوئی ایک عضلہ آنکھ کو ماق کے گوشہ میں کھینچ لاتا ہے۔ آنکھوں کو حرکت دینے والے عضلات چھ ہیں۔ ایک اوپر کو حرکت دیتا ہے۔ ایک نیچے کی جانب، ایک ماق اصغر کی طرف، ایک ماق اکبر کی جانب، دو آنکھوں کو تمام گوشوں میں گھماتے ہیں۔ پلک کو حرکت دینے والے عضلات تین ہیں۔ دو اسے نیچے کی جانب حرکت دیتے ہیں اور ایک اوپر کو کھینچتا ہے۔ حول (بھینگا) اس وقت ہوتا ہے جب اوپر یا نیچے کی جانب ہو جائے۔ اس وقت ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہیں۔

قرنیہ کبھی لمبائی میں پھٹتی ہے۔ ایسی صورت میں سفیدی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے جیسے فقط شگاف ہو۔ اس سے پتلی کے لمبی ہونے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

عصبہ مجوفہ کی جڑ سے لگنے والے عضلات کا تشنج آنکھوں کے لئے مضر نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے آنکھوں کے فعل میں معاونت ہوتی ہے۔ مگر ان کے استرخاء سے آنکھیں ابھر آتی ہیں۔ آنکھوں کو ابھری ہوئی دیکھیں جس کی وجہ کوئی ضربہ نہ ہو۔ اور بصارت باقی بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصبہ مجوفہ، عضلہ ضابطہ کے استرخاء کی وجہ سے پھیل گیا ہے۔ بصارت اگر تلف ہو چکی ہے تو یہ سمجھیں کہ نوری عصبہ مسترخی ہو چکا ہے۔ نتوء چشم ضربہ کی وجہ سے ہو۔ اور بصارت موجود ہو۔ تو ایسی صورت میں عضلہ پھٹ چکا ہوتا ہے۔ لیکن بصارت جا چکی ہے تو عصبہ کا پھٹ جانا بھی یقینی ہے۔

155

نتوءالعین کا علاج:

فصد اور اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ گدی پر پچھنہ لگائیں۔ آنکھوں کو باندھیں۔ اوران پر ٹھنڈے نمکین پانی، عرق کاسنی، عرق بطباط اور قابض وجامع اشیاء کا نطول کریں۔

آنکھوں کے تشنج کا علاج:

پہلے فصد کھولیں پھر آنکھوں کے اندر جنگلی فاختہ یا کبوتر کا خون قطور کریں۔ سفیدی بیضہ اور روغن گل اور شراب میں بھگو کر آنکھوں پر روئی رکھیں۔ اور باندھ دیں۔ دوسرے دن بھی ایسا کریں۔ تیسرے دن تکمید کریں۔ آنکھوں میں دودھ کا قطور کریں۔ اوران پر ضماد رکھیں اوشیافون نام کا سرمہ استعمال کریں۔

آنکھوں کے اندر عصب مجوف سے لگا ہوا ایک عضلہ ہوتا ہے۔ اس میں استرخاء ہوجاتا ہے تو پوری آنکھ ابھر آتی ہے۔ استرخاء کم ہو تو بصارت کو نقصان اور زیادہ ہو تو تلف ہوجاتی ہے۔ کیونکہ عصبہ کے اندر بیحد تناؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ (حنین)

عنبیہ میں مفید یہ ہے کہ ذرا رتج نچوڑ کر آنکھوں کے اندر قطور یا اس کے پانی کا سرمہ استعمال کریں۔ (اھرن)

بچہ آنکھوں کے صرف ایک گوشہ سے دیکھتا ہو تو دوسرے گوشہ میں ایک سیاہ اون کا ٹکڑا لٹکا دیں۔ آنکھ برابر ہوجائے گی۔ دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہو مگر سیدھے طور پر نہ دیکھتا ہو تو اس کے سامنے ایک چراغ رکھ دیں۔ چراغ کی جانب سیدھے طور پر دیکھتے رہنے سے نگاہ درست ہوجائے گی۔ انشاءاللہ۔ (کندی)

پتلی کی سرمہ:

آنکھوں کے ابھر آنے میں اقاقیا بیحد مفید ہے۔

بندق سوختہ روغن میں ملائیں اور نیلگوں آنکھوں والے بچہ کی چندیا کورش میں غرق کردیں۔ (اسکندر)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی پتلیاں سیاہ ہوتی ہیں۔

روغن زعفران اور خود زعفران کا پانی کے ہمراہ سرمہ لگانا زرقہ (نیلگوں) کے لئے موزوں ہے۔

اس کا روغن بچوں کی پتلیوں کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

156

تر حنظل کے شکم میں سلائی داخل کریں اور سرمہ لگائیں۔ اس سے پتلی سیاہ ہوتی ہے۔ اس کا سرمہ لگاتے رہنے سے پتلی کی سیاہی روشن اور پتلی سرمگیں ہو جاتی ہے۔ (طبیب نامعلوم)

نیلگوں آنکھوں میں پوست جلوز (بادام کوہی) پیس کر پانی کے ساتھ سرمہ لگائیں تو وہ سیاہ ہو جاتی ہیں۔ عصارہ حنظلہ کا قطور نیلگوں آنکھوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

پیدائشی نیلگوں آنکھوں کے لئے سرمہ:

پوست انار شیریں کا پانی قطور کریں۔ ایک گھنٹہ کے بعد کسی انار کے اندر برگ بنج نچوڑ کر قطور کریں۔ یا قاقیا ایک جزء، اور مازو چھٹا جزء، عصارہ شقائق النعمان میں کوٹ کر ایک کپڑے سے نچوڑیں اور آنکھوں میں قطور کریں۔

عصارہ عنب الثعلب کا آنکھوں میں قطور کرنا پتلی کو سیاہ کر دیتا ہے۔ زرقہ نام کی بیماری ایک مرض کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ رطوبت جلیدیہ کے خشک ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آنکھیں نیلگوں ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

157

پانچواں باب

انتشار، امراض ثقب العین، ضیق حدقہ، ثقب عنبیہ کے جملہ امراض، نزول الماء، اس کا علاج، آپریشن اور نزول الماء وغیرہ میں آنکھ کے معائینے کا طریقہ اور بڑھاپے میں آنکھوں کے اندر شدت کی نیلگونی۔

پتلی کی تنگی، کم غذائیت یا طبقات چشم کے اندر ٹھٹھرنے کی کیفیت پیدا ہو جانے سے رطوبات چشم کے خشک ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ نزول الماء شروع میں ادویہ اور تدبیر سے تحلیل ہو سکتا ہے۔ مستحکم ہو جانے کے بعد نہیں۔

خیالی صورتیں جو پانی کی وجہ سے اور جو معدہ کی وجہ سے بنتی ہیں ان دونوں میں فرق آنکھوں کے اندر بننے والی خیالی صورتیں تین اسباب کے تحت بنتی ہے۔

۱۔ آنکھوں سے دماغی مشارکت

۲۔ فم معدہ سے ان کی مشارکت

۳۔ پانی کا ظاہر ہونا۔

جو صورتیں معدہ کی وجہ سے بنتی ہیں وہ دونوں آنکھوں کے اندر برابر ہوتی ہیں، مگر جو پانی کی وجہ سے بنتی ہیں دونوں آنکھوں میں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ تین یا چار مہینوں سے مریض اگر

158

صورتوں کو اچھی طرح اخذ کرتا رہا۔ پھر آنکھوں کے اندر سے کوئی دھندلاپن نظر نہ آئے تو بیماری کا تعلق معدہ سے ہوگا۔ کیونکہ اس مدت کے اندر اگر پانی موجود ہے تو پتلی کے اندر گدلاپن کا ظاہر ہو جانا ضروری ہے۔ اگر مذکورہ وقت بیماری کے اندر نہ گذرے مریض سے دریافت کریں کہ خیالی صورتیں ہمہ وقت مسلسل باقی رہتی ہیں یا کبھی اس حد تک کم ہو جاتی ہیں کہ بالکل ہی غائب ہو جاتی ہیں۔ صورتوں کا مسلسل باقی رہنا۔ دماغ کی جانب سے ہونے کا ثبوت ہے۔ غیر مسلسل رہنا معدہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ غذا کے جودت ہضم کے وقت صورتیں ہلکی ہو جاتی ہوں۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط دلیل یہ ہوگی کہ جس وقت میں خیالی صورتوں کا احساس ہو فم معدہ کے اندر سوزش ہونے لگے۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط ثبوت یہ ہے کہ قئے کرنے کے بعد مذکورہ امراض کا پوری طرح ازالہ ہو جائے۔

کسی ایک آنکھ پتلی میں کدورت زیادہ ہو یا دونوں ہی گدلی اور صاف نہ ہوں تو یہ نزول الماء کی ابتداء ہوگی۔ کدورت اگر طبعی ہے اور دونوں پتلیاں نہ صاف ہوں تو دونوں پتلیوں کے تسویہ پر نگاہ کریں۔ اگر کوئی ایک زیادہ گدلی ہو تو بیماری پانی کی ہے۔

خیالی صورتوں کے آنے پر زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے تو ایسی صورت میں کدورت دونوں پتلیوں کی طبعی ہوگی۔ پانی کی وجہ سے نہیں۔ تحقیق کے لئے مریض کو معمول سے کم جید الخلط غذا دیں۔ پھر دوسرے دن اگر اس نے غذا کو اچھی طرح ہضم کر لیا ہو تو پوچھیں کہ کیا خیالی شکلیں آرہی ہیں۔؟ اگر نہیں تو ایسا معدہ کی وجہ سے ہوگا، علی حالہ باقی ہوں تو اس کا سبب نزول الماء ہوگا۔ یہ حقیقت پایہ ثبوت کو اس وقت پہونچ جائے گی جب مریض کو ایارج دیں۔ اس کے بعد خیالی تصویریں زائل ہو جاتی ہیں۔ تو معدہ سبب ہے۔ باقی رہتی ہیں تو سبب خود آنکھوں کے اندر ہوگا۔

خیالی تصویروں کا سبب معدہ ہے تو ایارج فیقرا سے صحت ہو جائے گی۔ اور بہت کم مدت میں۔ بشر طیکہ جودت ہضم کا اہتمام بھی ہو۔ (جالینوس)

مریض کی غذا چند دن کم رکھیں۔ جودت ہضم کا اہتمام بھی کریں۔ اس کے بعد پوچھیں کہ کیا خیالی تصویریں مسلسل آرہی ہیں، اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب طبعی طور پر آنکھیں ناصاف ہوں۔ (مؤلف)

پانی کے نہ ہونے کے دلائل:

دونوں آنکھیں ایک ہی انداز کی ہوں گی۔ جودت ہضم کے بعد خیالی صورتیں کم ہو جائیں گی۔ غذا ہضم نہ ہوگی تو یہ صورتیں طاقت کے ساتھ ابھریں گی۔ مریض بار بار قئے کرے گا تو خیالات رفع

159

ہو جائیں گے، چھ ماہ یالگ بھگ زمانہ گذر جانے پھر بھی پتلی میں کدورت نہ آئے۔ بایں ہمہ معاملہ مشکوک ہے۔ پتلی صاف ہو۔

دماغی مشارکت سے عارض ہونے والی خیالی صورتیں دماغ کی جانب مراری اخلاط کے چڑھنے کے وقت، حمیات محرقہ اور ورم دماغ میں پیدا ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

اور قئے کے وقت، یہ سریع الزوال ہوتی ہیں۔ ٹکتی نہیں ہیں۔ (مؤلف)

یہ خیالی تصویریں ان مریضوں کو زیادہ پیش آتی ہیں۔ جن کی رطوبات چشم نہایت صاف اور قوت باصرہ نہایت حساس ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ مریض ان مریضوں کی مثال ہیں جن کے کانوں میں ذکاوت حس کی وجہ سے طنین عارض ہوتی ہے جس کے لئے مخدر ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پتلی پیدائشی طور پر تنگ ہے تو تیزیٔ بصارت کا موجب ہوگی، اور اکتسابی طور پر تنگ ہوئی ہے تو یہ ردی ہے۔ پتلی پیدائشی یا اکتسابی طور پر کشادہ ہے۔ تو یہ بھی ردی ہے، پتلی کی کجی سے بصارت کو کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ پتلی بارہا لنگ کھاتی ہے مگر بصارت بحال رہتی ہے۔ پتلی کے اندر تنگی اس وقت ہوتی ہے جب رطوبت بیضہ کم ہو جاتی ہے۔ اس سے بصارت کو نقصان پہونچتا ہے۔

طبقہ عنبیہ اس حال میں ہو کہ اس میں کوئی چیز تناؤ نہ پیدا کرتی ہو اس سے پتلی چھوٹی ہو جاتی ہے اس بیماری کے اندر پتلی کے تنگ ہونے سے بصارت میں خرابی پیدا نہیں ہوتی بلکہ خرابی رطوبت کے کم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

ثقب عنبیہ کے اندر تنگی یبوست کی وجہ سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر سے بوڑھوں کو پیش آتی ہے۔ اور نا قابل علاج ہے، رطوبت کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ یہ قابل علاج ہے، رطوبت اور یبوست سے پتلی تنگ اس لئے ہوتی ہے کہ مرطوب اور خشک ہونے سے طبقہ عنبیہ کے اندر کمی اور تشنج ہو جاتا ہے۔

ابتداء کے لئے مراروں اور شہد سے مرکب تیار کریں۔ یہ اطباء کا قول ہے۔ یہ "مرارہ سفاروس" کی زیاد تعریف کرتے ہیں۔ (جالینوس)

(سفاروس) شبوط (۱) کو کہتے ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ ادویات کی ضمانت عظیم ہے مگر اثر معمولی ہے (جالینوس)

مرارۂ بازی، نزول الماء، کو صحت دیتا ہے۔ مرارۂ اق البحر، (بحری کچھوا) بھی صحت دیتا ہے۔ (ارخیجانس)

پانی کا ازالہ مقدح کے ذریعہ کرنا ہو تو مناسب یہ ہے کہ طویل مدت تک مقدح اس جگہ رکھا

---

(۱) شبوط۔ ایک قسم کی مچھلی ہے، باریک دم، چھوٹا سر، درمیانی حصہ چوڑا، چھونے میں نرم ہوتی ہے۔

160

جائے جہاں اسے بر قرار رکھنا مطلوب ہو۔ (بقراط)

آنکھوں کے اندر جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ اس کھڑی رطوبت، رطوبت جلیدیہ اور اس رطوبت کے درمیان رکھتا ہے جسے میں نے سفیدی بیضہ نما کہا ہے۔

کسی بیماری کے سبب نزول الماء کی شکایت ہو گئی ہے تو وہ نا قابل علاج ہے۔

بڑھاپے میں عارض ہونے والی نیلگونی یبوست چشم کی زیادتی سے لاحق ہوتی ہے۔ نیلگونی در اصل رطوبت چشم کے اندر عارض ہونے والی خشکی کا نام ہے جسے نادان حضرات آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے پانی کی ایک قسم تصور کرتے ہیں۔

نزول الماء کے مریضوں کو پسو، مکڑی کے جالے، چراغ کو دو چراغ دیکھنے اور ضعف بصارت جیسے اعراض امتلاء رأس کے وقت، سکتہ کے آغاز میں اور معدہ کی وجہ سے صرع کی کیفیت میں عارض ہوتے ہیں۔ مذکورہ کے حالات کے اندر مذکورہ اعراض موجود ہوتے ہیں مگر آنکھوں کے اندر کدورت نہیں ہوتی۔ ان اعراض کے ساتھ خوفناک خواب، نیند کے اندر اضطراری کیفیت، کانوں میں بھنبھناہٹ، اور ثقل رأس ہوتا ہے۔ بشرطیکہ سبب سر کا امتلاء ہو۔ امتلاء معدی سبب ہے تو مذکورہ اعراض کے ساتھ معدہ کے اعراض موجود ہوں گے۔

پانی سفید، سیاہ، نیلگوں، سونے کے رنگ کا، اور مائل بہ سیاہی ہوتا ہے۔ کچھ حصبی اور کچھ جامد ہوتا ہے جو حرکت نہیں کرتا ہے۔ اطباء پلکوں کو اوپر اٹھا کر اور آنکھوں کو رگڑ کر دیکھتے ہیں، رگڑنے سے پانی منتشر ہو کر پھر واپس آکر جمع ہو جاتا ہے۔ تو قدح کا طریقہ کارگر نہیں ہوتا۔ ہوشیار! یہ طریقہ بیحد خراب ہے۔ اسے اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے پانی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ اور اسے ردی، عسیر القدح اور سریع الانتقال بنا دیتا ہے۔

پانی کو دیکھیں، اگر صاف، روشن اور مجتمع ہو اور نگاہ تقریباً اس میں چار ہو جاتی ہو تو قدح کریں۔ ناصاف، غلیظ جامد اور سخت ہو تو قدح نہ کریں۔ (جالینوس)

قدح سے مانع دو چیزیں ہیں۔

۱۔ پانی کی شدت غلظت اور لزوجت و سخت گاڑھا اور لیس دار ہونا) حتی کہ نکل جانا ممکن نہ ہو۔

۲۔ پانی کا سخت رقیق ہونا حتی کہ دور ہو جانے کے بعد دوبارہ واپس آجائے۔ (مؤلف)

جسم میں امتلاء موجود ہو، یا ردی اخلاط ہوں، یا مریضوں کو درد سر لاحق ہو، تو ان وجوہ کے ازالہ سے پیشتر قدح کے اقدام سے ان طبقات میں ورم پیدا ہو جائے گا۔ جن کے اندر سوراخ کریں گے۔ اور تمام سر کو آنکھوں کی بیماری میں شریک کریں گے۔ لہذا قبل ازیں مذکورہ بیماریوں کا ازالہ

161

کریں اور قدح کے بعد آنکھوں کی حفاظت کریں، تاکہ ان میں ورم نہ پیدا ہو اور سر کا خیال رکھیں کہ اس میں درد پیدا نہ ہو۔

پانی صفاق قرنیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیانی مقام پر ہوتا ہے۔ مقدح کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ وہ اوپر نیچے، دائیں اور بائیں چلتا ہے۔ الغرض یہ تمام جہتوں میں چلتا ہے۔ اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ایک وسیع فضا موجود ہوتی ہے۔

صفاق قرنیہ میں شگاف دینے کے بعد سب سے پہلے رطوبت بیضہ ملتی ہے۔ یہ رطوبت بہہ کر اس سوراخ سے نکل جاتی ہے جو قدح کے موقعہ پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آنکھیں ٹھٹھر کر دھنس جاتی ہیں۔

رطوبت بیضیہ، جلیدیہ اور صفاق عنبیہ کے باطنی حصہ سے خشکی کا دفاع کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس مقام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیضیہ عنبیہ کے اندر ہوتی ہے۔ پہلی بات جو جالینوس نے یہ کہی ہے کہ وہ یہ کہ شگاف دینے پر سب سے پہلے رطوبت بیضیہ ملے گی۔ مطلب یہ کہ رطوبتوں میں، نہ کہ طبقات میں۔ قدح کے وقت بیضیہ کے زیادہ بہنے کا جہاں تک تعلق ہے یہ حالت اس وقت پیش آتی ہے جب عنبیہ میں سوراخ ہو جائے۔ عنبیہ کے باریک ہونے کی وجہ سے اس کا اندیشہ رہتا ہے۔ اسی وجہ سے مقدح کا سرا تیز نہیں رکھا جاتا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو مقدح کے سرا بیحد تیز ہوتا حتی کہ اس بات کہ ضرورت نہ ہوتی کہ زخم نہایت قوت کے ساتھ لگایا جائے گا۔ اس سے مطلوب بس اتنا ہوتا ہے کہ قرنیہ کے اندر داخل ہو تو عنبیہ کو دفع کردے اور وہ دفع ہو جائے۔ کیونکہ وہ تیز نہیں ہوتا۔ رقیق ہونے کے باوجود عنبیہ پر ایک طرح کی لزوجت ہوتی ہے جو سفیدی بیضہ کی جھلی کے مانند ہوتی ہے۔ چنانچہ مقدح اس سے ہٹ کر اترتا ہے۔ (مؤلف)

زرقہ (نیلگونی) رطوبت بیضیہ کی خشکی کو کہتے ہیں۔ (جالینوس)

ایک شخص قدح کرانے کے لئے آیا۔ بیماری پختہ نہ تھی۔ میں نے اس کو مسلسل مچھلی کھانے اور پچھنے لگانے کا حکم دیا۔ تاکہ پانی پختہ ہو جائے پھر قدح کرائے۔ کیونکہ پختہ ہونے سے پہلے قدح کردیا جائے تو اس جگہ مابقی سرعت سے واپس آجاتا۔ (مؤلف)

سبز، سیاہ، زرد اور بیحد گدلے پانی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ قدح کرانے کے لئے کوئی شخص آئے تو اس سے ایک کرسی پر بیٹھائیں اور اسے حکم دیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں دونوں پنڈلیوں سے پھنسا لے۔

مقدح قرنیہ کے نیچے داخل ہوتا ہے۔ اور رطوبت بیضیہ عنبیہ کے نیچے ہوتی ہے۔ قدح کریں

162

تو آنکھوں پر بنفشہ کے ساتھ انڈے کا گودا اور روغن چھینٹ کر ایک روئی میں لت پت کر کے رکھ دیں، مریض تین دن گدی کے بل سوئے، پھر اسکی آنکھوں اور چہرہ کو دھو دیں۔ ورم آجائے اور پانی عود کر آئے تو دوبارہ قدح کریں۔ اور مریض کو سات دن گدی کے بل سلائیں۔ (یہودی)

جسے نزول الماء کا اندیشہ ہو اس کے لئے مرزنجوش کا شموم بہتر ہے۔ اس کا روغن بھی ناک کے اندر لے۔ پانی حرکت کرتا ہوا نظر آئے تو قابل صحت ہے۔ اپنی جگہ سے نہ ہلتا ہو تو نا قابل علاج ہے۔ نزول الماء کی ابتداء میں کنپٹیوں پر جونک لگانا مفید ہے۔ اتصاع حدقہ (پتلی کی کشادگی) میں گدی کے اوپر پچھنہ لگانا مفید ہے۔ (طبری)

پانی (آنکھوں کے اندر کا) کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بیحد لطیف سفید، گاڑھا، شکر بھی سفید ہوتا ہے، خاکی رنگ کا، سبز، گہرا، نیلگوں۔

جن کا قدح کیا جاتا ہے وہ سفید اور خاکی رنگ کے ہیں، ان میں سے پلک پر دباؤ ڈالکر جسے بھی انگوٹھے سے رگڑیں گے اور جلدی سے ہٹالیں گے تو وہ حرکت نہ کرے گا، بلکہ اپنی جگہ باقی رہے گا۔ منتشر نہ ہوگا، مگر پلک پر دباؤ ڈال کر رگڑنے اور جلدی سے انگوٹھا ہٹا لینے کے بعد جو متفرق اور منتشر ہو جائے پھر واپس آکر جمع ہو جائے وہ بیحد ردی ہے۔ (اھرن)

نزول الماء کی ایک عمدہ دوا:

شحم حنظل جوش دینے کے بعد عصارے کو گاڑھا کرلیں۔ پھر اس کا ایک جزء، روغن بلسان نصف جزء، فربیون نصف جزء، اور نوشادر نصف جزء، بکری کے ایسے مرارے میں گوندھ لیں جسے دھوپ دکھا کر گاڑھا کر لیا گیا ہو۔ اور شیاف بنائیں۔ اور عرق بادیان کے ساتھ استعمال کریں۔ ازول الماء میں نوشادر کا سرمہ لگانا عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

تخم تم خوب اچھی طرح پیس کر سرمہ لگائیں۔ نزول الماء کو تحلیل اور اس کا ازالہ کرنے میں بیحد مفید ہے۔ یہ منجملہ اسرار درون پردہ ہے۔ (کندی)

کبھی پتلی کشادہ ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے انسان اشیاء کو اصل کے مقابل میں چھوٹی دیکھنے لگتا ہے۔ کبھی بصارت بالکلیہ زائل ہو جاتی ہے۔ فصد اور اسہال کے ذریعہ علاج کریں۔ پھر مأقین کی فصد کھولیں۔ زیر گدی نقرہ پر پچھنہ لگائیں۔ آنکھوں اور چہرہ پر نمک کے پانی اور تھوڑے سرکہ کا نطول کریں۔ چہرے کو بار بار دھوئیں۔ کبھی پتلی تنگ ہو جاتی ہے چنانچہ انسان چیزوں کو اصل سے زیادہ بڑی دیکھتا ہے۔ اسکا علاج ریاضت، سر، چہرہ اور آنکھوں کی مسلسل مالش، اور چہرہ پر نیم گرم پانی اور روغنیات

163

کانطول ہے۔ تیز سرمے لگائیں۔ اسی طرح کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ کبھی رطوبت بیضہ میں یبوست پیدا ہو جاتی ہے اس سے اس کی شفافیت جاتی رہتی ہے منظر پانی جیسا ہو جاتا ہے۔ مگر پانی نہیں ہوتا یہ بالکلیہ نا قابل علاج ہے۔(بولس)

پختہ ہونے سے پہلے نزول الماء کا علاج فصد اور حنظل و قنطوریون کے ذریعہ مسلسل اسہال سے کریں۔ ممکن حد تک حمام اور پانی پینے سے روک دیں۔ لطیف تدبیر کریں۔ اور غرغرے کرائیں۔ خیالی صورتیں معدہ کی وجہ سے ہوں۔ بہ کثرت اور مسلسل ایارج کے ذریعہ علاج کریں۔ نزول الماء کی ابتداء میں سرمہ لگائیں۔

نزول الماء کی ابتداء کے لئے:

سکبینج ۳ جزء، حلتیت ۱۰ جزء، خربق سفید ۱۰ جزء، شیاف بنالیں اور سرمہ لگائیں۔ اس میں روغن بلساں، مرارے شہد، پرانا زیتون وغیرہ مفید ہیں۔

اس میں (یعنی پانی کی ابتداء) اور پانی کے درمیان فرق یہ ہے کہ پانی نہایت سفید غیر شفاف، سخت اور غیر متحرک ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پانی کی ابتدا کے لئے:

خربق سفید ۱۳ گرام، فلفل سفید ساڑھے ۱۶ گرام، اشق ایک گرام، عصارہ مولی میں شیاف بنالیں۔ ابتدائے نزول الماء کے لئے مفید ہے۔ (اسکندر)

پانی کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی دھواں کی طرح سیاہ، کوئی سفید، کوئی زرد، کوئی سبز، اور کوئی سرخ ہوتا ہے۔ ان میں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو صاف رنگ کا چمکتے ہوئے موتی کی طرح ہو۔ اس کے برعکس رنگ کا پانی نا قابل علاج ہے۔ نزول الماء کے مریض کو حکم دیں کہ سیدھے کھڑا ہو جائے اور نگاہ کو آپ کی نگاہ کی جانب برابر رکھے۔ اپنا انگوٹھا بالائی پلک کے اوپر رکھیں اور دبا کر رگڑیں اور فوراً اٹھائیں۔ اگر ثقب عنبیہ کی رطوبت پھیل کر متحرک ہوتی اور سکڑتی ہے تو قدح کریں، متحرک نہیں ہوتی، ثابت رہتی ہے، اور پلکوں کا رنگ لئے ہوئے ہوتی ہے تو قدح نہ کریں،

یا آنکھوں پر روئی کا ایک ٹکڑا رکھ کر زور سے پھونکیں۔ اس طرح پھونکیں کہ گرم ہو جائے پھر جلدی سے ہٹالیں۔ پانی میں حرکت پیدا ہو جائے اور صاف ہو تو قدح کریں۔ نیم بیماری کے ساتھ دردسر ہو تو قدح نہ کریں کیونکہ اس میں اضافہ ہو جائے گا۔ سفید، عمدہ، صاف اور متحرک پانی وہی ہے جس میں مریض دھوپ اور روشنی کو دیکھتا ہوتا ہے۔ قدح کے بعد مریض پشت کے بل تاریک مقام

164

پر سوئے اور آنکھوں کو باندھ لے تاکہ پانی زائل ہو جائے۔ ہلکا کھانا لے۔ آنکھوں پر صاف روئی کے ذریعہ انڈے کا گودا اور روغن بنفشہ کا ضماد رکھے اور اوپر سے نرم پٹی باندھے۔ روزانہ اسکی ایک یا دو مرتبہ درجہ حرارت کے مطابق تجدید کرے۔ آنکھوں میں ایک ہفتہ تک نیم گرم شیر جاریہ اور سفیدی بیضہ کا قطور کرے۔ کورس پورا اور درد میں سکون ہو جائے تو شیاف ابیض کا قطور کرے اور برودلین کا ذرور استعمال کرے۔

جو پانی مثل دانہ موتی کے ہو اور شعاع اس سے دیکھی جا سکتی ہو وہ عمدہ ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا پانی جس سے شعاع نہیں جا سکتی ردی ہوتا ہے۔ اس کا قدح نہ کریں۔ (طبیب نامعلوم)

قدح کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مریض نہ رات میں دیکھ سکے نہ دن میں، نہ اسے دردسر ہو اور نہ کھانسی، قدح کے بعد پشت کے بل اس طرح لیٹا رہے جیسے کوئی بے حس و حرکت مردہ۔ غصہ، جماع اور شراب سے پرہیز کرے۔

ابتداء نزول الماء کے لئے:

مرارہ مرغ کا سعوط کریں۔ یا زعفران بھگو کر استعمال کریں۔ یا آب فوتنج بری، یا فلفل یا مسک کا سرمہ لگائیں۔ (شمعون)

پانی کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ عمدہ طیب اور قابل قدح وہ ہوتا ہے جو سفید، صاف چمکتے ہوئے موتی کی طرح ہو۔ مریض دن میں تو تھوڑا دیکھتا ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ پانی اکٹھا نہیں ہوا ہے لہذا قدح تب ہی کریں جب وہ اکٹھا ہو جائے۔

اودے، زجاجی، سیاہ، اور خاکی رنگ کے پانی کا قدح نہ کریں، قدح کے بعد مریض پشت کے بل لیٹ جائے، سر کو باندھ لے تاکہ حرکت نہ کرے۔ مریض کو ہلکا اور سریع الہضم کھانا دیں۔ روغن بنفشہ کے ساتھ انڈے کا گودا آنکھوں پر رکھنے کے بعد پٹی سے باندھ دیں۔ دن کے شروع اور آخر میں اسکی تجدید کرتے رہیں۔ تین تک۔ اسکے بعد ایک ہفتہ تک آنکھوں میں دودھ کا قطور کریں۔ ساتویں دن درد میں سکون ہو جائے تو شیاف ابیض قابض کا قطور کریں۔ قدح کا عمل موسم سرما کے شروع یا آخر میں ہونا چاہئے۔ (عبداللہ بن یحیٰ)

جمع ہونے سے پہلے نزول الماء کا قدح نہ کریں۔ اجتماع سے قبل قدح کریدیں گے تو پانی دوبارہ واپس آجائے گا۔ (ابن ماسویہ)

165

پتلی کشادہ تین اسباب کے تحت ہوتی ہے:

ا۔طبقہ عنبیہ کی یبوست،

۲۔طبقہ عنبیہ کے اندر ورم کا پیدا ہو جانا،

۳۔طبقہ عنبیہ کے اندر رطوبت کی کثرت۔یبوست سے پیدا ہونے والی کشادگی لاعلاج ہے۔ ورم سے لاحق ہونے والی سہل العلاج ہے۔اسی طرح اندرونی رطوبت سے پیدا شدہ کشادگی بھی آسان ہے۔استفراغ کے ذریعہ اسکا علاج کریں۔

ثقب قرنیہ کے محاذ میں جو حصہ ہوتا ہے۔وہ حسب ذیل وجوہ سے سکڑتا ہے۔

ا۔یبوست، جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا ہے۔

۲۔رطوبت بیضہ کا استفراغ۔

دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ثانی الذکر کے ساتھ پتلی تنگ ہوتی ہے اور اول الذکر میں ایسا نہیں ہوتا۔(جالینوس)

ابتدائے نزول الماء کے لئے:

عصارہ بادیان، شہد عصارہ کی چوتھائی مقدار کے ساتھ اس قدر ابالیں کہ گاڑھا ہو جائے اور مسلسل سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔عجیب الاثر ہے۔

ثقب عنبیہ کے اتساع (کشادگی) سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ انسان چیزوں کو اصل سے چھوٹی دیکھتا ہے۔آخر کار بصارت تاریک ہو جاتی ہے۔فصد واسہال سے کام لیں، مأقین کی رگوں کی قطع و برید کریں۔اخد عین پر پچھنے لگائیں۔اور چہرہ اور آنکھوں پر نمک اور پانی انڈیلیں۔

پتلی کی تنگی ایک یہ ہوتی ہے کہ ساتھ میں تمام آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور ایک یہ ہوتی ہے صرف پتلی تنگ ہوتی ہے۔نیم گرم پانی سے علاج کریں۔حمام میں داخل ہوں، صاف پانی میں ڈوب کر آنکھیں کھولیں، پانی کا سرمہ لگائیں۔(اریباسیوس)

مراروں کے شیاف ظلمت بصر، انتشار اور نزول الماء میں مفید ہیں۔مراروں کے علاوہ اس میں سانپ کینچلی، ابابیل سوختہ، زنجبیل، فلفل سفید، سکبینج اور مر کا اضافہ کریں۔(ابن ماسویہ)

ثقب عنبیہ کے اندر کشادگی حسب ذیل اسباب سے پیدا ہوتی ہے:

ا۔شدید ضربہ، جو کسی تیز بیماری کی موجودگی میں ہو۔عنبیہ میں ورم آجاتا ہے ہے، جس سے

166

کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ بلا کسی ظاہری سبب کے۔ یہ زیادہ تر عورتوں اور بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ مریض کچھ نہیں دیکھتا۔ دیکھتا بھی ہے تو تھوڑا۔ یہ مزمن بیماری ہے۔ (حنین)

ثقب کے اتساع (کشادگی) کے اسباب حسب ذیل ہیں:

ا۔ رطوبت بیضیہ کی کثرت۔ اس سے عنبیہ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ عنبیہ کے اندر شدید یبوست، چنانچہ ثقب میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ عنبیہ کے اندر ورم کا پیدا ہونا۔

اس میں تنگی یا تو رطوبت بیضیہ کی قلت سے پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)

نزول الماء کی علامات:

پانی جمع ہو کر پختہ ہو جائے تو اچھی طرح پہچانا جا سکتا ہے۔ مجتمع ہونے سے اسکا سبب پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسکی کچھ علامات ہیں۔ مثلاً آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے بھنگے اڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یا بال یا شعاعوں جیسی چیز نظر آتی ہے۔ پانی جمع ہو کر مکمل ہو جاتا ہے تو بصارت جاتی رہتی ہے

قسمیں حسب ذیل ہیں:

ا۔ شدید نیلگوں اور صاف و شفاف۔

۲۔ زجاجی۔

۳۔ اولے کی طرح سفید۔

۴۔ آسمانی رنگ کا۔

۵۔ سبز۔

۶۔ مائل بہ نیلگونی۔

رطوبت جلیدیہ کے اندر کبھی پانی جیسا جمود ہوتا ہے۔ اس کا قدح کرنا مناسب نہیں ہے۔ پانی کے ساتھ کبھی سدہ ہوتا ہے۔ ایک آنکھ بند کر کے اسے معلوم کریں۔ پانی سے پیدا شدہ اعراض اور معدی ابخرات سے پیدا ہونے والے اعراض کے درمیان امتیاز کریں۔ اگر خیالی تصویر دونوں آنکھوں میں معاً اور یکساں آتی ہے تو یہ معدہ کی کارروائی ہے۔ اور صرف ایک آنکھ میں آتی ہے تو اسکا سبب

167

نزول الماء ہے۔

پھر وقت پر بھی غور کرلیں کیا خیالی تصویریں جب سے عارض ہوئی ہیں اس وقت سے تین یا چار مہینہ گذر چکے ہیں ؟اس مدت کے بعد پتلی کا جائز.ہ لیں ۔ اگر یہاں کدورت موجود نہیں ہے تو اس کا سبب معدہ ہوگا۔ کیونکہ نزول الماء میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس مدت میں حدقہ (پتلی) گدلی نہیں ہوتی۔

نیز یہ دیکھیں کہ خیالی تصویریں تمام اوقات میں ایک ہی حالت میں ثابت رہتی ہیں تو ایسا پانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ہلکی اور کبھی بھاری ہوجاتی ہیں ۔ تو اس کا ذمہ دار معدہ ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ جبکہ بھوک کے وقت ہلکی اور تخمہ میں بھاری ہوجائیں۔ نیز جبکہ قئے کے بعد ان میں سکون ہوجائے۔ اس باب میں حتمی فیصلہ اس طرح ہوگا کہ فیقرا کے استعمال سے مریض کو سکون ہوجائے اور خیالی صورتیں آنا بند ہوجائے۔ فیقرا کے استعمال سے نزول الماء میں سکون نہیں ہوتا۔ معدہ کے سبب پیدا ہونے والی اس کیفیت کا شافی علاج فیقرا ہے۔ (حنین)

دماغی تکلیف سے کبھی اس طرح کی خیالی تصویریں آنے لگتی ہیں۔ البتہ ایسا حاد بیماریوں کے اندر ہوتا ہے۔ مقدم دماغ میں ورم ہو تو قئے کرتے وقت اس طری کی تصویریں آنے لگتی ہیں۔

ابتداء ماء کا علاج:

فصد، اسہال اور لطافت غذا کے ذریعہ جسم اور سر کا استفراغ کریں۔ مراروں، عرق بادیان، شہد، سکنجبین، حلتیت، کندش، روغن بلساں، پرانے زیتون، عصارہ بادیان، سب کی سب ظلمت بصر، اور نزول الماء کی ابتداء میں مفید ہیں۔ کیونکہ یہ لطافت پیدا کرتی ہیں اور تنقیہ کرتی ہیں۔ سر ہلکا ہو باد شمالی چل رہی ہو۔ نہ زیادہ حرارت ہو نہ زیادہ برودت ہو اس وقت یہ اور اسطرح کے تیز سرمہ استعمال کریں۔ امتلاء سر میں استعمال نہ کریں۔ دواؤں کے بعد آنکھوں میں عورتوں کے دودھ کا قطور کریں۔ اور سکون درد کی حد تک تکمید کریں۔ (حنین)

پانی قرنیہ کے نیچے جمع ہوتا ہے۔ پختہ ہوجاتا ہے تو بصارت کو بالکلیہ روک دیتا ہے۔ اچھی طرح جمع نہیں ہوتا تو بصارت کمزور ہوجاتی ہے۔

بوڑھوں میں بخارات کی تحلیل اور حرارت چونکہ کمزور ہوتی ہے، اسلئے انہیں یہ عارضہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سخت ٹھنڈی ہوا، شدید قئے، ضربہ، سقطہ، صداع، یا کوئی مزمن مرض بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔ ثقب عنبیہ میں ایک گاڑھی اور سخت قسم کی چیز جم جاتی ہے۔ یہ لاعلاج ہے۔ مگر اس

168

سے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ دونوں کا امتیازی فرق یہ ہے کہ نزول الماء میں مریض شب و روز میں امتیاز کر لیتا ہے۔ سورج کی ٹکیہ کہاں ہے اسے دیکھ لیتا ہے مگر مؤخر الذکر مریضوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔

مناسب یہ ہے کہ جس آنکھ میں پانی ہو اس کو بند کریں اور انگوٹھے سے آنکھ پلک کو نچوڑیں، اور ادھر ادھر دبا کر اسے حرکت دیں۔ پھر آنکھ کھول کر دیکھیں۔ پانی جمع اور پختہ نہ ہوا ہو گا تو انگلی سے نچوڑنے پر منتشر ہو کر ٹوٹ جائے گا۔ جمع ہو چکا ہو گا تو پہلے سے زیادہ عریض اور کشادہ ہو جائے گا پھر اپنی سابقہ شکل اور حجم میں واپس آجائے گا۔ پانی منجمد ہو گیا ہو گا تو دبانے سے قطعاً عرض میں حرکت کرے گا نہ شکل میں۔

رنگ بھی اس کی علامت ہے۔ حدیدی اور اسربی (لوہے اور پارہ کا رنگ) اس بات کی علامت ہے کہ پانی متوسط طور پر جمع ہو گیا ہے اور علاج کے لئے موافق ہے۔ باقی جو پانی جص (۱) اور اولے کی طرح نہایت سفید ہو وہ شدت سے منجمد ہوتا ہے اور قدح کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ (بولس)

جصی اور سیاہ پانی دونوں ردی ہوتے ہیں، قدح کے قابل نہیں ہوتے۔ رکا ہوا پانی جو دبانے اور نچوڑنے سے حرکت کرتا ہو، نہ ہی اپنی شکل سے ہٹتا ہو۔ اس کا قدح مفید نہیں ہوتا۔ کیونکہ شدت سے منجمد ہونے والا پانی پتلی سے دور کیا جائے تو کسی چیز سے چمٹتا نہیں ہے بلکہ فوراً واپس آجاتا ہے۔ اور رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ شدید الملوسۃ ہوتا ہے اس میں رطوبت کچھ بھی نہیں ہوتی۔

پانی کی ایک قسم ایسی ہے جو کبھی رکتا نہیں ہے۔ اس کی ایک نوعیت وہ ہے جو سالہا سال کے بعد رک جاتا ہے۔ قابل قدح پانی وہ ہے جو اعتدال کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ بیحد رقیق پانی کا قدح نہ کریں۔ رقیق پانی کی علامت یہ ہے کہ دبانے اور نچوڑنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ جامد کی علامت یہ ہے کہ اس کے اندر حرکت قطعاً نہیں ہوتی۔ معتدل الجمود پانی کی علامت یہ ہے کہ عرض میں پھیلتا اور کشادہ ہوتا ہے پھر اپنی شکل پر واپس آجاتا ہے۔

شدید سفیدی والے بردی پانی کا قدح نہ کریں۔ کیونکہ یہ شدت سے منجمد ہوتا ہے۔ حدیدی اور اسربی کا قدح کیا جاتا ہے کیونکہ اعتدال کے ساتھ یہ منجمد ہوتے ہیں۔

علاج:

مریض سایہ میں آفتاب کے سامنے بیٹھے۔ کیونکہ ایسی حالت میں پانی صاف دکھائی دیتا ہے۔ دھوپ یا زیادہ روشنی میں دکھائی نہیں دیتا۔ بعد ازاں تندرست آنکھ کو بند کریں۔ تاکہ مریض جو کچھ

---

(۱) ایک نرم قسم کا پتھر۔ سفید اور سرخ ہوتا ہے

169

دیکھے اس کی وجہ سے بھاگ نہ سکے۔ مریض کو حکم دیں کہ ناک کی جانب زاویہ عظمی کی جانب نظر کرے۔ زاویہ صغریٰ کی جانب التفات نہ کرے۔ پھر سلائی کے کنارے کی مقدار میں آنکھ کی سیاہی سے دور رہے۔ (انطلیس)

ایسا اس لئے تاکہ مقدحہ داخل ہو تو ثقب عنبیہ تک پہونچ کر رہ جائے۔ (مؤلف)

جگہ کو مقدح کی دم سے اس طرح متعین کریں کہ وہاں اتنا دباؤ ڈالیں کہ اس میں گڈھا ہو جائے۔ یہ عمل دو باتوں کے پیش نظر ہوتا ہے، ایک یہ کہ مریض صبر کا عادی ہو سکے، اور اسکی آزمائش ہو جائے۔ دوسری یہ کہ تیز سرے کے لئے ایک جگہ ہو جائے جہاں وہ قائم ہو سکے اور تیزی سے دفع کریں تو پھسلے نہیں۔ اب تیز سرا اس جگہ رکھ کر طاقت سے دبائیں حتی کہ یہ محسوس ہو جائے کہ مقدح ایک عریض فضا کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ گہرائی کے اندر مقدح کے داخل ہونے کی مقدار اتنی ہی ہو جتنی دوری عنبیہ سے سیاہی کے آخر تک ہوتی ہے۔

اس کے بعد مقدح پانی کے اوپر لایا جائے۔ کیونکہ پیتل قرنیہ کی صفائی کی وجہ سے نمایاں رہتا ہے۔ بعد ازاں مقدح کو اس غشاء قرنی کے پیچھے اتاریں جس میں پانی ہوتا ہے۔ تار سے نیچے کی جانب دبائیں۔ اور مقدح کو کچھ دیر روکے رکھیں پھر اٹھائیں۔ پانی چڑھ آئے تو پھر دبائیں حتی کہ نہ چڑھ سکے۔ اسکے بعد مقدح آہستہ آہستہ بٹتے ہوئے نکالیں۔ اور آنکھ کے اندر تھوڑے نمک اور پانی کا قطور کریں۔ اور اس سے آنکھ کو دھوئیں۔ اور روئی کے ساتھ زردی بیضہ اور روغن گل رکھ کر باندھ دیں۔ تندرست آنکھ کو بھی ساتھ ہی باندھ دیں تاکہ اس کی حرکت سے دوسری آنکھ حرکت نہ کر سکے۔ مریض کو تاریک گھر میں سلائیں۔ عطاس، سخت گفتگو اور حرکتوں سے بالکل پرہیز کرائیں۔ غذا ساتویں دن تک لطیف دیں۔ اور اسی مدت تک بندھن پڑا رہنے دیں۔ الا یہ کہ درد اور ورم حار وغیرہ کی کوئی بات پیدا ہو جائے۔ بعد ازاں کھول کر تجربہ کریں۔ کہ مریض دیکھتا ہے یا نہیں۔ مناسب نہیں ہے کہ بصارت کا تجربہ قدح کے فوراً بعد کرنے لگیں۔ کیونکہ اس سے پانی تیزی سے چڑھ آئیگا۔ ایسا اس لئے کہ پتلی کے پاس آنکھ کی طاقت مجتمع ہو جائے گی۔ مریض کو حرارت ہو جائے تو ساتویں دن سے پہلے پٹی کھول دیں اور صورت حال کی اصلاح کریں۔

مقدح داخل ہو تو تیز سرا زاویہ صغریٰ کی طرف مائل ہو کیونکہ اس طرح بقیہ ساری جھلیاں محفوظ رہیں گی۔ اس کے بعد مقدح آہستہ آہستہ گھما کر پانی کے اوپر لائیں اور پھر نیچے کو دبا دیں۔

پانی اگر گدلا اور دبنے میں دشوار ہو، چمٹ جاتا ہو، واپس ہو جاتا ہو، تو مقدح کے ذریعہ تمام گوشوں میں سے اسے منتشر کر دیں۔ اس طرح مکمل صحت ہو جائے گی۔ پانی کو زاویہ صغریٰ یا زاویہ

170

کبریٰ یا اوپر کی جانب دفع کر دیں۔ دیکھیں کہ کس جگہ بہتر طور پر محبوس ہوتا اور چمٹتا ہے وہاں دفع کریں۔ بار ہا پانی اوپر چمٹ گیا ہے، مگر مریض صحت یاب ہوا اور مرض دوبارہ عود کر نہیں آیا۔

واضح رہے کہ کبھی مقدح بہت اندر تک چلا جاتا ہے، چنانچہ خون نکل کر آنکھ کے سوراخ میں منجمد ہو جاتا ہے اور اس سے ایک عارضہ ہو جاتا ہے جس سے صحت قطعاً نہیں ہوتی۔

قدح کے بعد دونوں آنکھوں کو باندھ دیں۔ اور ان پر روغن گل اور بیضہ رکھ دیں۔ ہر تین دن کے بعد ہی کھولیں۔ الایہ کہ کوئی درد یا ورم ہو جائے۔ کھولنے کے بعد طبیخ گلسرخ یا طبیخ برگ خلاف کے ذریعہ تکمید کر کے آنکھوں کو تھوڑا گرم کریں۔ ساتویں دن یا درد میں مکمل سکون ہونے تک یہ عمل رہے، اس کے بعد پٹی کھول دیں۔ اس مدت میں پانی واپس آجائے تو بقیہ اسی سوراخ میں مقدح دوبار[illegible]اخل کریں۔ دوسرے میں نہیں، کیونکہ یہ سوراخ بالکلیہ بند نہیں ہوتا۔ کیونکہ غضروف کے اندر[illegible]تا ہے۔ (انطلیس)

نزول الماء کا مریض پچنہ، مچھلی، بھیڑ کے گوشت، روزہ، نبیذ، اور سبزیاں کھانا ترک کر دے۔ نصف النہار میں صرف ایک دفعہ کھائے۔ نزول الماء کے شروع میں اور بصارت کو تیز کرنے کے لئے شہد کے ساتھ تھوڑی ھینگ پیس کر سرمہ لگائیں۔ درد کا مریض اسے کھائے بھی۔ اور فربیون یا کما ذریوس کا سرمہ لگائے۔ (تیاذوق)

انتشار کسی ضربہ سے لاحق ہو تو سب سے پہلے فصد کے ذریعہ علاج کریں، پھر قاس پر پچنہ لگائیں، اس کے بعد اشیاء باردہ رکھیں اور آنکھوں میں اس کا قطور کریں۔ کیونکہ دراصل یہ عنبیہ کا ورم حار ہوتا ہے۔ اکثر مریضوں کو بیس دنوں کے اندر بغیر کسی علاج کے سکون ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ علاج کریں، مریض روشن مقام پر نہ رہے تاکہ دیکھ کر روشنی سے آنکھوں کے اندر تکان پیدا نہ ہو۔ برگ ھندیاء سمی بہ سطونی کا ضماد انتشار کے لئے موزوں ہے۔ (مؤلف)

یہ ضربہ سے لاحق شدہ انتشار کے لئے عمدہ ہے۔ اپنی خاصیت سے اثر کرتی ہے۔ گل سرخ تر و خشک، صندل، فلفل، قرنفل، نیلوفر، برگ خلاف اور گل خلاف، یہ تمام دوائیں بیحد مفید ہیں۔ حدت میں سکون ہو جائے تو آرد باقلی شراب میں گوندہ کر اس پر رکھیں۔ دیسقوریدوس کے مطابق انتشار کے لئے مفید ہے۔

اس عجمی غلام کو میں نے دیکھا ہے جس کی آنکھوں میں انتشار کا مرض ہو گیا تھا۔ ابن علی نے جب وردی کے ذریعہ علاج کیا تو دس دنوں کے اندر صحت یاب ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے وردی جید کا نسخہ یہاں ارسال کیا۔ جو لوگ ضربہ سے انتشار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ کم دیکھتے ہیں،

171

چنانچہ مذکورہ غلام اور ایک دوسرا مقربی شخص جس کی آنکھ کے اندر تیر چبھنے سے انتشار ہو گیا تھا کم دیکھتے تھے۔ (مخیتشوع)

زرقہ نام کی بیماری دراصل نام ہے رطوبت جلیدیہ کی یبوست کے حدت زیادہ بڑھ جانے کا۔ یہ آنکھوں کی آفتوں میں سب بڑی آفت ہے۔ (جالینوس)

نزول الماء کو دیکھنے میں اس کی مشابہت ہے البتہ سفیدی حصبی ہوتا ہے غیر شفاف، رکا ہوا، اور اپنی جگہ سے قطعاً حرکت نہیں کرتا ہے۔ لہذا علم میں رکھیں اور اس کا قدح نہ کریں۔ (مؤلف)

مقدحہ ایک کشادہ جگہ میں آتا جاتا ہے تمام گوشوں سے اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ (جالینوس)

یہ وہ جگہ ہے جہاں قرنیہ کو عنبیہ سے الگ کر کے محبوس کیا جاتا ہے۔ حتی کہ اسکی مشابہت کھڑ تال سے ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

کتاب کے اس مقام سے ان حضرات کے خلاف دلیل ملتی ہے جن کا خیال یہ ہے کہ پانی عنبیہ کے اندر ہوتا ہے۔ جالینوس نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ (مؤلف)

اس نے "مابال" میں کہا ہے کہ ضربہ کی وجہ سے نزول الماء کا مریض صحتیاب نہیں ہوتا۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بیضہ پر جو نلکی رکھی ہوئی ہے وہ پھٹ جاتی ہے چنانچہ دوسرے پانی کا قدح کرتے وقت یہ پانی سوراخ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ابن فراس ایک زمانہ تک بھنگے جیسی خیالی صورت دیکھتا رہا حالانکہ اس کی آنکھوں کے اندر کدورت نہیں تھی۔ البتہ یہ حالت دائمی تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیضیہ یا قرنیہ کے کنارے جلیدیہ کے سامنے کوئی چیز موجود تھی جو اس کیفیت کا باعث بنی ہوئی تھی۔ (مؤلف)

ثقب عنبیہ کا مقدار رطوبتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ رطوبتیں زیادہ ہوں گی تو شدید تناؤ پیدا کریں گی۔ جس کی وجہ سے سوراخ کشادہ ہو جائے گا برعکس حالت کیفیت پیدا کرے گا۔ (جالینوس)

عنبیہ کے دونوں سوراخوں کی تنگی رطوبتوں کی کمی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ تناؤ ختم ہو جاتا ہے۔ یا طبقہ عنبیہ میں مرطوب ہو جاتا ہے جس سے وہ سکڑ جاتا ہے۔

پتلی کشادگی حسب ذیل وجوہ سے ہوتی ہے:

۱۔ رطوبت بیضیہ کی کثرت سے عنبیہ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ یہ تناؤ خود طبقہ عنبیہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

172

طبقۂ عنبیہ میں تناؤ حسب ذیل اسباب سے پیدا ہوتا ہے:

ا۔ طبقہ میں ورم ہو جائے۔
۲۔ اس میں یبوست پیدا ہو جائے۔
۳۔ اس میں رطوبت زیادہ ہو جائے جس کی وجہ سے تناؤ پیدا ہو جائے۔

عنبیہ کی یبوست اور خشکی سے جو حالت پیدا ہوتی ہے وہ عسیر العلاج ہے۔ ورم حار وغیرہ کے سبب سے پیدا ہونے والی کشادگی علاج سے درست ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کی گفتگو سے یہ ظاہر ہے کہ انتشار کے تین اور تنگی کے دو اسباب ہیں۔ (مؤلف)

رطوبت بیضیہ گاڑھی ہو جاتی ہے تو جودت بصارت میں کمی آجاتی ہے۔ بہت زیادہ گاڑھی ہو جائے اور نزول الماء جیسی کیفیت لاحق ہو جائے تو بصارت کو سزا دیتی ہے۔ گاڑھا پن پورے سوراخ میں مگر ارد گرد ہو تو مریض اشیاء کو اصل سے چھوٹی دیکھے گا۔ کیونکہ پتلی تنگ ہو چکی ہوتی ہے۔ گاڑھا پن وسط میں ہوا ہو تو مریض مرئی شئے کو روشندان دیکھے گا۔ کیونکہ اس کی نگاہ شئہ مرئی کے بعض حصے پر نہیں پڑے گی، اس کے ارد گرد کے مقامات پر پڑے گی۔ لہذا جسے وہ نہیں دیکھ رہا ہوتا ہے اسے خیال کرے گا کہ روشندان نہیں ہے۔ یہ غلیظ اور گاڑھی رطوبت پتلی کے روشندان کے مختلف مقامات پر بکھری ہوئی ہو تو مریض کو ایسا نظر آئے گا جیسے کوئی بھنگا اڑ رہا ہو یا کوئی ذرہ ہو یا کوئی صورت۔

ایک لڑکے کی آنکھ میں ایک تیز لوہا دھنس گیا جس کی وجہ سے رطوبت بیضیہ بہہ گئی، اور پتلی کا سوراخ فوراً ہی سکڑ گیا۔ قرنیہ بھی پورا کا پورا سکڑ گیا مگر علاج کے بعد یہ رطوبت مجتمع ہو گئی، اور وہ صحت یاب ہو گیا، مگر اس طرح کی بات نادر الوقوع ہے۔ عام طور پر سیلان رطوبت کے بعد اندھا پن عارض ہو جاتا ہے۔

نزول الماء کے مریضوں میں یہ معائنہ کرنا مناسب ہے کہ دوسری آنکھ بند کر دی جائے تو کیا پتلی کشادہ ہوتی ہے؟ کشادہ نہیں ہوتی، تو قدح کرنا مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کیفیت کے ساتھ سدہ موجود ہوگا۔ (جالینوس)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ضربہ سے پید شدہ انتشار کے لئے عمدہ دوا:

آرد باقلی گوندہ کر ضماد کریں۔ بیحد عمدہ ہے۔ (مؤلف)

173

پتلی کی تنگی کے لئے موزوں آس اور زعفران سے بنا ہوا شیاف ہے۔ (اریباسیس)

اس شیاف کی بنیاد طاقتور ملینیات پر ہے کیونکہ طاقتور صلب ہوتا ہے۔ (مولف)

زرقہ نام کی بیماری یہ ہے کہ ثقب عنبی میں دیکھیں تو نظر آئے گا کہ یہ جگہ سخت نیلگوں ہے۔ یہ پختہ ہو جاتی ہے تو مریض کی بصارت معدوم اور ابتدائی حالت میں ہوتی ہے تو کمزور ہو جاتی ہے۔ دراصل یہ جلیدیہ کی خشکی اور غلظت ہوتی ہے۔ (اریباسیس)

پتلی کی تنگی یبوست کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ (مؤلف)

قدح کرتے ہوئے کبھی آنکھوں کے اندر خون آجاتا ہے، اس کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ بلکہ مقدحہ کے ذریعہ اس خون کے اندر پانی ملادیں اور سب کو نیچے کی جانب دبائیں۔ کبھی پانی مشکل سے رکتا ہے۔ ایسی صورت میں عمداً خون نکالیں بایں طور کہ مقدحہ کو زاویہ صغریٰ کے گوشہ تک زیادہ دبائیں۔ پھر سب کو باہم مخلوط کر کے نیچے کی جانب دبادیں۔

واضح رہے کہ پتلی کی تنگی یبوست اور رطوبت کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ لہذا بیشتر کی گئی تدبیر اور حالت و کیفیت کو معلوم کریں پھر علاج کریں۔ (مؤلف)

پتلی کی تنگی کے ساتھ ضعف بصارت بھی ہے تو اس کا سبب یبوست ہے، کیونکہ سوراخ کی تنگی کسی حال میں بھی سوء بصارت کا سبب نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

بلکہ یہ کیفیت بالعرض ہوتی ہے کیونکہ تنگی ایک ایسی یبوست کا پتہ دیتی ہے جو جلیدیہ کو بھی رطوبت بیضیہ کی قلت سے پیش کی گئی ہے۔ اور صورت حال یہ ہو کہ پتلی رطوبت بیضیہ کی کثرت سے تنگ ہو گئی ہے تو جلیدیہ اپنی طبعی حالت پر باقی رہے گی۔ سوراخ کی تنگی سے جودت بصارت میں اضافہ ہو تا جائے گا۔

بکریوں کی آنکھوں کا قدح ایک باریک آلہ سے کیا جاتا ہے۔ مگر یہ انسانوں کی آنکھوں کے لئے مفید نہیں ہے۔ (جالینوس)

پتلی کی تنگی کے ساتھ پوری آنکھ کمزور اور دبلی نظر آئے تو یہ سمجھیں کہ بیماری رطوبات چشم کی خشکی اور قلت غذائیت کی وجہ سے ہے۔ تنگی کے ساتھ آنکھ فربہ اور پھولی ہوئی ہو، کم ہی ایسا ہو تا ہے تو بیماری کا سبب عنبیہ کا مرطوب ہو جانا ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے اور سوراخ سکڑ اٹھتا ہے۔ (مؤلف)

کئی مریضوں کا میں جائزہ لے چکا ہوں، ان کی پتلیاں بالکل صاف نہ تھیں، گدلی اور کہر آلود تھیں۔ روز کور کو میں برعکس تصور کرتا ہوں۔ (مؤلف)

174

جن لوگوں کی آنکھوں کے اندر پانی وغیرہ ایسی شکایتیں موجود ہوں جن کا علاج بالحدید ہوتا ہے انہیں سورج کے سامنے نہ آنے دیں، اس سے انہیں پرے رکھیں۔ غرض یہ بات ان تمام مریضوں کے ساتھ روا رکھیں جس کی آنکھوں میں کوئی بیماری موجود ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آنکھوں کے اندر جتنی بیماریاں عارض ہوتی ہیں۔ ان سب کا تعارف مکمل طور پر ہمیں حاصل ہو، جبکہ علاج کی تکمیل میں مریض روشنی کے سامنے بھی آجاتا ہو اسی لئے مناسب ہے کہ چشم کے علاج بالید اور امراض چشم کے معائنہ میں روشنی سے دور رہیں۔ کوشش کریں کہ روشنی پیچھے رہے یا اس کے سامنے سے کج ہو کر رہیں۔ میری گفتگو پلکوں کے داخلی حصہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ روشنی کے سامنے رہتے ہوئے بھی پلکوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ جیسے ان کی قطع و برید اور شرناق کا ازالہ۔ غرض وہ تمام علاج جس میں طبیب کو ضرورت ہوتی ہے کہ آنکھیں کھلی ہوئی ہوں۔ مگر شدید آشوب چشم یا قرحہ کی موجودگی میں مریض کیلئے مناسب ہے کہ روشنی سے اصلاً چہرے کو دور رکھے، الا یہ کہ طبیب آنکھوں کیاندر کسی دوا کا قطور کرنا چاہے۔ ایسے وقت میں مناسب یہ ہے کہ مریض روشنی کی جانب مائل رہے تاکہ طبیب اچھی طرح دیکھ سکے۔ مگر روشنی کے محاذ میں نہ رہے۔ اسی طرح ظفرہ کے ازالہ، قدح اور اسی طرح کے معالجات میں مناسب ہے کہ مریض اس طرح بیٹھے کہ روشنی کے مقابلے سے پتلی محفوظ رہے۔ بایں ہمہ طبیب اور جودت معائنہ کے مابین روشنی کا معاملہ حائل بھی نہ ہو۔

قدح کے وقت کسی مریض کی وہ ہیئت محفوظ نہ ہو، جس کی طبیب کو ضرورت ہے، مریض حرکت کرنے اور شدت سے پھیلنے لگے حتی کہ چہرہ خون سے بھر جائے تو یہ بیحد ردی ہوگا۔ (بقراط)

ثقب (سوراخ) میں کشادگی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتی ہے:

۱۔ طبعی طور پر

۲۔ بیماری کی وجہ سے۔

بیماری عنبیہ کے امتداد (پھیلاؤ۔ تناؤ) سے پیدا ہوتی ہے اس میں تناؤ پیدا ہونے کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ یبوست

۲۔ عدم

175

۳۔ رطوبت بیضیہ کی کثرت

تنگی کے بھی دو وجوہ ہیں:

۱۔ طبعی طور پر

۲۔ بیماری کی وجہ سے

بیماریاں دو ہیں۔ ۱۔ رطوبت بیضیہ کی قلت ۲۔ طبقہ عنبیہ کا مرطوب ہونا۔ (حنین)

قدح شدہ آنکھوں کے اندر قرنیہ اور پتلی کے نیچے یا اس کے ارد گرد حرکت کرتا ہوا پانی دیکھیں، اس کے لئے اور انتشار اور پانی کی ابتداء کے لئے حلتیت کا سرمہ لگائیں اور اسے کھائیں۔ جلائے بصارت کے لئے عجیب الاثر ہے۔ بہت سارے مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ (شفاخانہ کے تجربات)

ابتداء الماء کے لئے معجون کا عمدہ نسخہ، صحت ہو گی۔ انشاءاللہ:

مروج، حلیت، زنجبیل، تخم بادیان، شہد میں ملا کر روزانہ ساڑھے چار گرام استعمال کریں۔ (مؤلف)

نزول الماء میں عصارہ پیاز کا سرمہ بیحد مفید ہے۔ تخم رازیانج، رازیانج تمام کا تمام، نزول الماء میں مفید ہے۔ نزول الماء کے لئے سب سے مؤثر دوا سکنجبین ہے۔ (حنین)

انتشار میں برگ خلاف مستعمل ہے۔ کوٹ کر آنکھوں پر ضماد رکھا جائے تو ضربہ سے ہونے والے انتشار میں مفید ہے۔ (مؤلف)

اس کے لئے نچوڑ کر اور خشک کر کے گلاب کے ساتھ شیاف یا سرمہ تیار کریں۔ مؤثر ہے۔ مرارے نگاہوں کو تیز کرتے ہیں جو مرارے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں انہیں سبز رنگ کے مراروں پر بیحد فوقیت حاصل ہے۔ آنکھوں کے لئے ان کے ساتھ عرق بادیان، روغن بلساں سکنجبین اور شہد شامل کرتے ہیں۔ (مؤلف)

زرقہ نام کی بیماری جلیدیہ کی یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ایک ضعیف البصر شخص کو دیکھا، اس کی پتلی پر غور کیا تو گدلی اور نیلگوں نظر آئی۔ اس کے بعد مہینوں نظر کرتا رہا اور دیکھتا رہا کہ نزول الماء کی ابتداء کا گمان مجھے ہے اس سے تقویت ملتی ہے یا نہیں۔ مگر کیفیت بحالہ باقی رہی۔ قیاس آرائی کی کہ یہ زرقہ ہے چنانچہ تدبیر کے ذریعہ یہ لگا جو یہاں ترطیب

176

کرنے لگا۔ جو موزوں ثابت ہوئی۔ مگر مریض کو مکمل صحت نہیں ہوئی۔ (مؤلف)

جلیدیہ کی یبوست سے پیدا شدہ زرقہ بیحد عسیر الزوال ہے۔ (جالینوس)

نفط نزول الماء کے لئے عمدہ ہے۔ آرد باقلی شراب میں گوندہ کر ضماد کیا جائے تو ضربہ سے لاحق شدہ انتشار میں بیحد مفید ہے۔

عصارہ بخور مریم یا برگ شہد یا کسی سرمہ میں شامل کر لیا جائے تو اس سے نزول الماء بالکلیہ جاتا رہتا ہے۔ شونیز پیس کر روغن ایرسا کے ساتھ سعوط کرنا پانی کی ابتداء میں مفید ہے۔ شہد کے ساتھ حلتیت کا استعمال یا سرمہ لگانا ابتداء الماء کا ازالہ کر دیتا ہے۔ سکنجبین سے ابتداء الماء جاتا رہتا ہے یہ اس میں بیحد مؤثر ہے (دیسقوریدوس)

قربیون کے اندر آنکھ کے اندر پانی کے لئے جالی تاثیر رکھتی ہے مگر سوزش پیدا کرتی ہے جو پورے دن باقی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد وغیرہ کے ساتھ شامل کی جاتی ہے اور شیافوں ڈالی جاتی ہے تاکہ حدت ٹوٹ جائے۔ (مؤلف)

زعفران کی خاصیت یہ ہے کہ کسی بیماری کے بعد عارض ہو جانے والے زرقہ کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

یعنی پانی کا۔ (مؤلف)

ثقب عنبیہ کا عرضی اتساع (کشادگی) تناؤ پیدا کرنے والی ایک چیز کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ تناؤ ضربہ وغیرہ سے عنبیہ کے اندر پیدا شدہ کسی ورم یا رطوبت بیضہ کی کثرت یا یبوست سے پیدا ہوتا ہے۔ یبوست کی وجہ سے ثقبہ کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں تنگی عنبیہ کی رطوبت یا رطوبت بیضیہ کی قلت سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض بھنگے جیسی یا بال جیسی چیز دیکھنے لگتا ہے۔ ایسا ابتداء ماء (پانی کی ابتداء) کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض مقامات پر رطوبت بیضیہ کے خشک ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔ (حنین)

دونوں میں فرق ہے کہ یہ جسم کو پہونچنے والی سخونت نیز آنکھ کی کسی کمی اور روطبت بیضیہ کی اس حد تک قلت کے بعد ہوتی ہے کہ کمی کا اثر اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسے انشاء اللہ ضبط تحریر میں لائیں گے۔ (مؤلف)

خیالی تصویریں تمام کی تمام چار قسم کی ہوتی ہیں:

ا۔ پانی کی ابتداء سے بننے والی۔

177

۲۔ معدی سبب سے پیش آنے والی
۳۔ بیضیہ کی خشکی سے رونما ہونے والی
۴۔ ذکاوت حس کے نتیجہ میں ابھرنے والی۔ (مؤلف)

ایک نادر کتاب کے مطابق حیرت انگیز ایجاد کردہ شیاف کا نسخہ:

شحم حنظل کو پانی میں بھگو دیں۔ پھر اس پانی کو گاڑھا کر لیں۔ مرارۂ تیس لے کر ایک جام میں خشک کر لیں۔ مرارہ خشک کردہ ۳۵ گرام، پانی میں گاڑھا کیا ہوا شحم حنظل ۷ گرام، نوشادر ساڑھے چار گرام، فربیون ساڑھے چار گرام۔ سب کو سکنجبین ساڑھے تین گرام، میں شامل کریں اور شیاف بنالیں۔ عرق بادیان میں اسے حل کر کے سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ شکاری تفدار کے اوپر کی کھال صاف کر کے سایہ میں خشک کر لیں پھر اچھی طرح پیس کر شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کریں۔ نزول الماء مفید ہیں۔

مراروں کا مختصر مفید شیاف:

زنجبیل، فلفل، دار فلفل، دار چینی، دردی سوختہ، وج، صمغ زیتون بری، عروق البصاغین، خاکستر خفاش، خاکستر ابابیل سوختہ، ان سب کو نوشادر، فربیون، حلتیت اور سکنجبین کے ساتھ ھاون میں اچھی طرح کوٹ پیس لیں۔ پھر مرارۂ ماعز اور مرارۂ شبوط میں سیر اب کر کے گوندھیں اور شیاف بنائیں۔ پھر ایک شیاف مرارۂ ماعز اور مرارۂ شبوط کے ساتھ لے کر عرق سداب کے ساتھ سرمہ لگائیں۔ یہ کافی ہے۔ (مؤلف)

مرض معروف بہ زرقہ مزمنہ رطوبت جلیدیہ کے جامد اور منعقد ہو جانے کا نام ہے۔ اس سے مکمل اندھاپن عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مراروں کے شیاف میں پانی کی داخل ہونے والی مزید دوائیں:

ورل (بڑی زہریلی چھپکلی) کا خون، زنجبیل، خاکستر ابابیل، شرذق، سانپ کی کینچلی، رنگ تبدیل ہوئے بغیر اگر پتلی کشادہ ہو جاتی ہے تو مریض کو اشیاء چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ اس جانب کی قیفال کی فصد کھولیں۔ یا اخدعین پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد مسہل دیں، پھر سر اور آنکھ پر دریا کے پانی یا پانی، نمک اور سرکہ کے محلول کا نطول کریں۔ آنکھوں میں سنبلی سرمہ لگانے کے بعد عورت کے دودھ کا قطور کریں۔ اشیاء چھوٹی نظر آنے پر مریض کا سر اور اس کی آنکھیں ڈھانک کر نیم گرم پانی کا مسلسل

178

نطول کریں۔ سر پر روغن بنفشہ و خیری رکھیں اور تیز قسم کا سرمہ لگائیں۔

پانی کے لئے:

شکاری تفدار کے اوپر کی سبز کھال صاف کر کے سایہ میں خشک کرلیں پھر اچھی طرح پیس کر سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (مسیح)

آب پیاز کا شہد کے ہمراہ سرمہ استعمال ابتداء الماء میں مفید ہے۔ حلتیت شہد کے ساتھ ملا کر بطور سرمہ استعمال کرنا ابتداء الماء میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

افعی کی چربی نزول الماء کے لئے مانع ہے۔ طاقتور مرارے نزول الماء کی ابتداء کے لئے موزوں ہیں۔ سکبینج نزول الماء کا شافی علاج ہے۔ (بولس)

سکبینج نزول الماء کی سب سے افضل دوا ہے۔ عقرب بحری بہتر ہے۔ (دیسقوریدوس)

عروق الصباغین اور اس کا عصارہ ابتداء الماء' کے لئے عمدہ ہے۔ (دیسقوریدوس)

جالینوس کے مطابق شہد کے ساتھ عصارہ بخور مریم کا سرمہ نزول الماء میں مفید ہے۔ (مؤلف)

فرفیون۔ اس صمغ کے اندر نزول الماء کے لئے جالی تاثیر ہوتی ہے۔ البتہ اس کی سوزش پورے دن رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد کے ساتھ اور مؤثر شیافوں میں شامل کی جاتی ہے۔ نقطہ آنکھوں میں پانی کے لئے مفید ہے۔ رازیانج نزول الماء کے لئے منفعت بخش ہے۔ (دیسقوریدوس)

شونیز ہمراہ روغن ایرسا کا سعوط نزول الماء کی ابتداء میں موافق ہے۔ (جالینوس)

انجیر بری کا دودھ اور عصارہ برگ کو شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا ابتداء نزول الماء کیلئے مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

جالینوس کا خیال ہے کہ چمگاڈر کا دماغ شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے تو نزول الماء کی ابتداء میں مفید ہے۔ (بولس بروایت حنین)

ایجاد۔ مراروں کا مختصر مفید شیاف:

زنجبیل، فلفل، دار فلفل، دار چینی، دردی سوختہ، وج، صمغ زیتون مری، عروق الصباغین، خاکستر، خفاش، خاکستر ابابیل سوختہ، نوشادر، فربیون، حلتیت، سکبینج، ایک ھاون میں اچھی طرح پیس کر مرارۂ ماعز اور مرارۂ شبوط میں سیراب کریں، پھر گوندہ کر عرق سداب کے ہمراہ سرمہ لگائیں۔ یا فربیون ایک جزء، فلفل چار جزء، مرارۂ ماعز، و مرارۂ شبوط میں شیاف بنا کر عرق سداب کے

179

ہمارہ سرمہ لگائیں مفید ہے۔(بولس)

نزول الماء کے مریض کا معائنہ کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کسی آنکھ کا سوراخ کشادہ تو نہیں ہے۔ معائنہ میں دوسری آنکھ کھلی رکھیں۔ اگر ایسا ہے تو غور کرلیں کہ قدح کریں یا نہیں۔ کیونکہ پہلی چیز نہیں ہے تو قدح کے باوجود مریض دیکھ نہ سکے گا۔ کیونکہ یہاں عصبہ مجوفہ کے اندر سدہ ہوتا ہے۔ نزول الماء سے اور رطوبت جلیدیہ کے اندر ٹوٹی ہوئی غلظت سے پیدا شدہ بھنگے وغیرہ جیسی خیالی تصویروں کے درمیان فرق کیا جاتا ہے۔ نزول الماء سے پیدا شدہ صورتیں ایک ہی حالت پر مسلسل باقی رہتی ہے۔ رطوبت جلیدیہ سے پیدا شدہ بعض حالات میں زیادہ ہلکی ہو جاتی ہیں۔(جالینوس)

نزول الماء سے پیشتر جو خیالی تصویریں آنے لگتی ہیں ان کا سبب دماغ ہوتا ہے۔ یہ تصویریں دائمی نہیں ہوتیں۔ دماغ کے مقام تخیل پر آفت آتی ہے تو یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں معدہ کی مشارکت سے بھی یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں اور نزول الماء سے پیدا شدہ تصویروں میں فرق یہ ہے کہ معدہ کی وجہ سے جو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ دونوں آنکھوں کے اندر یکساں ہوتی ہیں۔ مگر آنکھ سے تعلق رکھنے والی صورتیں یا تو صرف ایک آنکھ کے اندر یکساں نہ ہوں گی۔ بیماری طویل المدت ہے تو آنکھ سے مخصوص سمجھی جائے گی۔ مگر قریب العہد ہے تو معدی مشارکت اور دماغ سے اس کا تعلق سمجھنا جائز ہوگا۔ اگر وہ ایک ہی حالت پر برقرار رہتی ہے تو بیماری آنکھ کے اندر سمجھی جائے گی مگر کم وبیش ہوئی ہوں تو اس کا تعلق معدہ سے تصور کیا جائے گا۔

مریض ایارج فیقرا کے استعمال سے فائدہ محسوس کرے تو بیماری کا تعلق معدہ سے سمجھا جائے گا۔ فائدہ محسوس نہ کرے تو تعلق آنکھ سے ہوگا۔

مرقال کے ساتھ کچھ قاتل دودھارے پودوں کا دودھ شامل کریں۔ یہ پانی کو زائل کر دیتا ہے بشرطیکہ پانی رقیق اور ابتداء میں ہو۔

خفاش (چمگاڈر) کا خون شہد کے ہمراہ بطور سرمہ استعمال کر نزول الماء کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح بکری کا بھچہ بھی مفید ہے۔ مادہ لنگڑی (۱) لکڑ بھگے کا مرارہ شہد کے ساتھ سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ نزول الماء میں مفید ہے۔

نزول الماء کا معائنہ کرنا چاہیں تو بالائی پلک کو اٹھائیں اور مریض کو حکم دیں کہ نیچے منہ کی جانب دیکھے۔ آنکھ کو انگوٹھے سے رگڑیں۔ کیونکہ حرکت کے وقت پانی کا مزاج ظاہر ہو جائے گا۔ اگر دیکھیں کہ صاف شفاف ہے نگاہ اس میں پار ہو جاتی ہے تو عمدہ ہے اور اگر گاڑھا اور گدلا ہے تو خراب ہے۔

---

(۱) لکڑ بگھا۔ بوڑھا ہو جاتا ہے تو لنگڑا ہو جاتا ہے

180

نزول الماء کی سب سے پرانی دوائیں مرارے اور مر کے شیاف ہیں۔ مراروں کی ضمانت عظیم ہے مگر ان کا اثر بہت کم ظاہر ہوتا ہے۔

مجرب سرمے:

ابتداء نزول الماء کے لئے شیاف۔ یہ سفیدی کا استیصال کرتا ہے اور انتشار میں مفید ہے۔ مرارۂ نسر ایک طشتری میں رکھیں۔ اور ساڑھے تین گرام حلتیت ایک پوٹلی میں باندھ کر گرم کر کے مرارہ میں رگڑیں۔ حتی کہ سب تحلیل ہو جائے۔ پھر اس میں ساڑھے تین گرام روغن بلساں ڈال کر چھوڑ دیں۔ حتی کہ گاڑھا ہو جائے۔ شیاف بنا کر محفوظ کر لیں۔ یہ عجائبات میں سے ہے۔ (جالینوس)

یہ اس کا مصلح ہے۔ (مؤلف)

نزول الماء کے مریض کو آفتاب کے محاذ میں رکھ کر کھڑا کریں۔ اور اپنا انگوٹھا اس کے بالائی پلک پر رکھیں اور پھر جلدی سے اٹھالیں اور پانی کو دیکھیں، ہاتھ اٹھانے اور حرکت دینے کے بعد متحرک نظر نہ آئے تو قدح کریں۔ منتشر ہو کر مجتمع ہو جاتا ہو تو لا علاج ہے۔ (طبیب نا معلوم)

پانی طبقہ عنبیہ اور رطوبت جلیدیہ کے مابین ہوتا ہے۔ یہ ایک گاڑھی رطوبت ہوتی ہے جو ثقب عنبیہ میں جامد ہو جاتی ہے اور الیدیہ اور بصارت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ ابتداء میں اس کی پہچان مشکل ہے۔ پختہ ہو جانے کے بعد پہچان آسان ہو جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ مریض آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے بھنگے اڑتے ہوئے یا بال نما چیز یا شعاع دیکھتا ہے۔ بیماری مکمل ہو جاتی ہے تو بصارت معدوم ہو جاتی ہے۔ پانی کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ ہوا کے مشابہ، کچھ شیشہ کے مشابہ، کچھ سفید، کچھ سبز، کچھ آسمان کے رنگ اور کچھ مائل بہ نیلگونی ہوتے ہیں۔ مائل بہ نیلگونی رنگ اس وقت ہوتا ہے جب پانی شدت سے جم جاتا ہے۔ یہ قدح سے تقریباً شفایاب نہیں ہوتا۔ قدح سے پہلے مریض کو حکم دیں کہ ایک آنکھ بند کر لے۔ دوسری مریض آنکھ کا سوراخ کشادہ نہ ہو تو قدح متعین نہ ہوگا۔ کیونکہ کامیابی کے ساتھ قدح کر بھی دیا گیا تو مریض دیکھ نہ سکے گا۔ کیونکہ زوال بصارت کا سبب ایسی صورت میں پانی نہیں بلکہ نفس عصب مجوفہ ہوتا ہے۔ نزول الماء کی ابتداء میں کبھی خیالی تصویریں معدی بیماریوں کی وجہ سے آنے لگتی ہیں۔ دونوں میں فرق خیالی تصویر کے دونوں آنکھوں کے اندر معاً یا صرف ایک آنکھ کے اندر آنے سے کرتے ہیں۔ ایک آنکھ کے اندر جو خیالی تصویر آرہی ہے وہی برابر طور پر دوسری آنکھ کے اندر بھی آرہی ہے تو بیماری شرکت معدہ کی جانب سے

181

سمجھی جائے گی اور اگر خیالی تصویر صرف ایک آنکھ کے اندر آرہی ہے یا دونوں آنکھوں کے اندر برابر نہیں آرہی ہے تو بیماری کا تعلق آنکھ سے سمجھا جائے گا۔ خیالی صورت دونوں آنکھوں میں برابر طور پر آرہی ہو تو بیماری کا علاقہ معدہ سے ہو گا۔

وقت کے بارے میں بھی دریافت کریں۔ تصویریں آنے کے بعد تین یا چار ماہ گذر چکے ہوں پھر بھی پتلی پر کہر ہو نہ گدلاپن۔ بلکہ صاف وشفاف ہو تو بیماری کا تعلق معدہ سے ہو گا۔ تصویروں کی آمد پر زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو دیکھیں کہ یہ مسلسل آتی ہیں یا کبھی ہلکی اور کبھی بھاری ہو جاتی ہیں۔ مسلسل آنا پانی کی علامت ہے۔ گاہے بگاہے سکون ہو جانا معدہ کی کیفیت کا پتہ دیتا ہے۔ خاص کر تخمہ پر تصویروں میں ہیجان اور جودت ہضم یا قلت غذا پر سکون ہونا معدہ کی دلیل ہے۔ خیالی تصویریں بننے کے وقت مریض معدہ کے اندر سوزش محسوس کرے۔ یا تیز قسم کا فضلہ قئے کرنے کے بعد تصویروں کی آمد میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ معدہ کی دلیل ہے لیارج فیقرا سے مریض کو نفع ہو اور خیالی تصویروں کے آنے میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ بھی معدہ کی دلیل ہے۔ یہی دواء اس کا علاج بھی ہے۔ نزول الماء کی وجہ سے جو خیالی صورتیں آتی ہیں ان میں فیقرا کے استعمال سے سکون نہیں ہوتا۔

پانی کا علاج:

جسم کا پھر سر کا استفراغ کریں۔ غذا لطیف دیں۔ وہ دوائیں استعمال کریں۔ جن میں مرارے، عرق بادیان، حلتیت، شہد، روغن بلساں، فلفل اور اشق جیسی دوائیں پڑتی ہوں۔ نزول الماء کے لئے مفید دوائیں مراروں، عصارۂ بادیان، حلتیت، شہد، اور روغن بلساں وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ساری دوائیں ضعف بصارت اور پانی کی ابتداء میں مفید ہیں۔ کیونکہ ملطف، مسخن اور منقی ہیں۔ (حنین)

ابتداء نزول الماء میں اور معدہ کے سبب بننے والی خیالی تصویروں کے درمیان فرق یہ ہے کہ معدہ سے بننے والی دونوں ہی آنکھوں کے اندر ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں۔ اور آنکھ سے خصوصیت رکھنے والی دونوں میں ایک ساتھ مجتمع نہیں ہوتیں، مجتمع ہوتی بھی ہیں۔ تو دونوں کی حالت یکساں نہیں ہوتی۔ خیلی صورتوں پر تین یا چار ماہ گذر چکے ہوں پھر بھی پتلی صاف اور روشن ہو، کہر آلود نہ ہو تو سبب معدہ ہو گا۔۔ اس قدر مدت نہ گذری ہو تو یہ دیکھیں کہ یہ تصویریں شروع سے مسلسل آرہی ہیں؟ مسلسل آنے والی نزول الماء کی علامت ہیں۔ غیر مسلسل معدہ کی علامت ہیں۔ بالخصوص جبکہ پیٹ ہلکا ہو۔ غذا معدہ پر ہضم ہو گئی ہو تو مریض انہیں محسوس نہ کرتا ہو۔ معدی سوزش پر ان تصویروں کا احساس ہونے لگے۔ قئے کرنے کے بعد فوراً ان میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ مضبوط دلیل معدہ کی

182

ہو گی۔ کچھ لوگ ایسے ملیں گے جن کی پتلیاں طبعی طور پر صاف وشفاف نہ ہوں گی۔ لہذا عجلت سے کام نہ لیں۔ حتی کہ دیگر سارے دلائل اور علامات مہیا ہو جائیں۔ غور کر کے دیکھیں کہ دونوں ہی آنکھیں ایک ہی انداز کی ہیں؟ ایک ہی انداز کی ہیں تو گمان غالب یہ ہے کہ نزول الماء کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ طبعی حالت کی وجہ سے آنکھوں میں کدورت موجود ہے۔ جن مریضوں کو خیالی صورتیں نظر آتی ہوں ان کی غذا کم کر کے ہضم ہونے کے بعد پوچھیں کیا تصویریں دیکھ رہے ہیں۔ یا ان میں کمی آگئی ہے۔ کمی آگئی ہے تو سبب معدہ ہوگا۔ معدی سبب میں ایارج کے استعمال اور جودت ہضم سے بہ آسانی صحتیابی ہو جائے گی۔ (جالینوس)

نزول الماء کی معاون برودت مزاج، برودت ہوا، اور رطوبت چشم ہے۔ قابل قدح وہ پانی ہے جو اعتدال کیساتھ جامد ہوا ہو۔ جامد اور بیحد رقیق نا قابل قدح ہے۔ جامد کون ہے؟ وہ ہے کہ پلک پر اپنا انگوٹھا دبا کر حرکت دیں۔ اور پلک اٹھا کر دیکھیں تو نظر آئے کہ پانی منتشر ہوا نہ واپس آکر مجتمع ہوا بلکہ علی حالہ اپنی جگہ غیر متحرک رہا۔ اسی کو جامد کہیں گے۔ جس پانی کا رنگ لوہے اور اسرب جیسا ہو وہ معتدل الجمود (اعتدال کے ساتھ جامد) ہوتا ہے اور یہی قابل قدح ہے۔ جبین یا نبرد (اولے) جیسے رنگ کا پانی شدید الجمود ہوتا ہے۔ یہ قدح کے قابل نہیں ہوتا۔ (انطلیس)

کتاب الجموع کا یہ مقام قابل غور ہے۔ (مؤلف)

نزول الماء کا مریض قئے نہ کرے۔ کیونکہ قئے سے آنکھوں کی طرف مادہ کھینچے گا۔

قدح کا طریقہ:

مریض سایہ میں اور ایک یسی جگہ بیٹھے جہاں اسکا چہرہ آفتاب کے سامنے ہو۔ اس کا سر پکڑلیں اور حکم دیں کہ پتلی کو زاویۂ عظمی کی طرف سلائی کے قطر میں پھیلائے، زاویۂ صغریٰ کی طرف التفات نما شکل ہو۔ اور مقدح کے کنارہ کو آنکھ کی سیاہی سے دور رکھے۔ تاکہ کنارہ کل کا کل آنکھ کی طرف داخل ہو تو پتلی تک پہونچ جائے۔ اب سر کی چکی گرفت میں لیں اور اس جگہ دباؤ ڈالیں جہاں مقدح رکھنا چاہئے تاکہ اس کے لئے جگہ بن جائے۔ دباؤ ڈالیں، تو مقدح کا سر امائل نہ ہو، سرے کا اندازہ اس مقدار سے کرلیں جو پتلی تک ہو نچے یا اسے بال برابر اپنے حیطہ میں لے سکے۔ اس سے زیادہ اس کا سرا نہ ہو۔ اس سے زیادہ ہوگا تو ایک اور مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ پیتل کا برما ہو۔ جیسے جب چاہیں جوڑلیں اور جب چاہیں نکال لیں۔ بعد ازاں مقدح پر دباؤ ڈالیں حتی کہ ملتحمہ اور قرنیہ کو پھاڑ دے اس لئے کہ قرنیہ دفع ہو جاتا ہے۔ مقدح اسے پھاڑ تا نہیں۔ کیونکہ اس طبقہ پر لزوجت ہوتی

183

طبقہ پر لزوجت ہوتی ہے اس لئے دفع ہو جاتا ہے پھر مقدح کا سرا بھی تیز نہیں ہوتا۔ مقدح اندر داخل ہو جائے تو آنکھ پر روئی کا ایک ٹکڑا رکھ کر بند کر دیں پتلی برابر ہو جائے۔ مقدح کو اپنی جگہ رہنے دیں پھر آنکھ کو کھول کر دیکھیں کہ اس کا سرا کہاں ہے، اگر پانی کے مقام تک نہیں ہے تو اس پر تھوڑا اور دباؤ ڈالیں، حد سے آگے بڑھ گیا ہے تو پیچھے کھینچ لیں، حتی کہ پانی کے برابر آجائے۔ ایسا کر لینے کے بعد پھر آہستہ آہستہ مقدح کے نچلے حصہ کو کھینچیں، کیونکہ اسکا سرا معکوس ہوتا ہے۔ مقدح کی دم کیساتھ حسب ضرورت ایسا ہی کرتے رہیں۔ مقصد یہ ہو کہ پانی نیچے کی جانب اتر آئے، اگر دشوار ہو، دبانے پر واپس ہو جاتا ہو تو جہاں آسان ہو گوشوں میں اسے منتشر کر دیں حتی کہ مریض فوراً دیکھنے لگے۔ فارغ ہونے کے بعد آنکھ پر سفیدی بیضہ اور روغن گل تین دن رکھیں، مریض گدی کے بل سویا رہے۔ اس کے بعد شیاف ابیض کا سرمہ لگائیں، کیونکہ آنکھ کے اندر ہیجان ضرور پیدا ہوگا۔ قدح کے وقت قدح نہ کی جانے والی آنکھ کو باندھ دیں۔ اسی طرح گدی کے بل سوتے وقت بھی دوسری آنکھ کو باندھ دیں۔ مریض اندھیرے مکان میں سوئے۔ اس پر نگاہ رکھیں، تاکہ حال معلوم ہوتا رہے۔ خیال رکھیں کہ چھینک نہ آئے، مریض گفتگو نہ کرے۔ کھانسے نہیں۔ تین دن تک پٹی نہ کھولیں۔ الا یہ کہ ضرورت پیش آئے دوبارہ مقدح کے اعادہ کی ضرورت ہو تو بعینہ اسی سوراخ میں داخل کریں۔ کیونکہ وہ جلد مندمل نہیں ہوتا ہے۔ (انطلیس)

قادح کو ضرورت ہوتی ہے کہ مقدح کے نیچے پانی کو ایک طویل مدت تک اس مقام پر روکے رکھے جہاں اسے وہ برقرار رکھنا چاہتا ہے حتی کہ اس جگہ وہ بری طرح چمٹ جائے۔ (جالینوس)

قدح کی تمام خوبی یہ ہے کہ اس میں درد کم ہو۔ مناسب یہ ہے کہ نہایت روشن مقام پر یہ عمل انجام دیا جائے۔ مریض آفتاب کے سامنے نہ آئے بلکہ اس کے سامنے ذرا کنارے رہے۔ (جالینوس)

کچھ لوگوں نے پتلی کے نیچے شگاف لگا کر پانی نکال دیا۔ لطیف پانی میں اس نوعیت کی مداخلت کی جاسکتی ہے۔ غلیظ اور گاڑھے پانی میں نہیں۔ کیونکہ پانی کے ساتھ رطوبت جلیدیہ بھی بہہ جائے گی۔ کچھ لوگوں نے قدح کی جگہ پر شیشہ کی ایک نلکی داخل کر کے پانی چوسنا شروع کیا، ساتھ میں انہوں نے رطوبت بیضیہ بھی چوس لی۔ (انطلیس)

لکر بگھے کا مرارہ نزول الماء میں مفید ہے اسی طرح بھڑیئے کا مرارہ بھی مؤثر ہے کیونکہ طاقتور ہوتا ہے پانی کے اندر اور آنکھ کی تمام جھلیوں میں سرایت کر جاتا ہے مرارۂ نسر فراسیون کے ہمراہ اور مرارۂ ارنب کا آنکھوں میں قطور صحت کا ضامن ہے۔ آنکھوں میں مردہ گوشت آجائے تو کتے کا مرارہ مفید ہے یہ نزول الماء کی ابتداء اور قدیم نزول الماء کو روکتا ہے۔ سفیدی بیضہ مفید ہے۔ عصارۂ انا

184

غالس شہد اور عرق بادیان کے ساتھ بیحد مفید ہے۔ سب سے عمدہ چڑیوں کا مرارہ ہے۔ (اسکندر)

مراروں کا شیاف:

مرارۂ ماعز کو گاڑھا کر کے تیرہ گرام میں ساڑھے تین گرام حلتیت اور ساڑھے تین گرام عصارۂ اناغالس شہد اور زبل الفار (چوہے کا گو) کے ساتھ ملا کر (شیاف بنالیں) پانی کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

جو پانی منتشر ہو کر بہت جلد اپنی سابقہ حالت پر واپس آجاتا ہے اس میں قدح کارگر نہیں ہوتا (ایشوع بخت)

پانی طبقہ عنبیہ سے رطوبت جلیدیہ تک کے درمیان واقع ثقب عنبیہ میں ہوتا ہے۔ (ابن سرابیون)

اس نے حق کے قریب بات کہی ہے۔ اب ہم پانی کی جگہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ (مؤلف)

صاف روشن پانی کی قدح کریں گے۔ گدلے پانی کا نہیں۔ ابتداء میں اس بیماری کے لئے ایارجات کبار وغیرہ موزوں ہیں۔ شیافوں میں اصطفطیقان اور غریز موزوں ہیں۔ سب سے مفید مراروں کے شیاف ہیں۔ جو مرارہ شہد اور عرق بادیان کے ساتھ مخلوط کیا جائے گا۔ وہ بیحد مفید ہے۔ سب سے عمدہ چڑیوں کا مرارہ ہوتا ہے۔ (ابن سرابیون)

مراروں کا شیاف:

مرارۂ ماعز لے کر گاڑھا کرلیں، اور اس میں ہر ۱۳ گرام پر ساڑھے تین گرام حلتیت اور ساڑھے تین گرام فربیون ڈال کر عرق سداب میں حل کرلیں اور مل کر شیاف بنالیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

خیالی صورتیں ایک ہی طرح کی ہمیشہ آئیں تو بیماری کا آنکھ سے تعلق ہوگا۔ حالت برعکس ہوگی۔ (مسیح)

پانی پختہ ہو جائے، مریض کو نہ دن میں دیکھائی دے نہ رات میں، تندرست اور طاقتور ہو، درد سر نہ ہو، نہ کھانسی وزکام ہو، غصہ، نقل و حرکت، شراب اور جماع پر قابو رکھتا ہو، تو اعتماد کے ساتھ اس کا قدح کریں، ورنہ علاج بیکار ہے۔ کیونکہ مذکورہ اسباب کے تحت پانی واپس آجائے گا۔ یا پھر درد تیز ہوگا۔ بالخصوص جبکہ دردسر موجود ہو۔ آرد باقلی شراب میں گوندھ کر استعمال کرنا ثقب حدقہ کی کشادگی میں مفید ہے۔ (مسیح)

پرانے قرابادین کے مطابق مراروں کے شیاف انتشار میں مفید ہیں، جامع وغیرہ کتابوں کے

185

اندر یہ بات میرے نزدیک پائے صحت کو پہونچ چکی ہے کہ نزول الماء میں جو دوائیں مفید ہیں وہی بعینہ انتشار میں بھی مفید ہیں۔

سرمہ کا ایک نسخہ مجھے الجامع میں دستیاب ہوا ہے۔ یہ نزول الماء اور انتشار کی ابتداء میں مفید ہے۔ کتاب کے اندر یہی صفت بیان کی گئی ہے۔ یہ شیاف مراروں کے شیاف کے قائمقام ہے۔ انتشار میں مفید ہے۔ اس میں مرارے بھی مفید ہیں، مفرد طور پر انھیں شہد اور عرق بادیان وغیرہ کے ساتھ شیاف تیار کر کے تر حالت میں استعمال کریں۔ صمغیات وغیرہ نزول الماء کی ادویہ بھی مفید ہیں۔

سرمہ کا نسخہ حسب ذیل ہے:

ساڑھے دس گرام سداب بری یا بستانی اگر بری دستیاب نہ ہو۔ بورہ ارمنی ساڑھے دس گرام، تخم ترب ساڑھے دس گرام، صبر ساڑھے دس گرام، زعفران ساڑھے دس گرام، ملح ھندی ساڑھے دس گرام، خردل ساڑھے دس گرام، فلفل سیاہ ساڑھے دس گرام، تخم نانخواہ ۹ گرام، نوشادر ۹ گرام، زنجار ۹ گرام، ھلیلہ کابلی کی سوختہ گٹھلی ۱۴ گرام، تخم بادیان ۱۴ گرام، فلفل سفید ۱۴ گرام، کف دریا ۱۴ گرام، قلیمیا ذھب ساڑھے ۱۷ گرام، مرقشیشا، ساڑھے سترہ گرام، نحاس سوختہ ساڑھے سترہ گرام، رسوت ساڑھے سترہ گرام، ابابیل کے سوختہ بچے ۳۵ گرام، پوست غرب ۳۵ گرام، آب غرب ۳۵ گرام، مر ۲۱ گرام، دار فلفل ۹ گرام، شونیز ۹ گرام، توتیا ھندی ۹ گرام، یہ دوائیں سداب کے نچوڑے ہوئے پانی میں، آب ترب، اور آب بادیان میں ایک ہفتہ تک اچھی طرح پیسیں۔ پھر شیاف بنا کر سایہ میں خشک کرلیں۔ روزانہ نہار منھ اور سوتے وقت سرمہ لگائیں۔ شکم سیر ہونے کی حالت میں نہ لگائیں۔ نہایت مفید ہے۔

عمدہ ایجاد:

فربیون، حلتیت، زنجبیل، فلفل، وردی سوختہ، مرارہ شبوط میں پیس کر شیاف بنائیں اور عرق سداب کے ہمراہ سرمہ لگائیں۔ انتشار کے لئے بیحد مفید ہے۔ یا ریشمی کپڑے سے چھانی ہوئی فلفل ایک جز، فربیون نصف جز، مرارۂ ماعز میں شیاف بنائیں۔ یا تنہا فلفل مرارہ کے ساتھ عرق سداب یا عرق بادیان کے ہمراہ سرمہ لگائیں۔ مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

قابض ادویات بارد نہ ہوں تو انتشار کیلئے عمدہ اور مفید ہیں۔ یہ تمام گوشت کو سخت کرتی ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں ملح اندرانی کا سرمہ اس بیماری کے اندر سب سے بہتر ہے۔ ایسے ہی شبت اور

186

قاقیاوغیرہ سے تیار کردہ سرمے بھی ہیں۔

مراروں کا شیاف:

مرارہ شبوط، مرارہ نسر، بکری کے بچوں کا مرارہ، ہم وزن خشک کریں اور آب بادیان مروق میں گوندہ کر شیاف بنائیں۔

مرارہ تیس کوہی، دستیاب نہ ہو تو اہلی تیس کا مرارہ خشک کر کے آب بادیان مروق میں گوندہ کر شیاف بنائیں۔ (مؤلف)

آنکھوں کو غذا نہیں ملتی اور خشک ہو جاتی ہیں تو پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ رطوبتیں معتدل ہوتی ہیں تو اعتدال سے ساتھ پتلی کو پھیلاتی ہیں۔ زیادہ ہو جاتی ہیں تو پتلی کو بری طرح سختی کے ساتھ اور وسیع پیمانہ پر پھیلاتی ہیں۔ (جالینوس)

برگ سطوی۔ یہ ہندباء کی ایک قسم ہے۔ ضربہ سے لاحق ہونے والے انتشار میں مفید ہے۔ (بختشیوع)

انتشار کسی ظاہری سبب یا ضربہ یا سقطہ سے ہوتا ہے۔ ضربہ سے لاحق ہونے والا مرض حاد ہوتا ہے جو عنبیہ کے متورم ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ ظاہری سبب سے پیدا ہونے والا انتشار مزمن ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر بچوں اور عورتوں کو عارض ہوتا ہے۔ اکثر مریض کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ دیکھتے بھی ہیں تو کم دیکھتے ہیں۔ اور جن چیزوں کو دیکھتے ہیں اصل سے چھوٹی دیکھتے ہیں۔

مراروں کا شیاف:

درندوں اور پرندوں کا مرارہ، حرذون[1] کا خون، ابابیل سوختہ، افعی کی کینچلی، زنجبیل، فلفل، آب بادیان میں شیاف بنائیں۔ اور آبنوس کی لکڑی پر رگڑ کر نزول الماء کی ابتداء کے لئے سرمہ لگائیں۔ (حنین)

ثقب عنبیہ کشادہ اور تنگ ہوتا ہے۔ کشادگی پیدائشی یا اکتسابی ہوتی ہے۔ اکتسابی رطوبت بیضیہ کی کثرت سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ رطوبت عنبیہ کو بری طرح پھیلا دیتی ہے جس سے سوراخ کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہ عرضی کشادگی ہوتی ہے۔ اس کی ایک خود عنبیہ کا ہلکا ہو جانا ہے۔ چنانچہ اسکا سوراخ پھیل جاتا ہے۔ یہ عرضی نہیں جوہری کشادگی ہوتی ہے۔ ثقبہ کی تنگی بھی پیدائشی اور اکتسابی ہوتی ہے۔ اکتسابی جوہری اور عرضی دونوں ہوتی ہے۔ جوہری یہ ہے کہ غالب رطوبت کی بوجہ سے عنبیہ مسترخی ہو جائے۔ عرض یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ میں کمی ہو جائے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے سوراخ تنگ ہو جاتا

(۱) چھپکلی سے مشابہ اور مہلک ہوتا ہے

187

ہے۔(جالینوس و حنین)

یہ حالت ہم نے آخری درجہ میں دیکھی ہے چنانچہ یبوست اور رطوبت کی وجہ سے بصارت معدوم ہو جاتی ہے۔(مؤلف)

اس سلسلہ میں میرا یہ خیال ہے کہ عنبیہ کا سوراخ کشادہ اور تنگ کسی فضلہ کی وجہ سے نہیں بلکہ روشنی زیادہ ہوتی ہے تو تنگ اور وہ بیماری کم ہو جاتی ہے جس کا تذکرہ ہم طبعی مباحث کے اندر کریں گے تو کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہ حضرات جو نقطہ نظر پیش کر رہے ہیں اگر حقیقت وہی ہوتی یعنی پھیلانے والی رطوبت یا غالب یبوست یا سوراخ کی جانب بند آنکھ کی روح آنے کی وجہ سے ثقب عنبیہ کشادہ ہوتا ہے تو ظلمت میں وہ کشادہ نہ ہوتا۔ مگر روشنی میں تنگ ہو جاتا ہے۔(مؤلف)

ان بیماریوں کے اندر ہمیشہ پیشتر کی گئی تدبیر اور مزاج کے بارے میں معلوم کریں۔ پھر اس کے مطابق علاج کریں۔ پتلی کی تنگی کا علاج مرطب، محلل اور مرخی ادویہ سے کریں۔ جیسے آنکھ کے اندر دودھ کی دھار ماریں، مرطب اشیاء کا سعوط، حمام اور شراب استعمال کریں۔ انتشار کا علاج اس علاج کے برعکس کریں۔(مؤلف)

پتلی کی تنگی پیدائشی ہوتی ہے تو تیزی بصارت کا موجب ہوتی ہے اکتسابی ہوتی ہے تو بیحد خراب ہوتی ہے کیونکہ رطوبت کے کم ہو جانے سے پیش آتی ہے عنبیہ کی رطوبت اور استرخاء کے باعث پیدا ہونے والی پتلی کی تنگی نہایت سہل العلاج ہے۔ کیونکہ مرطوب کو خشک کو مرطوب کرنا آسان ہے۔(جالینوس)

یہاں جالینوس کی گفتگو مربوط و منظم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک پتلی کی تنگی حدت بصارت کا موجب ہے۔ ردی اس وقت ہوتی ہے جب یبوست کے باعث ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ رطوبت کی وجہ سے تنگی ہو تو بصارت کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ اضافہ کا موجب ہوگی۔(مؤلف)

پتلی تنگی ہو جاتی ہے تو مریض اشیاء کو اصل سے بڑی دیکھتا ہے۔ حب قوقایا، سر اور چہرہ پر گرم پانی انڈیلنا اور مسخن مصالحہ جات مفید ہیں۔

اس کے لئے حسب ذیل شیاف مستعمل ہے:

جاؤشیر ساڑھے تین گرام، خاکستر ابابیل ۱۴ گرام، زنگار ساڑھے تین گرام شیاف بنالیں۔(ایشوع بخت)

ہمارے نزدیک پتلی کی کشادگی استرخاء اور تنگی تشنج ہے اسی کے مطابق تدبیر بھی ہونی چاہئے۔
نزول الماء اور انتشار کا باب مکمل ہوا۔(مؤلف)

188

چھٹا باب

بصارت کی کمزوری (جبکہ آنکھیں اپنی اصل شکل میں ہوں)، نگاہ کی حفاظت اور اسے تیز رکھنا، ضعف بصر کے محرکات واسباب، دور کی بصارت درست قریب کی کمزور، قریب کی درست اور دور کی کمزور، چیزیں سوراخ دار، چھوٹی یا بڑی یا بے رنگ نظر آئیں، عشاء (رتوندہ)............اندھیرے میں نظر نہ آنا)، روز کوری (دنوندہ)............ تیز روشنی میں نظر نہ آنا)، وہ دوائیں جو بصارت کو صاف اور تیز کرتی ہیں، غرب یعنی آنکھوں کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، گوشہ ہائے چشم کا فتق، لحمہ کی کمی اور زیادتی، پلکوں کا

189

اگانا خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پپوٹوں کی سرخی وورم کے ساتھ گر جانا) کا بیان۔

پلکوں کو اگانے کے لئے عجیب وغریب سرمہ۔

آنکھ کے اندر کوئی آفت نظر نہ آئے پھر بھی بصارت مفقود ہو تو ورم، صلابت، سدہ یا کسی بھی سوء مزاج کے باعث یہ عصبہ مجوفہ کی بیماری ہوتی ہے۔ (جالینوس)

لوگوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہ کثرت نمکین اشیاء کا استعمال بصارت کو کمزور کر دیتا ہے۔ میرے خیال میں ایسا فقط خشکی پیدا ہو جانے سے ہوتا ہے کیونکہ مرطوب جسم والوں پر اسکا نقصان ظاہر نہیں ہوتا، لوگوں کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جماع بصارت کو کمزور کر دیتا ہے اس باب میں بھی میرے نزدیک بات وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے۔ (مؤلف)

بصارت پر آفت آئے اور اس کی شکل بحالہ محفوظ ہو تو اس کا سبب عصب یا روح باصرہ ہے۔ عصب کے اندر آفت ورم یا سوء مزاج سے لاحق ہوتی ہے۔ عصب مجوف کے اندر ورم حار کا فقدان بصارت کے ساتھ ضربان (پھڑکن) سرخی اور ثقل سے معلوم کیا جا سکتا ہے، بلغمی اور سوداوی ورم میں ثقل ہوگا۔ حرارت نہ ہوگی۔ دونوں کے درمیان طول وقت سے فرق کیا جاتا ہے کیونکہ ورم صلب آہستہ آہستہ دیر میں ظاہر ہوتا ہے عصب کے اندر سوء مزاج حار کا پتہ فقدان بصارت کے ساتھ آنکھوں کے اندر شدید التہاب سے لگایا جا سکتا ہے۔ سوء مزاج بارد کا اندازہ عدم بصارت کے ساتھ آنکھوں کے اندر برف سی سرد کیفیت سے ہو سکتا ہے۔ یبوست اور رطوبت عمروں میں لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ بوڑھوں میں یبوست اور بچوں میں رطوبت کی وجہ سے بصارت مفقود ہوتی ہے۔ عصبہ کے اندر سدہ کی موجودگی کا پتہ اس طرح چلے گا۔ کہ اس جگہ ثقل اچانک پیدا ہوتا ہے۔

جن لوگوں نے سورج گرہن کے وقت نگاہ کو آفتاب کی جانب جمائے رکھا ان میں سے اکثر کی

190

آنکھیں بالکلیہ جاتی رہیں۔یا بالکل ہی کمزور ہو گئیں۔اور کمزوری گئی نہیں۔

فقدان بصارت کے ساتھ دیگر حواس کو بھی نقصان پہنچا ہو تو یہ دماغی آفت کا نتیجہ ہے۔ دماغ کے اندر کوئی آفت موجود نہ ہو تو ممکن ہے عصبہ مجوفہ میں کوئی سدہ موجود ہو۔ایک آنکھ کو بند کر کے اور روشن فضا سے تاریک فضا میں مریض کو لا کر جانچ کریں۔ قرنیہ کے نقص، ٹھٹھرنے، اس کی یبوست اور صلابت سے کبھی بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔یہ کیفیت بوڑھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ نوجوانوں کو بھی کبھی پیش آجاتی ہے۔ ضعف بصارت پتلی کی تنگی کے ساتھ ہے تو آفت ایک ایسی یبوست ہوتی ہے جو پوری آنکھ کے اندر طاری ہو جاتی ہے۔ پتلی کے تنگ ہوئے بغیر یہ کیفیت موجود ہو تو تنہا اس طبقہ کے اندر یبوست کار فرما ہو گی۔ جب کہ بڑھاپے میں ہو تا ہے۔

علاج ترطیب:

نیم گرم پانی کے اندر آنکھ کھولنا، اور مرطوب غذائیں وغیرہ لینا ہے۔ جو ادویات حادہ بصارت کو تیز کرتی ہیں ان میں کبھی بیحد قابض طاقتور دواؤں میں سے تھوڑا شامل کر دیتے ہیں تاکہ جوہر چشم طاقتور اور نتیجہ میں اس کا اثر قوی ہو جائے۔ (جالینوس)

مثلاً زنجبیل، نوشادر، فلفل، اور هلیلہ سے مرکب کر کے محفوظ کریں۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر کسی بیماری کے پیدا ہونے کے لئے مانع ہو جو ادویات ملتی ہیں۔ وہ وہی ہیں جو سیلان رطوبت کے لئے مانع ہوتی ہے۔ گو سیلان رطوبات کی وجہ امراض چشم میں نزاکت کیوں نہ پیدا ہو گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تجربات سے مجھے سب سے افضل اور سب سے عمدہ وہ دوا ملی ہے جسے میں نے حجر افروجی سے تیار کی ہے۔ اس کا نسخہ المیامر کے تیسرے مقالہ میں گذر چکا ہے۔ (جالینوس)

جہاں تک ہمارا تعلق ہے اس کے عوض ہم توتیا، کحل، شادنہ، روسختج اور قلیمیا کو اچھی طرح پیس کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پلکوں پر سلائی سے انہیں گذار دیتے ہیں کیونکہ یہ بیحد خشک ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آب پوست انار کو اس کے ثقل میں سیر اب کیا جائے پھر گوندھ لیا جائے پھر پیس کر محفوظ کر لیا جائے۔ انشاء اللہ مفید ہے۔ اسکا سرمہ آنکھوں کو مرطوب کئے بغیر نہیں چھوڑتا، مسلسل استعمال نہ کریں۔ کیونکہ بیحد خشکی پیدا کرتا ہے اور پلکوں کو بکھیر دیتا ہے۔ متفقہ طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ روغن بلساں جب شیافوں میں شامل کر دیتے ہیں تو وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور اسکی صحت کا محافظ ہو جاتا ہے۔

191

ضعف بصارت کے لئے:

مرارہ حباریٰ ہمراہ عصارہ فراسیون و شہد خالص بہت جلد ضعف بصارت کا ازالہ کرتا ہے۔ یا مر، فلفل ہم وزن شیاف بناکر بطور سرمہ استعمال کریں۔ یا زعفران اور فلفل، ہمراہ مرارہ ثور کے ذریعہ علاج کریں (مؤلف)

بوڑھوں کا صفاق قرنیہ کم ہو جاتا ہے اسلئے یہ ضعف بصارت کا سبب بنتا ہے۔ (جالینوس)

کثرت سے رونا بصارت کو کمزور اور سبل کی بیماری پیدا کرتا ہے۔ (طبری)

حفظان صحت چشم کے لئے مناسب یہ ہے کہ ہر جمعہ کو ایک بار رسوت کا سرمہ لگائیں۔ اس سے آنکھوں کے اندر موجود تمام غلیظ رطوبتوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (یہودی بحوالہ بعض کتب ھندیہ)

بصارت مفقود مگر آنکھ کی شکل بحالہ موجود ہو تو دیکھیں اس کے ساتھ کوئی اور آفت دیگر حواس کے اندر ہے تو سبب دماغ کے اندر موجود ہوگا۔ ورنہ دونوں عصبہ مجوفہ میں ہوگا۔ عصبہ میں سدہ ہوگا۔ دوسری آنکھ کو بند کرنے پر پتلی کشادہ نہ ہو گی۔ (اُھرن)

اقلیمیا، اور توتیا وغیرہ کا فعل رطوبت اور آنکھ کو خشک کرنا ہے اسی طرح سرطان بحری، کحل، شادنہ وغیرہ اور مرقشیشا، موتی اور صدف کا اثر بھی ہے (ماسرجویہ)

سرمہ:

بصارت کو تیز اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ توتیا کو سات بار پانی سے دھونے کے بعد خشک کریں۔ خشک کرنے کے بعد ساڑھے بائیس گرام، کحل اور مرقشیشا دونوں کو ایک یا دو بار دھو کر ۹ گرام لے کر پانی کے ساتھ تین دن، ہر دن ایک گھنٹہ پیسیں، بعد ازاں اسے آب مرزنجوش مروق بالنار میں سیراب کریں۔ پھر اس کے ساتھ ساڑھے چار گرام نسک، اور ۲۵ ملی گرام کافور ملا کر اچھی طرح پیسیں اور محفوظ کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (کندی)

بصارت کی کمزوری اور تکان میں کہنی پھر ساق کی فصد کھولیں۔ کنپٹیوں پر جونک لگائیں اور اطراف کی مالش کریں۔ طویل المدت ہو جائے تو عطوس استعمال کریں۔ نہار منہ قئے کریں۔ اسکے بعد اسکے لئے معروف سرمہ استعمال کریں۔ جیسے مرارے یا شہد و بادیان و فلفل وغیرہ۔ (بولس)

عمدہ شیاف:

توتیا اور اشق گوندھ کر سرمہ لگائیں۔ کیونکہ اشق ضعف بصارت میں مفید ہے۔ مؤلف)

192

بصارت میں رکاوٹ کا سبب دماغ ہو تو مریض درد سر اور سر میں بھنبھناہٹ کی کیفیت محسوس کرے گا۔ اس سے پیشتر ضربہ وغیرہ کی حالت پیش آچکی ہو گی۔ اگر اس آلہ کے اندر خرابی ہے جہاں سے روشنی ابھرتی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ بند کرنے کی صورت میں پتلی کشادہ نہ ہو گی۔ اگر نہ یہ خرابی ہو نہ مذکورہ بالا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری تمام آلات چشم کے اندر ہے اس وقت سوراخ اور دیگر تمام آلوں کا جائزلیں۔ نزول الماء کی ابتداء اور انتشار وغیرہ کی بدولت ضعف بصارت ہے تو اس میں سب سے مفید مراروں کا سرمہ، ایارجات کا مشروب، اور غلیظ کھانوں کو ترک کر دینا ہے۔ ساتھ میں درد سر بھی ہو تو دیکھیں اگر اس کا تعلق گدی سے ہے تو اخدعین کو داغ دیں۔ اور اگر مقدم دماغ سے ہے تو صدغین کی دونوں شریانوں کو کاٹ دیں۔ اس سے بصارت بحال ہو جائے گی۔ (طبیب نا معلوم)

ضعف بصارت پیدا کرنے والی اشیاء:

شبث، کرنب، عدس، بادروج، ملح، غلیظ لحمیات، سرکہ، پچنہ لگانا۔ جماع کرنا۔ (مؤلف)

برود رمان مسمی بہ جلاء عیون القاشین کا نسخہ:

انار شیریں، انار ترش، یچی ترش والا، دونوں کو ہاتھ سے ایک صاف چینی کے برتن میں نچوڑیں اور دونوں کو الگ الگ شیشی میں رکھ کر ڈاٹ بند کریں۔ پھر انہیں شروع جون سے آخر اگست تک دھوپ میں رکھیں۔ ہر ماہ ثفل الگ کر کے پھینک دیں۔ پھر دونوں کو ہم وزن اکٹھا کریں۔ اور ۴۰۰ گرام میں صبر ساڑھے تین گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، اور نوشادر ساڑھے تین گرام ڈال کر اچھی پیس لیں۔ اور دونوں انار کے پانی میں ڈال کر محفوظ کر لیں۔ جتنا پرانا ہو گا اتنا ہی عمدہ ہو گا۔ بطور سرمہ استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (حنین)

برود:

آنکھ کی حفاظت اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔ توتیا آب مرزنجوش میں ایک ہفتہ تک پیسیں، پھر خشک ہونے لئے چھوڑدیں، خشک ہو جانے کے بعد پھر پیسیں اور استعمال کریں۔

شیاف از نقوش:

نگاہ کو تیز کرتا ہے، سکبینج، جاؤشیر، ملح اندرانی، زنگار، فلفل سفید، حلتیت، روغن بلساں، مرارہ ثور، دار فلفل، زنجبیل سب کو عصارہ بادیان میں شامل کریں۔ (بولس)

193

نگاہوں کو تاریک ہونے سے بچانے اور بصارت کی حفاظت کے لئے:

موسم سرما میں ٹھنڈے پانی کے اندر غوطہ لگائیں اور پانی کے اندر دیر تک آنکھیں کھولے رکھیں یہ عمل آنکھوں کو بیحد روشن کرتا ہے۔ کتابوں کا مطالعہ مسلسل کریں۔ اس سے بصارت میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ شراب غلیظ شیریں خاص کر اور وہ غذائیں ترک کریں۔ جو فم معدہ میں دیر تک رکھتی ہیں، عسیر الہضم ہوتی ہیں۔ اخلاط غلیظ ہیں اور سر میں تبخیر پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً پیاز، کراث، (گندنا) جرجیر وغیرہ گدی کے بل عرصہ تک نہ سوئیں۔ احتیاط کریں کہ شمالی ہوا آنکھوں پر نہ لگے، اولا، برف، دھواں اور غبار سے بچیں۔ آنکھوں میں روزانہ چند قطرے خیساندۂ بادیان ٹپکائیں۔ بادیان تر کو ایک شیشی میں بارش کے پانی کے اندر بھگودیں اور چند دن چھوڑ دیں۔ پھر صاف کر کے قطور کریں (اریباسیوس)

بوڑھوں کے ضعف بصارت کے لئے:

اطراف کی مالش کریں، سر کو ہمیشہ کنگھی کریں۔ قبل از طعام شربت افسنتین اور سکنجبین عنصلی پلائیں۔ عطوس دیں۔ شہد اور خردل کے ذریعہ غرغرے کرائیں۔ (ابن طاؤس)

بصارت کی تیزی کے لئے حسب ذیل دوا خود اپنے لئے بنائی اور فائدہ اٹھایا:

انار میخوش کا پانی نچوڑا اور ابالا حتی کہ نصف جاتا رہا۔ پھر اس میں اس کے وزن کی نصف مقدار میں جھاگ اتاری ہوئی شہد ڈالی اور جوش دیا حتی کہ وہ یکجان ہو کر گاڑھا ہو گیا۔ اس کے بعد بیس دن تک دھوپ میں رکھا پھر سرمہ کے طور پر استعمال کیا۔ اس سے بصارت اپنی روشن ہو گئی۔

ایک دوسرا عمدہ نسخہ:

آب انار ترش، آب بادیان معصور، مرارہ بقر، شہد ہم وزن اکٹھا کرلیں، شہد کا جھاگ اتار لیں۔ اور سرمہ لگائیں۔ (ساھر)

بصارت کی تیزی کے لئے شیاف کا نسخہ:

مرارہ بقر خشک کردہ، دار فلفل، توتیا، آب بادیان میں اکٹھا کر کے شیاف بنائیں۔ اور گھس کر سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (مؤلف)

194

دیگر

باسلیقون، ھلیلہ زرد ۵ گرام، زنجبیل ۵ گرام، فلفل سفید ۷ گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام ظلمت بصر اور دمعہ کے لئے نہایت حیرت انگیز ہے۔ (ابو سدی)

ظلمت بصر جس میں انگوٹھی کا نقش پڑھنا دشوار ہو آب پیاز اور شہد کو ملا کر بطور سرمہ استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

ظلمت بصر کے لئے:

وج، دار چینی، عود بلساں، حب بلساں، موتی، بادام تلخ، لبان، قنطوریون دقیق، فلفل، زنجبیل، عرق بادیان، آب غرب، آب ترب، دار فلفل، حلتیت، ان کا سرمہ استعمال کریں یا کھائیں۔ نگاہ تیز ہوگی۔ مولی کھائیں، اس کا سرمہ استعمال کریں۔ قطران، روغن بلساں، ابابیل کے سوختہ بچے، آب پیاز، شہد، آب خردل تر، افسنتین، آب حاشا، جاؤشیر سب مفید ہیں (عبدوس)

سرمے جو بصارت کے محافظ ہیں وہ کحل، توتیا، مرقشیشا، بسد، شادنہ، جیسے خشک پتھروں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ سرطان بحری، مربی بہ آب باراں، پر تھوڑی سنبل، ساذج ھندی اور صبر، ڈال کر سرمہ استعمال کریں۔ موسم سرما میں سرطان کو آب گلاب میں مربی کریں۔ نگاہ کو تیز کرنا مقصود ہو تو عرق بادیان اور عرق سداب میں مربی کریں۔

آشوب چشم سے حفاظت کے لئے آب حصرم اور سماق کا سرمہ لگائیں۔ سرمہ آشوب چشم اور حرارت سے آنکھ کی حفاظت کرتا ہے یہ گرمائی سرمہ ہے۔

سرطان بحری ۳ گرام، شادنہ ۳ گرام، مولی ۳ گرام، نشاستہ ۷ گرام، بسد ساڑھے پانچ گرام، سفید رصاص ۷ گرام، تخم گلاب ساڑھے ۱۰ گرام، شیاف مامیثا ساڑھے تین گرام، رب حصرم ساڑھے تین گرام، کافور ساڑھے تین گرام، حجریات کو آب گلاب میں مربی کرلیں پھر سب کو اکٹھا کر کے آب گلاب میں ڈبوئیں۔ موسم سرما میں ٹھنڈے پانی میں ڈبو کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

آفتاب کی جانب دیکھنے سے پیدا شدہ ضعف بصارت کا شافی علاج طویل نیند اور شراب نوشی ہے۔ بصارت میں ضعف آنا شروع ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ تاریک ہونا شروع ہو گی، آنکھ کے کنارے قدس قزح کی طرح منتشر رنگوں کے ہوں گے۔ مریض اپنے سامنے چمک دیکھے گا۔ یہ ضعف بصر کا پیش خیمہ ہے۔ ایسی حالت میں بعجلت سر کا تنقیہ اور غذا کی اصلاح کریں۔ (روفس)

بصارت مفقود یا کم ہو جائے اور بظاہر آنکھ کے نیچے کوئی آفت موجود نہ ہو تو اس کی وجہ عصبہ

195

مجوفہ ہوگیا دماغ۔ عصبہ مجوفہ کے امراض سوء مزاج، ورم، سدہ ضغطہ یا کسی فرد کے کھل جانے مثلاً عصبہ میں شگاف پیدا ہونے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ دیکھیں کہ بصارت چلی گئی ہے اور آنکھ بحالہ محفوظ ہے۔ اور ساتھ ہی سر میں ثقل بالخصوص گہرائی کے اور قعر چشم کے اردگرد میں ہے تو یہ سمجھیں کہ کثرت رطوبت بہہ کر عصبہ مجوفہ کی جانب آگئی ہے اور ضغطہ پیدا کر کے اسے متورم کر دیا ہے۔ بیمار اگر بتائے کہ اولاً اس کے سامنے وہی خیالی صورتیں آتی رہی ہیں۔ جو نزول الماء کا مریض دیکھتا ہے، اس کے بعد بصارت چلی گئی ہے، آنکھ کے اندر کوئی آفت بھی نہیں ہے۔ قعر چشم میں کوئی ثقل ہے نہ سر میں تو یہ سمجھیں کہ بیماری کا تعلق سے عصب مجوف کے سدہ سے ہے۔ سدہ کی پہچان اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ ایک آنکھ کو بند کریں تو دوسری کشادہ نہ ہوگی۔ (حنین)

دوسری کی علامتیں نہیں دیں، علامتیں دینا مناسب تھا۔ (مؤلف)

سقطہ، ضربہ، یا شدید قئے کے بعد بصارت چلی گئی ہو اور آنکھ اولاً تب ہو، پھر اندر دھنس جائے تو یہ سمجھیں کہ عصبہ مجوفہ پھٹ گیا ہے۔

کوئی مریض نزدیک بیں ہو، دور بین نہ ہو یا چھوٹی چیزوں کو دیکھ لیتا ہو، مگر بڑی چیزوں کو نہ دیکھتا ہو تو یہ کیفیت اس روح کے ضعف کی وجہ سے ہوتی ہے جو دماغ سے ابھرتی ہے۔ برعکس حالت ہو حتی کہ دور بین ہو نزدیک بین نہ ہو جیسا کہ بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے یا دن میں دیکھتا ہو مگر رات میں نہ دیکھتا ہو جیسے شب کور کا مریض، تو یہ تصور کریں کہ یہ کیفیت نفسانی روح کی غلظت فضلات کے نتیجہ میں پیدا ہو گئی ہے جو روح گھل مل گئے ہیں۔ ضعف بصارت میں خاص کر یہی وجہ ہوتی ہے کہ ماقین کی رگوں سے خون نکال لیں اور کنپٹیوں پر جونک لگائیں۔ (حنین)

ضعف بصر کی کسی بھی نوعیت میں اسے محفوظ رکھنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

ظلمت بصر اور سدہ میں باسلیقون مفید ہے۔ یہ قلقطار، نحاس سوختہ، زنجار، فلفل، زنجبیل، سنبل ھری، عرق بادیان کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ (حنین)

یہ عمدہ ہے لہذا بھروسہ کریں اس میں تھوڑی کافور کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو سرمے آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں اور سیلان کو روکتے ہیں وہ حجر افروجی، اثمد یا قلیمیا، صبر، مامیثا، زعفران، اور نزروت سے تیار کیے جاتے ہیں۔ (مؤلف)

باسلیقون اور اس جیسی حاد ادویات کا استعمال اس وقت روا نہیں ہے۔ جب سر میں امتلاء ہو، ہوا جنوبی ہو، سرما و گرما کا شباب ہو۔ آنکھوں میں ان کے استعمال کے بعد ہمیشہ دودھ کا قطور کریں، تاکہ سوزش میں سکون حاصل ہو۔ (حنین)

196

جن چیزوں کا مسلسل استعمال بصارت کو تاریک کر دیتا ہے وہ خس، عدس، بادروج، کراث نبطی اور شامی ہیں۔

تیزی بصارت کے لئے:

آب بادروج اور تھوڑی جاؤشیر کا سرمہ لگائیں۔ پختہ زیتون بصارت کے لئے مضر ہے۔ (ابن ماسویہ)

سقوط اشعار اور حفظان صحت بصارت و دمعہ کے لئے حیرت انگیز سرمہ:

قدمیا (قلیمیا) ہلکے طور پر کوٹ لیں، حدت بصارت پیش نظر ہو تو تخم افاعی کے ساتھ اور خاص کر حفاظت بصارت مطلوب ہو تو شہد کے ساتھ گوندہ لیں۔ پھر اسے ایک کوزہ کے اندر رکھ کر اتنا جلائیں کہ سوراخ سے دھواں نکلتا ہوا قطعاً دکھائی نہ دے۔ دھواں نکلنا بند ہو جائے تو گل حکمت زائل کر کے اس پر مطبوخ کا چھڑکاؤ کریں۔ اور اچھی طرح پیس لیں۔ پھر اسکا ایک جزء، اورو سخنج نصف جزء، کحل نصف جزء، اور لازورد نصف جزء، لے کر سرمہ بنالیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (قریطن)

صحت چشم کا محافظ اور مانع نزلہ:

رسوت پانی میں گھول کر قطور کریں۔ مواد ردئیہ کو قبول کرنے سے آنکھوں کو روکتا ہے۔ اسی طرح کی بڑی تاثیر ان شیافوں کی بھی ہے جو سنبل اور رسوت سے تیار کئے جاتے ہیں۔

بصارت کے لئے مضر:

دائمی مدہوشی، جماع، شراب شیریں، کثیر الغذائیت، ماکولات، بطی الہضم غذائیں، مصدع، مہیج باہ، چرپری، سوداوی اشیاء ہیں۔ ضعف بصارت کے ساتھ سر میں ثقل بھی ہو تو پیشانی یا ناک، یا آماق سے خون نکالیں۔ بکثرت نیند اور بے خوابی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔ نگاہ کو مطالعہ اور انگوٹھیوں کے نقوش دیکھنے میں مصروف رکھیں۔ یہ آنکھوں کی ریاضت ہے۔ کسی ایک چیز کو طویل مدت تک مبہوت کی طرح دیکھنا ضروری ہے۔ مختلف اشیاء کو دیکھیں، شکم کو ہمیشہ نرم رکھیں، نیند سے بیدار ہونے کے بعد آنکھوں کو آہستہ آہستہ رگڑیں۔ بعض حالات میں اشک آور تیز سرموں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس سے آنکھوں کے اندر جلاء پیدا ہوتی ہے اور رطوبتیں نکل جاتی ہیں۔ تیز سرموں کو استعمال زیادہ نہ کریں۔ (جالینوس)

197

محافظ چشم ساذج کا سرمہ:

اثمد ۶ گرام، توتیا ۴ گرام، اقلیما ۷ گرام، بسدے گرام، موتی ۲ گرام، زعفران ۲ گرام، مسک ۲۵۰ ملی گرام، ساذج ھندی ساڑھے تین گرام، اچھی طرح پیس کر استعمال کریں۔ خشک دوائیں پانی کیساتھ ھاون میں چند دن پیسی جائیں گی۔ پھر خشک کر کے اس پر دوسری دوائیں ڈال دی جائیں۔ (سابور)

دواء الکاتب:

سرمہ صحت چشم کی حفاظت، رطوبت کو جذب اور آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ شیاف ماميثا، ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، ھلیلہ زرد ۲ گرام، عصارۂ حصرم ساڑھے تین گرام، کحل مربی بہ آب باراں، ۷ گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام، سنبل الطیب ا گرام، کئی بار پیسیں اور سرمہ لگائیں۔ انشاءاللہ مفید ہوگا۔ (ایضا)

سدہ یہ ہے کہ کوئی اک پتلی دوسری کے بند کرنے اور کھولنے نہ کشادہ ہو نہ تنگ ہو۔ پتلی کی شکل محفوظ ہو اس میں کشادگی یا تنگی نہ ہو۔ (جالینوس)

عمدہ موثر سرمہ، دمعہ کے لئے عجیب الاثر آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے قوت بخشتا ہے اور دمعہ کو کاٹتا ہے:

اثمد بارش کے پانی میں ۲۱ شب تک بھگوئیں۔ پھر یہ بھگویا ہوا اثمد ۷۰ گرام، مرقشیشا ۲۸ گرام، توتیا سبز ۴۲ گرام، قلیمیا ۴۲ گرام، لولو صغار ۷ گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، کافور ا گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، ساذج ساڑھے تین گرام۔ اثمد، مرقشیشا، توتیا اور موتی کو بارش کے پانی میں تین دن تک دن میں دس بار پیسیں اور بقیہ دوائیں الگ سے پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان کر اوپر سے ڈالیں اور دوبارہ پیسیں۔ اور محفوظ کرلیں۔ صبح وشام بطور سرمہ لگائیں۔ عمدہ اور موثر ہے (سابور)

تیزی بصارت کے لئے:

رازیانج طری شیشہ کے برتن میں پانی کے اندر رکھ کر ایک ہفتہ چھوڑ دیں۔ پھر روزانہ صبح و شام چالیس دن تک بطور قطور استعمال کریں۔ غذاء لطیف رکھیں۔ (اریباسیوس)

کمزوروں کو ضعف بصارت کی شکایت ہو جائے تو سرمہ نہ لگائیں بلکہ گرم پانی کا کئی بار بھپارہ دیں اور باغات میں چلنے پھرنے کا حکم دیں۔ (جالینوس)

198

میرے پاس ایک بچہ لایا گیا جسے قرانیطس کی بیماری تھی۔ وہ صحت یاب تو ہو گیا مگر دیکھتا قطعاً نہ تھا۔ حالانکہ پتلیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ دونوں صاف وشفاف تھیں، نہ ان کے اندر کشادگی تھی، نہ تنگی، میں نے سر پر نطول اور روغن بنفشہ کا سعوط لینے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ صحت یاب ہو گیا۔ بایں ہمہ نیند اسے کم آتی تھی۔ (مؤلف)

اپنے تجربے کے مطابق حسب ذیل معجون نگاہ کو بیحد تیز کرتا ہے:

زنجبیل، وج، ایارج فیقرا، ہم وزن، حلتیت چوتھائی جز، عرق بادیان تریا طبیخ تخم بادیان اور شہد کے ساتھ گوندھ کر روزانہ ساڑھے چار گرام، مسلسل استعمال کریں۔ انتشار، ظلمت بصر اور نزول الماء کی ابتداء میں عمدہ ہے۔ (مؤلف)

طبقہ قرنیہ ضرورت سے زیادہ مرطوب ہو جاتی ہے تو بصارت کمزور اور آنکھ مکدر ہو جاتی ہے۔ خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی بصارت کے اندر بھی نقص پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

پہلی حالت کے لئے مرارے مفید ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ چیزیں کہر آلود نظر آئیں گی۔ حالانکہ پتلی مکدر نہیں ہوتی۔ دوسری حالت کی علامت یہ ہے کہ قرنیہ کے رنگ میں مائیت کم ہو جاتی ہے اسپر غور سے نگاہ ڈالیں گے تو آپ کی آنکھ بڑی مشقت سے نظر آئے گی۔ علاج ترطیب ہے۔

عصارہ کمون بری بصارت کو بہتر بناتی اور آنکھوں سے بہ کثرت رطوبات اخراج کرتی ہے اس باب میں حیرت انگیز اثر رکھتا ہے (مؤلف)

جو بصارت غلیظ رطوبتوں سے فاسد ہو چلی ہو۔ اسے تیز کرنے میں عصارہ پیاز کا سرمہ عجیب الاثر ہے، عصارۂ فراسیون کا سرمہ استعمال کرنے سے بصارت بیحد تیز ہوتی ہے سکنجبین، اخلاط غلیظ کی وجہ سے پیدا شدہ ضعف بصارت میں نگاہ کو تیز کرنے کی سب سے مؤثر دواء ہے۔ (دیسقوریدوس)

توتیا مغسول تمام دواؤں میں سب سے زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے۔ اور سوزش پیدا نہیں کرتی، لہذا مواد کو روکنے اور آنکھوں کی تقویت کے لئے عمدہ اور مفید ہے۔ (جالینوس)

حجر افروجی کے بجائے اس پر اعتماد کریں۔ سرمہ میں خشک کرنے کے ساتھ قبض کی تاثیر ہے۔ لہذا آنکھوں کی جانب مواد آنے سے روکنے کے لئے عمدہ اور مؤثر ہے روغن بلساں کا سرمہ نگاہ کو تیز کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

199

آبنوس ظلمت بصر میں طاقتور جلاء پیدا کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ سیلان مواد کو دفع کرتی ہے۔
رسوت ظلمت بصر کے لئے عمدہ ہے۔ (دیسقوریدوس)

جہاں حدت اور مواد سائلہ ہوتے ہیں وہاں اسے میں استعمال کرتا ہوں۔ چنانچہ ان مواد کو آنے روک دیتی ہے۔

عدس کا مسلسل استعمال بصارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ کرنب کا کثرت استعمال ظلمت بصر کا موجب ہے۔ جس کو مسلسل کھانے سے نگاہ پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ بادروج کا کثرت استعمال نظر پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ (مؤلف)

آب بادروج کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ سیلان روطبت کو روک کر طاقت سے خشک کر دیتا ہے۔ کراث شامی بہ کثرت کھانے سے نظر تاریک ہو جاتی ہے اسی طرح اسکی تمام قسموں کا حال بھی ہے

آب پیاز شہد کے ساتھ ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ضعف اور ظلمت بصارت میں مفید ہے۔ فلفل ظلمت بصر میں جلاء پیدا کرتی ہے۔ زنجبیل ظلمت بصر کے لئے عمدہ ہے۔ کھانے میں صعتر کا استعمال ظلمت بصر کے لئے عمدہ ہے، سداب کھانے سے بصارت تیز ہو جاتی ہے۔ عرق سداب عرق بادیان کے ہمراہ بطور سرمہ استعمال کرنا ظلمت بصر میں مفید ہے۔ شبت کا مسلسل استعمال ضعف بصارت کا موجب ہے عرق بادیان دھوپ میں خشک کر کے آنکھوں کے سرمہ میں شامل کیا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔ بادیان کے تنے سے جو صمغ نکلتا ہے وہ بادیان سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے سکبینج ظلمت بصر میں جلاء پیدا کرتی ہے خرفہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ روفس نے دو مقامات پر کہا ہے کہ اس کا مسلسل استعمال بصارت کو کمزور کر دیتا ہے (دیسقوریدوس)

پیاز کا کثرت استعمال بصارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ (خوز)

کھانے میں دار چینی کا استعمال یا اس کا سرمہ نگاہ کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ اس کی خاصیت ہے۔ (ماسرجویہ وابن ماسویہ)

زعفران نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

امراض حادہ کے بعد پیدا ہونے والی ظلمت بصر کا علاج میں نے ماءالجبن، پھر درد سر کی تدھین حمام اور غذاؤں کے ذریعہ ترطیب پہونچا کر کر دیا ہے مسک مقوی چشم ہے۔ یہ آنکھوں کی رطوبات کو جذب کر لیتی ہے۔ (ساھر)

سرکہ کا مسلسل استعمال نگاہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ (سندھشار)

نگاہ پر غلبہ یبوست سے کبھی بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ آنکھ دبلی اور مکدر

200

ہو گی۔ اور اسپر غبار نما کیفیت طاری ہو گی۔ سیاہ خیالی تصویریں آئیں گی۔ اس بیماری کو "تحیر العین" کہتے ہیں

مجرب سرمہ:

بصارت کو تیز کرتا اور جلا بخشتا ہے۔

اقلیمیا نقرہ ساڑھے تین گرام، توتیا ساڑھے تین گرام، اثمد ساڑھے تین گرام، شادنہ ساڑھے تین گرام، سرطان بحری سوختہ مغسول ساڑھے تین گرام، نحاس سوختہ ساڑھے تین گرام، پوست نحاس مغسول ساڑھے تین گرام، صبر ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، ساذج ھندی ساڑھے تین گرام، فلفل ۲ گرام، دار فلفل ۲ گرام، نوشادر ۲ گرام، برابر استعمال کریں۔

قریب کی نگاہ کمزور ہو اور دور بینی نہ ہو تو یہ خراب ہے۔ اس حالت کا نوزائیدہ نا قابل علاج ہوتا ہے۔ بعد میں پیدا شدہ حالت کا علاج کثرت اسہال سے ہو سکتا ہے۔ (مسیح)

عمدہ سرمہ:

نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ توتیا ھندی ساڑھے دس گرام، روتنج ساڑھے دس گرام، مرقشیا ساڑھے دس گرام، مر ساڑھے دس گرام عرق بادیان میں تین بار پیسیں۔ پھر اس پر فلفل ساڑھے تین گرام، دار فلفل ساڑھے تین گرام، صبر ساڑھے تین گرام، دار چینی ساڑھے تین گرام، زنجبیل ساڑھے تین گرام، مامیران ساڑھے تین گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام، ڈال کر پیسیں اور محفوظ کر لیں۔ عمدہ اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)

شب کور، کثرت رطوبت اور ظلمت میں مفید، مقوی حدقہ اور نگاہ کو تیز کرنے والا سرمہ:

عصارہ انار شریں و ترش، جھاگ اتارا ہوا شہد ہم وزن، عرق بادیان نصف جزء، شیشی میں رکھ کر تھوڑا زعفران شامل کریں۔ اور دھوپ میں اس حد تک خشک کریں کہ گاڑھا ہو جائے گا پھر سرمہ لگائیں۔

حفاظت اور تیزی بصارت کے لئے:

تدمیری درخت جس سے الومالی بر آمد ہوتی ہے کی شاخوں سے نکالا ہوا روغن سرمہ کے طور پر استعمال کرنا ظلمت بصر کے لئے موزوں ہے۔ اس کا سرمہ ظلمت بصر میں موزوں ہے۔ (مسیح)

آبنوس ظلمت بصر میں نگاہ کو طاقتور جلا بخشتی ہے۔ اس کی سان بنا کر، اسپر شیاف گھسیں تو اثر

201

عمدہ ہوتا ہے۔ استعمال کرنا چاہیں تو برادہ کو اچھی طرح پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان کر شراب ریحانی میں بھگودیں، پھر اچھی طرح پیس کر شیاف بنالیں۔ (دیسقوریدوس)

لوگوں کو اعتماد ہے کہ آنکھوں کے سامنے بصارت کو روکنے والی چیز اس کے ذریعہ دور ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

آنکھوں پر عارض ہونے والے پردہ کو وہ رطوبت جلا بخشتی ہے جو شجرہ غرب سے نکلتی ہے، بشرطیکہ پھول آنے کے وقت اسے چھیل دیا گیا ہو۔ پھر رطوبت کو اکٹھا کر کے سرمہ استعمال کیا گیا ہو۔ اس سے ظلمت بصر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (بولس)

سرکہ عنصل کا مشروب بصارت میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ عصارہ اناغالس شہد کے ساتھ ضعف بصارت میں مفید ہے۔ افسنتین پردہ چشم میں مفید ہے۔ حلتیت کو شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ روغن بلساں نگاہ کو تیز اور ظلمت کو دور کرتا ہے۔ عصارہ بادروج کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

وج کا سرمہ بصارت کو تیز اور ظلمت کا ازالہ کرتا ہے۔ (ایضاً)

آب پیاز شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا، ضعف بصارت میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

باب العشاء کے مطابق بکری کے جگر کا استعمال بصارت کو تیز اور ظلمت کا ازالہ کرتا ہے (دیسقوریدوس)

اخلاط غلیظہ سے پیدا ہونے والی ظلمت بصارت کا ازالہ عصارۂ پیاز کے سرمہ سے ہو جاتا ہے۔ جاؤشیر کا سرمہ نگاہوں کو تیز کرتا ہے۔ (جالینوس)

دار چینی ظلمت بصر کو صاف کر دیتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اس کو بطور غذا اور بطور سرمہ استعمال کرنے کی خاصیت یہ ہے کہ کمزور نگاہ میں تیزی آجاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

دردی سوختہ کبھی توتیا کے بدل کے طور پر استعمال کی جاتی ہے تو آنکھوں کے پردہ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسکا مطلب یہ ہے کہ توتیا سے آنکھ کے پردہ کا بھی ازالہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اسے جلانے کے بعد دھو کر جالی ادویات چشم میں شامل کرنا مناسب ہے۔ (بولس)

پرانے زیتون کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ صمغ زیتون بری جو زبان میں سخت سوزش پیدا کرتا ہے بطور سرمہ استعمال کریں۔ تو اس سے ظلمت بصر صاف ہو جاتی ہے۔ زنجبیل کا سرمہ رطوبت سے پیدا شدہ ظلمت بصر کا ازالہ کر دیتا ہے۔ مربی زنجبیل اس میں مفید ہے (دیسقوریدوس)

202

گاجر کا بیج شہد کے ساتھ کوٹ کر سرمہ استعمال کرنا پردہ کو دور کر دیتا ہے۔(ابن ماسویہ)
رسوت ظلمت بصر کو شفا دیتی ہے۔(جالینوس)
کھانے میں حاشا کا استعمال ظلمت بصر میں مفید ہے۔(دیسقوریدوس)
حاشا ظلمت بصر کو شفا دیتی ہے۔(روفس)
شہد، شراب، مرارہ مرغ اور عرق بادیان کے ساتھ حرمل پیس کر استعمال کرنا ضعف بصارت میں مفید ہے۔ عصارہ حند قوقی شہد کے ساتھ استعمال کرنا ظلمت بصر میں مفید ہے۔ سانپوں کے اطراف کاٹ کر اور شکم صاف کر کے دیکھیں مرارہ نہ پھٹنے پائے۔ اور اچھی طرح دھو کر پانی، تھوڑے نمک، شبت اور شراب کے ساتھ پکایا جائے اور گوشت کھالیا جائے تو ضعف بصر میں مفید ہے۔ اس سے نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔(دیسقوریدوس)
سانپوں کی کینچلی شہد کے ساتھ پیس کر سرمہ لگایا جائے تو نگاہ کو بیحد تیز کرتی ہے کندر ظلمت بصر کو صاف کرتی ہے۔(بولس بروایت دیسقوریدوس)
عصارۂ کمون کربانی نگاہ کو بیحد تیز کرتا ہے۔ کرنب کا کھانا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ یہ ضعف بصر میں مفید ہے کرنب ظلمت بصر پیدا کرتی ہے۔ الا یہ کہ آنکھ اصلاً معتدل مزاج سے زیادہ مرطوب ہو۔(جالینوس)
روغن بادام کدورت بصارت میں مفید ہے۔ لسایطوس پودے کے تمام اجزاء شہد میں ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کئے جائیں تو بصارت تیز ہوتی ہے۔ تخم لسایطوس کا مشروب بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ مر کا سرمہ ظلمت بصر کو جلا دیتا ہے۔(دیسقوریدوس)
مرقشیشا سوختہ و ناسوختہ سب کے اندر ظلمت بصر کے لئے جالی تاثیر ہوتی ہے۔(جالینوس)
روسختج آنکھ کے پردہ کو دور کر دیتا ہے۔(حنین)
گل نحاس کی بھی یہی تاثیر ہے۔(دیسقوریدوس)
شہد کے ساتھ نظروں کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ ادویات چشم جو حدت بصر کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان میں سلیخہ عمدہ ہے۔ شراب میں ملا کر سندروس کو بطور سرمہ استعمال کرنا ضعف بصارت کا ازالہ کر دیتا ہے۔ گنے کے اوپر منجمد شکر کا سرمہ ضعف بصارت میں مفید ہے۔ یہ نمک کی طرح ٹوٹ جاتی ہے۔ حجاز سے درآمد شکر ملح اندرانی کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ اور سکر العشر دونوں کو سرمہ کے طور پر استعمال کرنا ضعف بصارت میں مفید ہے۔(دیسقوریدوس)
سکنجبین کا سرمہ استعمال کرنے سے بصارت صاف اور ظلمت و پردہ دور ہو جاتا ہے۔(ابن ماسویہ)
اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ ظلمت بصر کے لئے یہ افضل دوا ہے۔ عصارہ سداب کا سرمہ نگاہ کو تیز

203

کرتا ہے۔(جالینوس)

سداب بصارت کو تیز کرتی ہے۔(روفس بروایت ابن ماسویہ)

سداب نمکین وغیرہ نمکین کھانا بصارت کو تیز کرتا ہے۔

عصارۂ عنصل کو عصارۂ بادیان اور شہد کے ساتھ سرمہ کے طور پر استعمال کریں تو نگاہ تیز ہوتی ہے۔ عقرب بحری پردۂ چشم کے لئے عمدہ ہے۔ شہد سے بصارت میں جلاء ہوتا ہے۔ آب حصرم کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ عروق الصباغین بصارت کو تیز کرنے میں مفید ہے۔ پتلی کے پاس ایک چیز جمع ہو جاتی ہے جسے تحلیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عروق الصباغین سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔(دیسقوریدوس)

عروق الصباغین کی خاصیت تقویت چشم اور نگاہ کو تیز کرنا ہے۔ عصارۂ کاکج کو شہد کے ساتھ ملاکر سرمہ استعمال کریں۔ تو نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔(بدیغورس بروایت دیسقوریدوس)

مولی سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔(دیسقوریدوس)

عصارۂ فراسیون حدت بصر کے لئے مستعمل ہے۔(ابن ماسویہ)

فلفل ظلمت بصر کے لئے جالی ہے۔

عصارہ بخور مریم کا شہد کے ساتھ سرمہ ضعف بصارت میں مفید ہے۔ صعتر کمزور نگاہ کو تیز کرتی ہے۔(دیسقوریدوس)

جبکہ رطوبت کی وجہ سے ہو۔(ابن ماسویہ)

صدف سلطسی جلاکر دھودی جائے تو رطوبت سے نگاہ کو صاف کردیتی ہے۔ صمغ قراسیا نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ عصارۂ قنطوریون صغیر شہد کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے تو ظلمت بصر کو دور کردتیاہے۔ قیسوم آنکھ کا پردہ دور کرتی ہے۔ عرق بادیان دھوپ میں خشک کر کے بصارت کو تیز کرنے والے سرموں میں شامل کیا جائے تو بیحد مفید ہے۔اس کا ترپانی بھی یہی اثر رکھتا ہے کاٹنے کے بعد اس کے تنے سے جو گوند نکلتی ہے۔وہ بصارت کو تیز کرنے کے لئے بڑی طاقتور ہے۔ قطران بصارت کو تیز کرنے والے سرموں میں داخل کرتے ہیں۔ شحم سمک نہری کو دھوپ میں پگھلا کر شہد کے ساتھ ملائیں اور سرمہ لگائیں تو نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ شحم افعی، قطران، شہد اور پرانے زیتون کے ساتھ آنکھ کے پردہ میں مفید ہے شب کی تمام قسمیں آنکھ کے پردہ کو صاف کرتی ہیں۔ دخان کندر بصارت کے لئے عمدہ ہے۔

اخلاط سے پیدا شدہ ضعف بصارت کے لئے دخان زفت عمدہ ہے۔ تین جبلی کا دودھ اور اس کی

204

پتی کا عصارہ شہد کے ساتھ سرمہ کے طور پر استعمال کرنا، اخلاط غلیظ سے پیدا شدہ ظلمت بصارت کے لئے عمدہ ہے۔ درخت غرب میں جب پتیاں آتی ہیں۔ اس وقت اس میں شگاف لگا دیں۔ اس سے بہنے والی رطوبت کو ان تمام چیزوں کے علاج میں استعمال کریں۔ جو پتلی کے سامنے جمع ہو کر بصارت کو تاریک کر دیتی ہے۔ کیونکہ یہ جالی اور لطیف ہوتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ گوند ظلمت بصر کے لئے جالی ہے۔ (جالینوس)

خردل کوٹ کر پانی میں پھینٹ لی جائے، پھر شہد کے ساتھ سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ آنکھ کے پردہ میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

خردل آنکھ کو تیز کرتی ہے جبکہ سرمہ کے طور پر استعمال کی جائے۔ (جالینوس)

جالینوس کا خیال ہے کہ خاکستر خفاش کو تیز کرتی ہے۔ بھون کر ابابیل کھانے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ (بولس بروایت ابن ماسویہ)

اسی طرح کسی دیگچی میں بچوں کے ساتھ جلا کر راکھ شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کریں۔ تو بصارت تیز ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ راکھ حدت بصارت کے لئے مستعمل ہے۔ خربق سفید کو آنکھ کے جالی شیافوں میں داخل کرتے ہیں (جالینوس)

بصارت کو تیز اور اس کا تنقیہ کرنے والی ادویات:

آنکھ کا تنقیہ اور بصارت کو تیز کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

روغن ارنڈ کا مشروب خلط غلیظ سے آنکھوں کے اندر بننے والے مادہ کا تنقیہ کر دیتا ہے۔ خاص کر جبکہ خیساندہ صبر یا خیساندہ ایارج فیقرا کے ساتھ لیا جائے۔ زیتون کا بھی یہی اثر ہے۔

روغن ترب، روغن غار، روغن حلبہ، روغن نرجس، روغن شبت، روغن مرزنجوش، روغن سوسن اور اقحوان، یہ سب دونوں آنکھوں کا تنقیہ کرتی ہیں۔ روغن بلساں کا مشروب اور سرمہ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ رسوت کا بھی یہی فعل ہے۔ شیطرج، سکبینج، وج، کمازریوس، اسی طرح اس کے پانی کی خاصیت، آب قنطوریون دقیق، آب بادروج، آب پیاز، آب سداب، آب بادیان، آب کرفس، آب حند قوقی، آب شقائق النون، خاں کر اس کی جڑ کا پانی، پچھوے کا خون، بھنے ہوئے جگر کا پانی جبکہ اس میں دار فلفل اور فلفل دھنسا دی جائے۔ لنگڑی لکڑ بگھے کا مرارہ، مرارہ مرغ، مرارہ ذئب، مرارہ

205

کلب، مرارہ نعامہ، مراراہ معز، شحم افعی، الو کا پتہ، ابابیل کا بچہ، نیولے کا پتہ، جند بید ستر، روتج، پوست کندر، شیح، دار چینی، عاقر قرحا، اور فربیون۔ ان ساری دواؤں کا سرمہ جالی ہے اور آنکھوں کو فائدہ کرتا ہے۔ وج، آب وج، دار چینی، حب بلساں، عود بلساں، بادام تلخ، لبان، آب بادیان، قنطور یون دقیق، روغن بلساں عود بلساں، ان تمام دواؤں کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اسی طرح فلفل، دار فلفل، زنجبیل اور آب غرب یعنی غرب کے دودھ کا سرمہ جالی بصر ہے۔ مولی کھانے اور اس کے پانی کا سرمہ لگانے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ سداب کا کھانا اور اس کے پانی کا سرمہ اور اسی طرح حلتیت بھی جالی بصر ہے۔ پوست سلخچہ کو پیس چھان کر، یا قطران، یا پیسنے اور ریشمی کپڑے سے چھان لینے کی بعد سانپ کی کینچلی، یا جلا پیس کر ابابیل کے بچوں کا سرمہ یا مولی یا سداب کا کھانا یا آب سداب کا سرمہ لگانا، یا آب پیاز شہد کے ساتھ، یا آب خردل طری یا پیس چھان کر فلفل، یا آب افسنتین، یا آب حاشا، یا صعتر رطب یا یابس کا کھانا، یا جاؤشیر کا سرمہ سب آنکھوں کا جلا دیتے ہیں۔ آب بارو ز میں یا مذکورہ پانیوں میں تھوڑی جاؤشیر شامل کر کے سرمہ لگانا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

شہد کے ساتھ نطرون کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ عصارہ شراب کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ شہد ظلمت بصر کے لئے جالی ہے۔ اسی طرح خردل بصارت اور تمام حاسوں کو تیز کرتی ہے۔ صمغ فراسیا نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ خردل کوٹ کر پانی میں چھینٹ لی جائے اور شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کی جائے تو آنکھ کے پردہ میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

خاکستر خفاش نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ (بولس برودت ابن ماسویہ)

درد سر سے بصارت میں ضعف آگیا ہو تو اس کا علم ہو جانے کے بعد مریض تخمہ، ٹھنڈک، سخت روشنی حد سے زیادہ بے خوابی اور نیند سے پرہیز کرے۔ حمام کا ہمیشہ اہتمام کرے، شراب کے بعد قئے کرے۔ (ارکیغالس)

ظلمت بصر کے لئے:

آب ترب یا روغن بلساں کا سرمہ لگائیں طاقتور ہے۔ مولی کھانا مفید ہے۔ رسوت اور شقائق النعمان کے پانی کا سرمہ لگانا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ زنجبیل خشک چند دنوں تک سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ انشاء اللہ ظلمت بصر کا ازالہ ہے۔ (عبدوس)

ظلمت بصر کے ساتھ رطوبت موجود ہو تو زنجبیل خشک اور ھلیلہ سیاہ ہم وزن بطور سرمہ استعمال کریں۔ زیادہ نہ کریں۔ (طبیب نامعلوم)

206

بوڑھوں کو ٹھٹھرن لاحق ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی آنکھ روشنی کو اچھی طرح قبول نہیں کرتی یہ یبوست سے ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ حمام اور روغنی مرطب غذاؤں کے ذریعہ ترطیب اور نیم گرم صاف پانی کے اندر آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں کمزور ہوں۔ وریدوں کی کشادگی اور سرخی، سبل اور جرب وغیرہ کی وجہ سے بہت جلد ہیجان میں آجاتی ہوں تو مریض شکم پر ہونے کے بعد نہ سوئے۔ فم معدہ کے لئے مضر اشیاء، پیاز، گندنے اور بادروج سے بنی ہوئی غذائیں ترک کر دے۔ حمام سے پرہیز کرے۔ جسم کے نچلے حصوں کی مسلسل مالش کرے۔ انہیں اور دونوں ہاتھوں کو باندھ دے اور گرم پانی میں رکھے۔ باریاں جن کا وہ عادی ہے۔ آنے سے پہلے فصد اور دواء المشی (پیٹ چلنے کی دوا) استعمال کرے قئے سے بچے۔ مسہل اور حقنے استعمال کرے۔ (تیفو لاوس)

بصارت معطل اپنے مخصوص عضو کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یا اس عضو کے خادم کی وجہ سے قوت باصرہ کا فعل سدہ کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ یہ سدہ عصبہ مجوفہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ایک آنکھ بند کرنے کے بعد دوسری آنکھ کشادہ نہیں ہوتی۔ اس کا فعل اس لئے بھی رک جاتا ہے کہ عصبہ مذکورہ میں تفرق اتصال ہو جاتا ہے۔ رطوبت جلیدیہ کا سیلان کسی ایک گوشۂ چشم کی جانب ہو جائے گا تو نگاہوں کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ اوپر یا نیچے کی جانب مائل ہو جائے تو ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہے۔

ثقب عنبیہ چار جہتوں سے نگاہوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔

۱۔ کشادہ ہو جائے۔

۲۔ تنگ ہو جائے۔

۳۔ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

۴۔ پھٹ جائے۔ کشادگی طبعی ہو یا اکتسابی بصارت کے لئے مضر ہے۔ تنگی اگر طبعی ہے تو عمدہ ہے۔ کیونکہ اس سے بصارت نہایت تیز ہو جاتی ہے۔ اکتسابی ہے تو خراب ہے کیونکہ رطوبت بیضیہ کے اندر دھنس جانے سے لاحق ہوتی ہے زیادہ تر یہ حالت بوڑھوں کو اور خشک تدبیر کی موجودگی میں پیش آتی ہے۔ طبقہ عنبیہ کے مرطوب ہونے سے بھی یہ حالت پیش آجاتی ہے۔ مگر اس سے صحت ہو جاتی ہے۔ پہلی حالت میں صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ خشک بیماری عسیر العلاج ہوتی ہے۔ رطوبت بیضیہ جب زیادہ ہو جاتی ہے تو یا کم غلیظ ہو جاتی ہے۔ تو بصارت کو نقصان پہونچاتی ہے۔ اسکی قلت و کثرت ثقب عنبیہ کو نقصان پہونچاتی ہے۔ غلاظت سے نگاہ میں گاڑھاپن آجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اثر کو بمشکل قبول کرتی ہے۔

207

رطوبت بیضیہ اپنے رنگ کو چھوڑ کر دوسرا رنگ اختیار کرے تو چیز تبدیل شدہ رنگ جیسی دکھائی دیتی ہے۔ زرد ہو گئی ہے تو چیزیں زرد دکھائی دیں گی۔ اسی طرح دیگر رنگوں کا بھی حال ہے۔ یہ غلاظت رطوبت کے اندر ثقب عنبیہ کے مرکزی محاذ پر ہوتی ہے تو مریض شئے مرئی کو روشندان تصور کرتا ہے۔ رطوبت غلیظہ مرکز کے ارد گرد محیط کے قریب میں ہوتی ہے کو زیادہ چیزیں بیک دفعہ نظر نہیں آتی ہیں۔ جیسا کہ تندرستوں کو دکھائی دیتی ہیں۔ رطوبت غلیظہ بکثرت مقامات پر پراگندہ اور بکھری ہوئی ہوتی ہے تو مریض کو آنکھوں کے سامنے اڑتے ہوئے بھنگے نظر آتے ہیں۔ اس طرح کی خیالی تصویریں مدہوشوں کو اور قئے کرنے کے بعد دکھائی دیتی ہیں۔ نیز جنہیں نکسیر ٹوٹنے والی ہوتی ہے انہیں بھی اس طرح کی تصویریں نظر آتی ہیں۔ نزول الماء کے برعکس یہ حالت دائمی نہیں ہو گی۔ رطوبت بیضیہ سب کی سب گاڑھی ہو جاتی ہے۔ حتی کہ وہ حصہ بھی جو ثقب عنبیہ کے محاذ میں ہوتا ہے غلیظ ہو جاتا ہے تو بصارت مفقود ہو جاتی ہے۔ بطون دماغ کی وجہ سے بھی بصارت میں رکاوٹ ہو جاتی ہے حالانکہ آنکھ بحال ہوتی ہے اور کسی سدہ وغیرہ کا نشان نہیں ملتا۔

جملہ رطوبت بیضیہ گاڑھی ہو جائے مگر گاڑھاپن اس حد تک نہ ہو کہ یکبارگی بصارت میں رکاوٹ آجائے تو مریض دور سے چیزوں کو نہیں دیکھ پاتا۔ گو قریب سے جتنا گاڑھاپن ہوتا ہے اسکے مطابق دیکھ لیتا ہے۔ طبقہ قرنیہ میں غلیظت آجاتی ہے۔ تو آنکھوں کو نقصان پہونچتا ہے۔ یہ رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو گاڑھا ہو کر امتلائی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ شفافیت ان چیزوں کو قبول کرنے کی بات کم ہو جاتی ہے۔ رطوبت کے اندر شدید یبوست پیدا ہو جانے سے تشنج اور سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ آنکھ ضروری حد تک چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ یہ حالت بوڑھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ اس کا رنگ تبدیل ہو جائے تو تبدیل شدہ رنگ کے مطابق چیزیں نظر آنے لگی ہیں۔ جیسا کہ یرقان کی حالت میں زرد ہو جاتی ہے تو چیزیں زرد اور طرفہ میں سرخ ہو جانے سے چیزیں سرخ نظر آنے لگتی ہیں۔ طبعی کیفیت سے زیادہ رطوبت رقیق ہو جاتی ہے تو بصارت کو نقصان پہونچاتی ہے کیونکہ روشنی کو جلیدیہ کی جانب اپنی وسعت سے زیادہ ارسال کرنے لگتی ہے۔ قرنیہ کے اندر پیدا شدہ تشنج رطوبت بیضیہ کی کمی کے نتیجہ میں عارض ہوتا ہے۔ تو ساتھ ہی سوراخ بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت بوڑھوں کو پیش آتی ہے۔ خاص قرنیہ کی کسی بیماری کے ساتھ یہ صورت حال ہو تو سوراخ بحال رہتا ہے۔

سفید رنگ نور چشم کے اتصال کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ اس سے آنکھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ طبقات چشم کو بری طرح سمیٹ دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے بھی تکلیف ہوتی ہے آسمانی اور اس کے

208

بعد مائل بہ سیاہی رنگ اعتدال کے ساتھ بصارت کو سمیٹتے ہیں۔اس لئے آنکھ تندرست ہے تو آسمانی رنگ سب سے بہتر ہوتا ہے۔ بیماری ہونے کی صورت میں سیاہ رنگ سب سے مفید ہوتا ہے کیونکہ ہر افراط کا شافی علاج اسکے برعکس حالت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کو آفت عصب کی وجہ سے پیش آتی ہے۔یاروح باصرہ کی وجہ سے۔ عصب کو آفت، ورم، سدہ، یا سوءِ مزاج سے لاحق ہوتی ہے۔ عصبۂ چشم کے اندر پیدا شدہ ورم اگر فلغمونی ہے تو ضربان اور ثقل بھی ہوگا۔اور اگر یہاں سرخی ہے تو حرارت کی شدت بھی ہوگی۔اسی طرح سوداوی ورم کے ساتھ ثقل ہوگا۔ورم بلغمی کیساتھ بھی ثقل ہوگا۔(جالینوس)

علامت نہیں دی۔(مؤلف)

اورام حارہ اور اورام باردہ میں فرق بیماری کی طول مدت سے کیا جائے گا۔(جالینوس)

بیماری کی طول مدت اس بات کی دلیل ہے کہ ورم سوداوی ہے یا بلغمی۔ علاوہ ازیں سوداوی ورم کے ساتھ ثقل ہوگا۔اور بلغمی ورم میں ثقل نسبتہً کم ہوگا۔(مؤلف)

عصبہ کے اندر پیدا ہونے والا سوئے مزاج اگر حار ہے تو ساتھ میں التہاب اور اگر بارد ہے تو برف کے مانند برودت ہوگی۔ سوءِ مزاج یابس سابقہ خشک تدبیر اور بوڑھوں کی عمر اور سوءِ مزاج رطب، سابقہ مرطب تدبیر اور بچوں کی عمر سے معلوم ہوگا۔

سدہ کی پتہ اس طرح چلے گا کہ سر اور مقام ماؤف میں یکبارگی ثقل پیدا ہوگا۔ روح باصرہ کو آفت آہستہ آہستہ لاحق ہوتی ہے چنانچہ رفتہ رفتہ منقطع ہوتی ہے جیساکہ بوڑھوں کو پیش آتا ہے۔ باصرہ کو یہ آفت یکبارگی بھی لاحق ہوتی ہے جیساکہ سکتہ کی حالت میں پیش آتا ہے۔(جالینوس)

نگاہوں کا منقطع ہونا کسی دماغی بیماری کے سبب سے ممکن نہیں ہے۔۔ کوئی ضربہ بھی ہوگا۔ تو مقدم دماغ سے اگنے والے عصب کا فعل ہی متاثر ہوگا۔باقی روح باصرہ کے اندر آہستہ آہستہ آفت کا پہونچنا تو یہ ممکن ہے۔ جیساکہ بوڑھوں میں دیکھا جاتا ہے۔(مؤلف)

صحت چشم کی حفاظت اس طرح ہوگی کہ فضلات چشم کو نتھنوں اور منھ کی جانب عطوس اور غرور کے ذریعہ کھینچ لیا جائے، حجر افروجی جس کی صفت المیامر میں یہاں ہوچکی ہے سے بنے ہوئے خشک سرموں کے ذریعہ آنکھوں کو تقویت پہونچائی جائے۔ المیامر میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ سلائی میں یہ سرمہ لے کر فقط پلک پر گذارا جائے۔ طبقات چشم پر اس کا اثر نہ ہو۔ یہ عمل روزانہ کیا جائے۔(جالینوس)

بکثرت رونے سے بصارت میں جو ضعف پیدا ہوتا ہے۔ وہ یبوست اور جلیدیہ کے خشک

209

ہو جانے سے لاحق ہو تا ہے۔(یہودی)

تاریکی میں دیکھائی دینااور روشنی میں دیکھائی نہ دینا یبوست سے ہو تا ہے۔ بر عکس صورت بر عکس حالت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پہلی کیفیت کی دلیل یہ ہے کہ روشنی کی جانب دیکھتے رہتے ہیں ان کی پتلیاں تنگ ہو جاتی ہے۔انسان روشنی میں نہیں دیکھتا تو یہ پتلی کی تنگی ہوتی ہے۔ روشنی کو دیکھنے کا یہی نتیجہ ہے۔۔(مؤلف)

سانپ کی کھال شہد کیساتھ پیس کر سرمہ لگانا ضعف بصارت میں مفید ہے۔(جالینوس)

بوڑھوں کو جو ظلمت عارض ہوتی ہے اس میں موزوں یہی ہے کہ آہستہ خرامی کے ساتھ چلیں پھریں۔مالش کریں۔غذا سے شکم پر نہ کریں۔ چر پری غذائیں نہ لیں۔ہر اس چیز سے پرہیز کریں۔جس سے سر کی جانب ابخرات اٹھتے ہوں۔ کھانے اور پینے کے بعد آہستہ سے قئے کریں۔ناک کے اندر اعتدال کے ساتھ زکام ہو جائے تو ظلمت بصر میں مفید ہے۔اسی طرح جالب بلغم عطاس اور غرغرہ بھی مفید ہے۔ ضعف بصارت کی انتہا ہی علامت یہ ہے کہ اشفار چشم (آنکھ کے کناروں) کا رنگ قوس قزح جیسا ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ناقابل بیان حد تک بصارت کے اندر ضعف شروع ہو جائے گا۔ آنکھوں کے سامنے بھنگے جیسی چیزیں نظر آئیں گی۔ شقیقہ اور دردسر عارض ہو گا۔ غذا کم کر دیں۔ریاضت کرائیں اور تنقیہ کریں۔انشاءاللہ صحت ہو گی۔(روفس)

خس، کراث، بادروج، کرنب، عدس، جرجیر، اور شبث کا کثرت استعمال بصارت کو تاریک کر دتیا ہے۔(حنیشوع)

عمدہ مجرب عزیر:

قلیمیا ۲۸ گرام، لؤلؤ ۷ گرام، مرے گرام، مرارہ نسر ۵۰۰ ملی گرام، مرارہ حجل ۵۰۰ ملی گرام، فلفل سفید ایک گرام، نوشادر ۵۰۰ ملی گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام، پیس کر استعمال کریں۔

برود انار مسمی بہ جلاء عیون العاشقین، انار شیریں وترش کو ہاتھ سے ایک صاف چینی کے برتن میں الگ الگ نچوڑ لیں۔ پھر الگ الگ شیشہ کے ایک برتن میں رکھ کر ڈاٹ لگا دیں۔اور جون کے شروع میں دھوپ میں رکھیں۔ ہر ماہ ثفل (درد) نکال کر پھینک دیں۔اس کے بعد صبر ساڑھے تین گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، دار فلفل ساڑھے تین گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام، مذکورہ آب ۴۰۰ گرام میں خوب اچھی طرح پیس اور حل کر کے آب انارین میں ڈال دیں۔اور بطور سرمہ استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ پرانا جتنا ہو گا۔ اتنا ہی عمدہ ہو گا۔ عمدگی میں انشاءاللہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

210

نسخہ عزیر بے نظیر:

قلیمیائے زر ساڑھے تین گرام، شادنہ ساڑھے تین گرام، توتیا ھندی ساڑھے تین گرام، توبال شبہ (نحاس) ساڑھے تین گرام، سرطان بحری ساڑھے تین گرام، ساذج ھندی ساڑھے تین گرام، کحل اصفہانی ساڑھے تین گرام، دار فلفل ۲ گرام، فلفل ۲ گرام، نوشادر ۲ گرام، زعفران ۷ گرام، سرمہ بنالیں۔

توبال کا اثر:

توبال شبہ (نحاس) کو گرم کر کے ٹھنڈا کریں۔ پھر کوٹ کر نرم کریں۔ اور بقدر ضرورت لے کر اچھی طرح پیس لیں۔ بوڑھوں اور مرطوب آنکھوں کے لئے موزوں ہے۔ (غنیشوع)

حیرت انگیز سرمہ، صحت چشم کا محافظ:

شادنہ ۹ جزء، توتیا ۳ جزء، قلیمیائے زر یک جزء مغسول کر کے (پانی سے صاف کر کے) سب کو یکجا کریں اور سرمہ کے بطور استعمال کریں۔ یہ حجر افروجی جالینوس سے بنے ہوئے سرمہ کے قائم مقام ہے۔

آنکھ کی شکل باقی اور بصارت مفقود ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ پتلی کشادہ ہے یا تنگ۔ دونوں مشابہ ہوں تو ایک کو بند کر دیں۔ دوسری کشادہ نظر آئے تو یہ سمجھیں کہ نقص ثقب عنبیہ میں آفت ہے۔ ورنہ کوئی دوسری بیماری ہو گی۔

یبوست کی وجہ سے لاحق ہونے والی بصارت کی کمزوری عسیر العلاج ہے۔ سب سے مفید چیز روغن نیلوفر کا سعوط، اور غذا، شراب اور حمام کے ذریعہ جسم کو ترطیب پہونچانا ہے۔ روغن کدو شیریں کا سعوط استعمال کریں۔ سر پر وہ طبیخ انڈیلیں جو دوسرے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ آنکھوں کے اندر سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ اور کئی بار دودھ کی دھار ماریں۔ یہ مفید ہے۔ (طبیب نا معلوم)

ابابیل کے بچوں کو لے کر ٹکڑے ٹکرے کریں۔ اور چینے کی حد تک جلالیں۔ اور تھوڑی سنبل ملا کر سرمہ تیار کریں۔ یہ آنکھوں کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اسکا سرمہ لگانے کے بعد آنکھیں بڑی معلوم ہوں گی۔ پتلی کو سیاہ کرتا ہے۔ جرب اور حکہ کا استیصال کر دیتا ہے۔ آنکھوں کی جانب آنے والی کسی اجنبی رطوبت کو بخشتا نہیں ہے۔ (اطہور سفوس)

بصارت چلی گئی ہو اور آنکھوں کی شکل میں قطعاً کوئی غیر معروف چیز نظر نہ آتی ہو اور ساتھ ہی سر کے اندر ثقل خاص کر گہرائی میں اور قعر چشم کے متصل ثقل موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ بصارت

211

کو مصیبت بکثرت رطوبت سے پہونچی ہے جو بہہ کر عصب چشم تک آگئی ہے۔ بیماری یہ خبر دے کہ نگاہوں کے سامنے شروع میں اسی طرح کی خیالی صورتیں آئی ہیں جو نزول الماء کی مریض کو آتی ہیں۔ اور اس کے بعد اچانک بصارت معدوم ہوگئی ہے۔ پتلی میں کوئی بیماری ہے نہ آنکھ میں تو یہ سمجھیں کہ عصب میں سدہ پڑ گیا ہے۔ اس کا پتہ یوں چلے گا کہ ایک آنکھ بند کر دیں، اگر دوسری کشادہ نظر نہ آئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سدہ موجود ہے۔ زوال بصارت سے پہلے سقطہ یا سر پر شدید ضربہ یا شدید قئے کی ہسٹری ملتی ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ ابھر آئی ہو، پھر دھنس گئی ہو۔ اور دبلی ہوگئی ہو تو یہ سمجھیں کہ عصبہ مجوفہ پھٹ گیا ہے۔ (حنین)

ہو سکتا ہے مریض قریب کی شئے دیکھتا ہو، دور کی نہ دیکھتا ہو، چھوٹی چیز نظر نہ آتی ہو، اسی طرح برعکس حالت بھی ہو سکتی ہیں۔ لہذا سب پر غور کر لیں۔ امراض، تشخیص اور علاج سب غور و فکر کے محتاج ہیں۔ (مؤلف)

ضعف بصارت کا علاج:

مأقین کی فصد کھولیں۔ کنپٹیوں پر جونکیں لگائیں۔ جو دوائیں ادرار اشک کرتی ہیں۔ اور سدہ اور ظلمت بصر میں مفید ہیں وہ طاقتور جالی دواؤں سے ترکیب دی جاتی ہیں مثلاً قلقطار، زنگار، فلافل اور سنبل الطیب اور جو دوائیں صحت چشم کی حفاظت اور آنکھوں کے اندر پیدائش امراض سے روکتی ہیں۔ وہ فروجیہ کی جانب منسوب پتھر، انزروت، صبر، مامیثا، اقلیمیا، اثمد اور زعفران سے تیار کی جاتی ہیں۔ ظلمت بصر میں روغن بلساں، مراروں، حلتیت، شہد اور رازیانج وغیرہ سے بنائی ہوئی دوائیں بھی مفید ہیں۔ (حنین)

بصارت چلی جائے اور آنکھ کے اندر کوئی غیر معروف چیز نظر نہ آتی ہو تو اس کا سبب عصبہ مجوفہ ہوتا ہے۔ یہ کیفیت عصب مجوف کے سوء مزاج، یا سدہ اور ورم جیسے امراض یا عصبہ مجوفہ سے نالیوں کے انقطاع کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

بوڑھوں کے اندر ضعف بصارت کا سبب طبقہ قرنیہ کا ٹھٹھرنا یا رطوبت بیضیہ کی کمی ہے۔ پتلی کا سوراخ تنگ ہے تو اسکا سبب رطوبت بیضیہ کی قلت ہے۔ نگاہ بحالہ صاف ہے تو ممکن ہے کہ اسکا سبب طبقہ قرنیہ کا انقباض ہو۔ یہ محتاج علامت ہے۔ علاج دشوار ہے۔ کیونکہ اس طبقہ کو ترطیب پہونچانا، کوئی آسان نہیں ہے۔ بصارت کے لئے سب سے عمدہ رنگ آسمانی پھر مائل بہ سیاہی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ سفیدی اور سیاہی سے مرکب ہوتے ہیں۔ لہذا سفید رنگ کی طرح دونوں تفریق نہیں پیدا

212

کرتے۔اسی طرح سیاہ کی طرح دنوں سختی کے ساتھ اور ناگوار انداز میں سمیٹتے نہیں ہیں۔ یہ حکم آنکھ کے تندرست ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔ آنکھوں کے اندر کمزوری دھوپ کی روشنی وغیرہ سے آتی ہے۔ تو سیاہ رنگ ان کے لئے عمدہ ہے۔ علاج بالضد کے اصول پر۔ (جالینوس)

ماءالجبن خلط مراری سے اور امراض حادہ کے بعد پیدا شدہ ظلمت بصر میں مفید ہے۔ (ساھر)

دودھ کا پینا یبوست سے پیدا شدہ ضعف بصارت کے لئے عمدہ ہے۔ مؤلف)

بزرگان قدیم کا قول ہے کہ حسب ذیل باتوں سے بڑھ کر تندرست آنکھوں کے لئے نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ان کا نقصان مریض آنکھوں سے بھی زیادہ سخت ہے:

۱۔ پیٹ کو مسلسل خشک رکھنا۔

۲۔ روشن چیزوں کو مسلسل دیکھنا۔

۳۔ باریک خط کو جھک کر پڑھنا۔

۴۔ حد سے زیادہ جماع کرنا۔

۵۔ سرکہ، نمکین اور مچھلی کا مسلسل استعمال۔

۶۔ بسیار خوری کے بعد سونا۔

کھانے کے بعد ہضم سے پہلے آنکھوں کے مریض کو سونا مناسب نہیں ہے۔ (انطلیس)

جسے اپنی آنکھوں کے ضیاع کا اندیشہ ہو وہ کچا اور پکا شلجم، نہار منھ کھانے کے بعد، جس قدر کھا سکے کھائے۔ یہ اس کے لئے مفید ہے۔

کحل اکبر صحت چشم کی حفاظت اور رطوبت کا ازالہ کرتا ہے یہی برود فارسی ہے:

کحل، توتیا، مرقشیشا، قلیمیا، ساڑھے سترہ گرام کے برابر ہم وزن، یہ سب دھو کر صاف کرلی گئی ہوں۔ لولو مصول ۷ گرام، ساذج ھندی ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، سنبل ساڑھے تین گرام، کافور ایک گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، سب کو اکٹھا کر کے صبح وشام سرمہ لگائیں۔ (طبیب نامعلوم)

نسخہ کے اندر کحل، کافور اور سنبل انشاءاللہ کافی ہوں گے۔ (مؤلف)

کحل مصول ساڑھے سترہ گرام، مسک ساڑھے تین گرام کافور ۵۰۰ ملی گرام مستعمل ہے۔

آنکھیں بحال اور بصارت معدوم ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کوئی سدہ تو نہیں ہے اسکا اندازہ اس طرح ہوگا کہ مرض کو ایک آنکھ بند کرنے کا حکم دیں۔ بائیں آنکھ کو بند کرنے کے بعد داہنی آنکھ

213

طرح ہوگا کہ مرض کو ایک آنکھ بند کرنے کا حکم دیں۔ بائیں آنکھ کو بند کرنے کے بعد داہنی آنکھ کشادہ ہو جائے تو کوئی سدہ نہ ہوگا۔ اور کوئی آنکھ کشادہ نہ ہو تو جالینوس کی رائے کے مطابق آفت عصبہ مجوفہ میں ہوگی۔ ہماری رائے کے مطابق عنبیہ متاثر ہوگی۔ بصارت کا ضعف یا زوال اور آنکھوں کا بحال رہنا۔ بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے جسے جالینوس نے سدہ کہا ہے مگر ہم اسے آنکھوں کے منقبض اور کشادہ ہونے سے موسوم کریں گے۔ جالینوس جسے روح باصرہ کی غلظت کہتا ہے وہ ہمارے نزدیک درحقیقت رطوبت جلیدیہ کی غلظت کا نام ہے مذکورہ بالا کیفیت کا ایک سبب اور ہے۔ اور وہ ہے قرنیہ کا ٹھٹھرنا اور اس میں کدورت کا پیدا ہونا۔ یہ بوڑھوں کو عارض ہوتی ہے۔ مذکورہ کیفیت کا ایک تیسرا سبب آنکھوں کے خشکی اور رطوبت بیضیہ کی قلت ہے۔ یہ بھی اصل میں بوڑھوں کو اور طویل اور حاد بیماریوں کے اندر عارض ہوتی ہے۔ جس چیز کا نام جالینوس نے سدہ رکھا ہے اسے آپ سمجھ چکے ہیں مریض کو ظلمت سے روشنی میں لاکر اسکی پتلی کا جائزہ لیں گے۔ یہی سب سے صحیح اور بہتر ہے۔ جالینوس نے اس کے علاج کا تذکرہ نہیں کیا ہے یہ دراصل عسیر العلاج ہے۔ کیونکہ یہ اس عضلہ میں ہوتا ہے۔ جو عنبیہ کو پھیلاتا ہے اور سکوڑتا ہے۔ اس پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ اس کے علاج کا طریقہ وہی ہے جو بیکار جانے والے عضلات کا ہے۔

رطوبت بیضیہ کی کمی کی علامت یہ ہے کہ آنکھ میں نقص ہوگا اور وہ دھنس جائے گی۔ علاج تر غذا، حمام، نیند، راحت، سر کی تدھین اور سعوط کے ذریعہ کریں۔ قرنیہ کے ٹھٹھرنے اور مکدر ہو جانے کی بات کھلی آنکھوں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ عسیر العلاج ہے۔ گرم پانی کے حمام اور نقصان بیضیہ کے علاج کے ذریعہ حالت کی دیکھ بھال کی جاسکتی ہے۔

جوہر جلیدیہ کے مکدر ہونے پر تصویریں بآسانی نہیں چھپتی ہیں۔ اسی کو جالینوس نے روح باصرہ کے غلیظ ہو جانے سے تعبیر کیا ہے۔ اس سے شب کور ہوتا ہے۔ نزدیک بینی اور دور بینی دونوں اس لئے مفقود ہوتی ہے کہ غلظت کی وجہ سے دور کی تصویر آنا آسان نہیں ہوتا۔ نزدیک کی چیز بھی مؤثر نہیں ہوتی۔ جیسے سونگھی جانے والی چیز ناک میں رکھتے ہیں پھر بھی سونگھی نہیں جاتی۔ اسکا ایک طبعی سبب بھی ہے وہ یہ ہے کہ لطافت کی وجہ سے جلیدیہ کے لئے جب ممکن ہوتا ہے تب بھی اسکے اندر تصویروں کا آنا آسانی سے ممکن نہیں ہوتا، مگر جب جلیدیہ اور نگاہ کے درمیان واسطہ کا فاصلہ موجود ہو تو نگاہ بروئے کار لانے میں اور زیادہ سخت ہوگی۔ کیونکہ تصویر کے واسطہ ہی میں محکم ہوتی ہے۔ یہی اسکا راستہ ہے۔ اس پر بحث و گفتگو طبعی مباحث کے اندر مکمل کریں گے۔

جلیدیہ کے نہایت لطیف اور رقیق یا نہایت چھوٹے اور کمزور ہونے کا جہاں تک تعلق ہے ایسی

214

صورت میں وہ بیحد روشن اشیاء کو تصور میں نہیں لا سکتی۔ اس لئے دن بھی اچھی طرح دکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ شکلیں اس وقت روشن ہو کر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بصارت کے لئے دیگر نقصان دہ بیماریوں کے اندر آنکھوں میں قابل احساس تغیر کم ہی نظر آتا ہے۔ ان بیماریوں میں ایک بیماری "علت مشتبہ" ہے۔ یہ ثقب عنبیہ کی تنگی ہوتی ہے۔ اسکا پتہ تب ہی چل سکتا ہے جب ایک ہی آنکھ کے اندر ہو، یا مشاہدہ کرنے والے نے بحالت صحت آنکھ کو دیکھا ہو۔ ورنہ اس کا مشاہدہ پتلی کے تنگ ہونے کی دلیل نہ بن سکے گا۔ (مؤلف)

سب سے عمدہ آنکھ وہ ہوتی ہے جو چھوٹی، تھوڑی دھنسی ہوئی اور مائل بہ یبوست ہوتی ہے۔ ابھری ہوئی بڑی آنکھوں میں زمانہ بھر رطوبت اور تکلیف غائب نہ ہوگی۔ بصارت کو تیز کرنے کے لئے انار شیریں نچوڑ کر ایک شیشی میں رکھیں اور ڈاٹ بند کر کے دھوپ میں سکھائیں حتیٰ کہ عصارہ گاڑھا ہو جائے۔ اسے سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ اور پاس میں محفوظ کر لیں کہ جس قدر پرانا ہوگا اتنا ہیں عمدہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جو دوائیں سفیدی اور صحت چشم کی حفاظت کے لئے مستعمل ہیں وہ سرما میں ممسکہ اور گرما میں کافوریہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ سرما میں مسک اور گرما میں کافور شامل کرتے ہیں۔ (اھرن)

سب سے پہلے جملہ طور پر زوال بصارت اور یبوست بصارت کو دھیان میں لائیں۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بصارت مفقود یا کمزور ہوتی ہے۔ مگر آنکھوں کی شکل میں بہت زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو کم ہوتا ہے۔ انسان دیکھتا نہ ہو، پتلی میں نہ کشادگی نہ واضح طور پر تنگی موجود ہو، نہ کدورت ہو، آنکھ بحال ہو تو دیکھیں کہیں سدہ تو نہیں ہے۔ مریض کو روشنی سے تاریکی میں لے آئیں۔ ایک آنکھ کو بند کر کے پتلی کی کشادگی کا جائزہ بھی لیں، طبعی حالت باقی ہو تو پھر دیکھیں شاید ثقبہ زیادہ کشادہ یا زیادہ تنگ ہو گیا ہو۔ یہ بات اسلئے ظاہر نہ ہوگی کہ پتلی کو آپ نے بحالت صحت دیکھا نہ ہوگا۔ بس اتنا معلوم کر لینا ممکن ہوگا کہ دونوں پتلیوں کی حالتیں مشابہ نہیں ہیں۔ ایک زیادہ تنگ یا زیادہ کشادہ ہوگی۔ ثقبہ کے بارے میں معائنہ مکمل کر چکیں اور یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی غیر طبعی تنگی یا کشادگی موجود نہیں ہے۔ تو پھر آنے عصب کا معائنہ کریں۔ سر میں ثقل اور تمام حواس کے اندر سستی۔ یہ ساری باتیں حاسوں کے ضرر کا نتیجہ ہیں۔ ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری دماغ سے تعلق رکھتی ہے۔ ایسی صورت میں سابقہ تدبیر، جسمانی حالت، اور نوم و یقظہ کی کیفیات کا جائزہ لیں تاکہ پتہ چلے کہ یبوست وجہ ہے یا رطوبت، آنکھ کو دیکھیں۔ اندر دھنسی ہوئی، سکڑی ہوئی، اور دبلی ہے یا اس کے برعکس ہے ان باتوں سے علامت حاصل کریں ان باتوں سے پہلے یہ دیکھیں کہ پتلی مکدر ہے یا نہیں،

215

مکدر رہے تو مذکورہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جو نزدیک نہیں ہے۔ دور بین نہیں ہے۔ اس کی رطوبت جلیدیہ گاڑھی ہو جاتی ہے۔ وہ لطافت تدبیر کا محتاج ہے۔ مگر جو دور بین ہے نزدیک بین نہیں ہیں اس کی بیماری کا ذکر ہم کر چکے ہیں، اسے تدبیر میں غلظت کی ضرورت ہوتی ہے شب کور کے مریض کی رطوبات گاڑھی ہو جاتی ہے۔ لہذ الطافت تدبیر کا محتاج ہے۔

روز کور میں غلظت اور رطوبت میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چیزوں میں جسے روشندان نظر آتا ہے، اس کی کچھ رطوبتیں جلیدیہ کے ارد گرد گاڑھی ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جو اشیاء کو یکبار گی نہیں دیکھ پاتا۔ اسکی رطوبتوں کا بھی یہی حال ہے۔ جو اشیاء کو سرخ دیکھے۔ مگر نہ طرفہ ہو نہ یرقان تو مسہل و فصد کے ذریعہ اس کے جسم سے وہ خلط نکال دیں جو رنگ پیدا کر رہی ہے۔ ایک چیز دو نظر آتی ہو اور کیفیت بڑھی ہوئی ہو تو لا علاج ہے۔ کیونکہ اسکے دونوں جلیدیے ایک ہی سمت میں موجود نہیں ہوتے بلکہ دوسرے سے بلند ہوتا ہے۔ علاج کریں تو اس طرح کریں کہ بھینگی آنکھ کے اوپر کوئی چیز باندھ دیں تا کہ اس کی جانب نگاہ بکثرت اٹھتی رہے۔ اس طرح برابر ہو جائے گی۔

جن لوگوں کی دونوں جلیدیہ آماق کی جانب مائل ہو جاتی ہیں مگر ایک دوسرے کے اوپر چڑھتی نہیں ہیں۔ وہ بصارت کے لئے کچھ بھی مضر نہیں ہیں، جن کی آنکھیں پھٹ جاتی ہیں ان کی بصارت زائل ہو جاتی ہے کیونکہ رطوبت جلیدیہ بہہ جاتی ہے۔ اور آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ کہرا اور دھواں دیکھائی دینے کی حالت میں قرنیہ مرطوب ہو جاتی ہے۔ زرد یا سرخ رنگ اسلئے نظر آتا ہے کہ خود آنکھیں زرد یا سرخ ہو جاتی ہیں۔ قرنیہ میں تشنج ہو جاتا ہے۔ تو بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی شفافیت کم ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بڑھاپے کی وجہ سے ہوتی ہے یا رطوبت بیضیہ کے کم ہو جانے سے دونوں حالتوں میں آنکھیں دبلی ہو جاتی ہیں۔

ہر آلہ چشم میں آفتیں:

عصبہ کے اندر شگاف پڑ جانے سے آنکھیں ابھر آتی ہیں، اندر دھنس جاتی ہیں، اور بصارت زائل ہو جاتی ہے، نا قابل تحلیل سخت سدہ پیدا ہو جاتا ہے تو بصارت زائل ہو جاتی ہے۔ قرنیہ پھٹ جاتا ہے تو عنبیہ ابھر آتا ہے۔ عنبیہ پھٹ جاتا ہے تو بیضیہ بہہ جاتی ہے اور آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔ ملتحمہ تھوڑا پھٹ جاتا ہے تو نقصان دہ نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

عنبیہ دبلا پن نہ ہو پھر بھی طبقہ قرنیہ ٹھٹھرا ہوا ہو تو ایسا رطوبت بیضہ کے کم ہو جانے سے ہوتا ہے عنبیہ میں دبلا پن کا نہ ہونا، طبقہ قرنیہ کے اندر یبوست اور ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ عسیر

216

العلاج ہے۔اور بڑھاپے میں ہوتا ہے۔

ضعف بصارت میں بوڑھوں کے لئے ہمیشہ روزانہ کئی بار کنگھی کرنا قبل از طعام طبیخ افسنتین پینا، سکنجبین عنصلی، عطوس اور غرور کا استعمال مفید ہے۔ (جالینوس)

توتیا ہندی، کحل، ھلیلہ زرد، زنجبیل چینی، مرارہ قبج، آب مرزنجوش میں پیس کر اوپر سے تھوڑی مسک اور تھوڑی کافور ڈالیں۔اور سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ آنکھوں کی تقویت اور جلا کے لئے مفید ہے۔ (مسیح)

غرب یعنی آنکھ کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، فتق اُماق، لحمہ کی کمی اور زیادتی

مأق اعظم کا لحمہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو فضلات چشم کو ناک کی جانب بہنے سے روک دیتا ہے چنانچہ فضلات یہاں محتبس ہو جاتے ہیں جس سے غرب نام کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

برادہ نحاس، نوشادر اور شب سے تیار کی ہوئی دوا ناصور چشم کے لئے باعث شفا ہے۔ یہ دواء حاد ہوتی ہے۔ جسے "باب مایقلع اللحم" میں رقم کیا جا چکا ہے۔

مأق اعظم کے پاس ایک چھوٹا سا پھوڑا نکل آتا ہے۔ جو سوزش کے بغیر پھٹ جاتا ہے۔ یہ آنکھ کے گوشہ تک ہوتا ہے۔ اس لئے عسیر العلاج ہوتا ہے۔ لہذا بہ عجلت ایسی دواؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ جو سوزش پیدا کئے بغیر محلل ہوں۔ کیونکہ حاد ادویہ آنکھ کے اندر درد پیدا کریں گی جس کی وجہ سے ورم بڑھ جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بیماری عسیر العلاج ہوتی ہے۔ کیونکہ طاقتور ادویہ کے ذریعہ علاج کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہوتا کہ طویل مدت تک اس پر دوا باندھ کر رکھی جائے۔ کیونکہ ساتھ میں آنکھوں کو باندھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس مدت تک آنکھوں کو باندھے رکھنا مشکل ہے۔ (جالینوس)

آرد کرسنہ شہد کے ساتھ، یا خاکستر انگور شہد میں گوندھ کر، یا کندر بیٹ کبوتر تازہ میں شامل کر کے بطور ضماد رکھیں۔ یا مویزج اور اشق کو پیس کر پھٹنے سے پہلے رکھیں۔ یا پھٹکری پیس کر پھٹنے سے

217

پہلے رکھیں۔ اگر صحت نہ ہو تو شگاف دے کر سوراخ کے دونوں کناروں کو الگ کردیں۔ اس کے بعد مثقب رقیق کے ذریعہ اس جگہ باریک قریب قریب سوراخ کردیں۔ بعد ازاں اس پر دواء الراس نام کی دوا رکھ دیں۔ یہ اوپر کا چھلکا اتار دے گی۔ اور صحت ہو جائے گی۔ یا ہڈی کو کھول کر نمایاں کردیں اور اسے آگ سے داغ دیں، ایسا کرنے سے ایک چھلکا اتر آئیگا اور صحت ہو جائے گی۔ کبھی اس طرح بھی داغتے ہیں کہ یہاں چھوٹی سی قیف نیچے آنکھ کی ہڈی کے اوپر رکھ کر پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیتے ہیں۔ جس سے داغنے کی کیفیت حاصل ہو جاتی ہے اور مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ (ارخیجانس)

کبھی ماق چشم میں ایک پھوڑا نکل آتا ہے۔ اس پر انگلی رکھتے ہیں۔ تو غائب ہو جاتا ہے، انگلی ہٹا لیتے ہیں اصل حالت پر واپس آجاتا ہے۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔

اخیلوس نام کا ورم دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ورم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ بہہ کر ناک کی جانب آتا ہے۔ بالخصوص انگلیوں سے آنکھوں کو رگڑتے ہیں۔

(۲) ورم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ بہہ کر ناک کی طرف نہیں آتا۔ ناک کی جانب بہہ کر نہ آنے کی صورت میں وقت زیادہ گذر جاتا ہے تو مادہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور ناصور کی طرح ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ناصور چشم کو داغنا:

اچھی طرح اور کشادہ کھول لیں۔ تاکہ کیا کرنا ہے معلوم ہو سکے۔ پھر اس بات کا قصد کریں جہاں تک ممکن ہو سوراخ پتلی کے کہیں نیچے مقام پر پڑے، کیونکہ اوپر پڑنا مفید نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ یہاں سے ناک تک ایک سوراخ ہوتا ہے۔ مثقب کو دبا کر لے جائیں حتی کہ ناک کا غضروف اعظم مل جائے۔ پھر جس حد تک ہو سکے بہادیں۔

ہاتھ کو ناک کے گوشہ کی جانب رکھیں۔ آنکھ کے گوشہ کی جانب اسے قطعاً مائل نہ کریں ورنہ طبقات کٹ جائیں گے اور آنکھوں کی جانب رطوبت بہہ جائے گی۔ اس وقت موقف پر آجانے کے بعد مثقب پر اتنی قوت کے ساتھ دباؤ ڈالیں کہ ناک اور منہ سے خون نکل آئے۔ اس وقت سوراخ کو تلاش کر کے قوی الحرارت اور نہایت گرم مکواتوں کے ذریعہ داغ دیں۔ حتی کہ اردگرد اچھی طرح کھول اٹھے۔ دو یا تین بار۔ ہر بار چھلکا اتر آئے۔ پھر یہاں روئی کے ساتھ شیرج رکھ دیں تاکہ خشک ریشہ گر جائے۔ بعد ازاں صحت تک مرہم کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

نواصیر کے بارے میں گل ارمنی پر جالینوس نے جو کچھ کہا ہے اسکے مطابق۔

218

ایک ضروری بات یہ ہے کہ ناصور کا آپریشن کر کے نچوڑیں، صاف کریں، اور اس کے تمام ردی گوشت کا استیصال کریں۔ پھر آب خرنوب نبطی رطب میں کئی بار روئی ڈبو کر یہاں رکھیں اس سے اندمال ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

برگ سداب بستانی خشک کو آب رماد میں پیس کر اخیلوس پر رکھیں۔ خواہ ہڈی تک پہونچا ہو یا نہ پہونچا ہو۔ اس سے نہایت عمدہ اور مؤثر اندمال ہو جائے گا۔ اندمال کا اثر ھڈی تک پہونچے گا۔ شروع میں سوزش پیدا ہو گی۔ پھر نہیں ہو گی۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس سے کوئی برا اثر نہیں ہوتا۔ حیرت انگیز دوا ہے۔

دیگر:

صبر اور مرگھونگھے کی رطوبت میں پیس کر اخیلوس میں بھر دیں، عمدہ ہے۔

ناصور چشم اور دیگر تمام ناصوروں کے لئے عمدہ دوا:

تمام صلابتوں کو بھی تحلیل کر دیتی ہے۔ نیز پیپ کو تحلیل کر کے منتشر کر دیتی ہے۔

زیتون ۴۰۰ گرام، مروار سنگ ۷۰ ۲ گرام، زرنیخ ۱۳ گرام۔

مروار سنگ اور زیتون کو اچھی طرح جوش دے لیں پھر اس پر زرنیخ چھڑک کر آگ سے اتار لیں زرنیخ کے جلنے سے پہلے پہلے۔ پھر استعمال کریں۔ (بولس)

ابن سوادہ کو غرب ہو گیا تھا مگر کمزور تھا۔ میں نے دبایا تو کچھ بھی نہ نکلا۔ حتی کہ اسے آشوب آگیا، چنانچہ اس کی آنکھوں کو چند دن باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد دبایا تو بہہ نکلا اور اصل معاملہ روشنی میں آیا۔ لہٰذا جب تک تین دن آنکھوں کو باندھے نہ رکھیں بھروسہ نہ کریں۔ اس کے بعد دبائیں بشرطیکہ ابھار نظر نہ آئے، ابھار نظر آجائے تو صحت کے لئے کافی ہے۔ (مؤلف)

رستے ہوئے ناصور کے لئے:

سکنجبین سرکہ کے ہمراہ پیس کر استعمال کریں۔ (اریباسیوس)

غرب میں خربق اسود داخل کریں۔ یہ بد گوشت کا استیصال کر دیتی ہے۔ یاز نگار ۴۲ گرام، اشق ۲۱ گرام، لے کر شیاف بنا لیں اور غرب میں رکھ کر زاج اور شہد سے بھر دیں۔ (ابن طلاوس)

مذکورہ اشیاء کے ذریعہ علاج اس طرح کرتے ہیں کہ غرب میں حقنہ دے کر آپریشن کرتے ہیں۔ پھر ان دواؤں کو بھرتے ہیں۔

219

دواء حاد ان سب سے بہتر ہے۔(مؤلف)

ناصور چشم کے لئے:

زرنیخ، قلی، نورہ، زنجار، اور زاج استعمال کریں۔(ساہر)

ہم نے جو بات کہی ہے وہ صحیح ہو گئی ہے۔(مؤلف)

غرب ایک پھوڑا ہے جو گوشۂ چشم اور ناک کے درمیان نکلتا ہے۔ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے تو رس کر ناک کی طرف آتی ہے اور ناک سے بدبودار پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ کبھی رس کر مأق اعظم اور آنکھوں کی طرف جاری ہوتی ہے۔ یہ برا ہوتا ہے۔ اس سے غفلت برتنے پر ناصور ہو جاتا ہے اور ہڈی کو تباہ کر دیتا ہے۔ کبھی پیپ پلک کے نیچے بہتی ہے۔ اور اس کے غضروفوں کو تباہ کرتی ہے۔ مأق پر دباؤ ڈالیں گے تو پیپ نکلے گی۔ "عذہ" اس گوشت کے غیر معتدل طور پر بڑھ جانے کو کہتے ہیں جو آنکھ اور دونوں نتھنوں کے درمیانی سوراخ کے سرے پر ہوتا ہے۔ رشح اس وقت ہوتا ہے جب یہ لحمہ (گوشت) اس حد تک کم ہو جاتا ہے کہ خود آنکھ کی جانب سیلان رطوبت روک سکے نہ ہی رطوبتوں کو متخرین کی جانب جانے والے سوراخ کو واپس کر سکے۔ یہ کمی ظفرہ اور جرب کا علاج کرتے ہوئے ادویات حادہ کے بکثرت استعمال سے پیدا ہو جاتی ہے۔

رشح اور عذہ کے علاج کا تذکرہ ہم نے "باب ادواء العیون الصغار" میں کر دیا ہے۔ لہذا اس کی جانب رجوع کریں۔

غرب کا علاج:

سب سے پہلے وہ علاج کریں گے جو ورم کا کیا جاتا ہے، یعنی ادویات مانعہ و محللہ استعمال کی جائیں گی۔ اگر مفید ثابت نہ ہوں تو ایسی دوائیں استعمال کی جائیں گی جو اسے توڑ دیں۔ ٹوٹ جانے کے بعد "باب القروح" کے مطابق قرحہ کا علاج کریں۔ اطباء اس سلسلہ میں مامیثا، زعفران، برگ سداب، ہمراہ آب رماد، اور آلائش سمیت صدف سوختہ ہمراہ مروصبر استعمال کرتے ہیں۔(حنین)

مأق اکبر کے پاس کبھی ایک پھوڑا نکل آتا ہے۔ کبھی یہ باہر کی جانب مائل ہو جاتا ہے حتی کہ اسکی سوجن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی اندر کی جانب مائل ہوتا ہے۔ اس وقت ورم قطعاً ظاہر نہیں ہوتا۔ جس پھوڑے کا ورم ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے پیپ بہتی ہے۔ مگر گوشت کو تباہ نہیں کرتی، کبھی بہہ کر یہ پیپ ناک کی طرف آتی ہے۔ اور یہاں سے رس کر آنکھوں میں آتی ہے۔ کبھی اس کو اندر اور باہر دونوں پہلوؤں کی جانب بہتی ہے۔ کچھ اندر گہرائی تک دھنستی ہے۔ کچھ نہیں دھنستی ہے۔

220

جو پیپ زیادہ اندر نہیں دھنستی ہے وہ ہڈی کو تباہ نہیں کرتی۔ بر عکس ازیں ہڈی کو تباہ کرتی ہے۔ کبھی ناک کی پوری ہڈی برباد ہو جاتی ہے۔ جو پیپ باہر کی جانب مائل ہوتی ہے۔ یسیر العلاج ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کا منہ بن گیا ہو۔ جہاں سے انصباب ہو رہا ہو۔ آنکھوں کی جانب مائل ہونے والی پیپ کی علامت یہ ہے کہ ہر معمولی بات پر آنکھوں کے اندر بلا سبب درد ہوتا ہو گا۔ مائق سے آنسو بہے گا۔ اور آخری علامت یہ ہے کہ آماق پر دباؤ ڈالنے سے ان سے پیپ جاری ہو گی۔

علاج:

ورم اگر اندر کی جانب نہ ہو، نہ مزمن ہو تو اس سے ہڈی تباہ نہ ہو گی لہذا آپریشن کر دیں اور دیکھیں کہ ہڈی تک نہ پہونچا ہو تو تمام بد گوشت نکال کر بقیہ کو مندمل کریں۔ اور اگر ہڈی تک پہونچ گیا ہو تو اسے داغ دیں۔ داغ ہڈی تک پہونچ جائے حتی کہ اس سے کوئی چھلکا اتر جائے یا بد گوشت تباہ ہو جائے۔ داغنا نہ چاہیں۔ تو دواء حادسے کام لیں۔ (انطلیس)

پھوڑا اگر باہر کی جانب مائل ہو تو آپریشن کر دیں۔ اور گوشت کو خشک کریں۔ حتی کہ ہڈی تک پہونچ جائے۔ ہڈی تباہ نہ ہوئی ہو تو اسے کھرچ دیں۔ تباہ ہو چکی ہو تو آنکھ پر نمکین پانی کے ساتھ اسفنج رکھ کر ہڈی کو داغ دیں۔ کچھ لوگ بد گوشت کا نکال لینے کے بعد پیپ کو ناک تک بہانے کے لئے ثقب استعمال کرتے ہیں۔ ہم صرف داغ دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

غرب اگر آماق کی جانب مائل ہے اور اندر کی جانب دھنسا ہوا نہیں ہے۔ تو پھوڑے کو آماق تک کاٹ دیں اور جو بد گوشت بن گیا ہو، اسے ادویات سے خشک کر دیں۔

حیرت انگیز طور پر حسب ذیل ذرور خشک کرتا ہے:

زاج غبار کی طرح پیس کر مقام ماؤف پر چھڑک دیں۔ صبر بھی پوست کندر کے ساتھ پیس کر چھڑکی جاسکتی ہے۔ (بولس)

غرب کے لئے سرمہ کا نسخہ:

قلیمیا کو دھو کر پانی کے ساتھ چند پیسیں، پھر قلقدیس پانی میں گھول کر صاف شدہ پانی لے لیں اور منجمد کر لیں۔ پھر دونوں دواؤں کو ہم وزن اکٹھا کر کے پیسیں اور مٹی کے ایک نئے کوزے میں رکھیں۔ نیچے سرکہ رکھ دیں۔ پھر کوزے کا سر باندھ کر بند کر دیں اور پندرہ دن تک چھوڑ دیں۔ حتی کہ کوزہ کے اندر سرکہ کی تری داخل ہو اور وہ دونوں دوائیں تر ہو جائیں۔ پھر نکال کر پیس لیں اور

221

خشک کرلیں۔ بوقت ضرورت سلائی کے ذریعہ خودمائق میں لگائیں۔ انشاءاللہ مفید ہوگا۔

میں نے اپنے ایک دوست کو جسے غرب تھا مشورہ دیا کہ ھلیلہ محکوک خودمائق کے اندر قطور کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ پیپ کم ہوگئی، اور غرب خشک ہوگیا، مریض صحت کے قریب جاپہونچا۔ مری تجویز کے مطابق شاید اسے مکمل صحت ہو جاتی، میری تجویز یہ تھی کہ دواء الراس کا اس کے لئے سرمہ بنادیا جائے، دواء الراس وہی جو ننگی ہڈیوں پر گوشت اگاتی ہے۔ (تیاذوق)

صبر، انزروت، مامیثا، تراب کندر سوختہ، زاج، مر اچھی طرح پیس کر تھوڑا ماق کے اندر داخل کریں۔ انشاءاللہ مفید ہوگا۔ (مؤلف)

مرہم:

غرب کو داغ دیتا ہے۔ قنطوریون دقیق ساڑھے چار گرام، زراوند ساڑھے چار گرام، مرتین گرام، شب دو گرام، مازو دو گرام، ایرسا ساڑھے چار گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، زنگار ایک گرام، مامیثا دو گرام، شہد کے ساتھ گوندھ علاج کریں، ہر ناصور کا شافی ہے۔

غرب میں مفید یہ ہے کہ جاذب مرہموں کے ذریعہ جن کا تذکرہ "باب تحلیل المدۃ" میں ہم بیان کر چکے ہیں تضمید کریں۔ یہ غرب کو تحلیل اور رطوبتوں کو چوس لیتے ہیں۔

حسب ذیل نسخہ اس کے لئے خاص ہے:

زیتون میں مروار سنگ جوش دیں۔ ہم وزن نمک اور نوشادر ڈال کر اتنا پکائیں کہ لسی آجائے، اسے غرب پر رکھیں۔ (جالینوس)

رستے ہوئے ناصور کے لئے:

سکبینج سرکہ میں پیس کر استعمال کریں، عجیب الاثر ہے۔ (اریباسیوس)

سداب کوٹ کر گوشۂ چشم کے اورام پر ضماد رکھیں۔ مفید ہوگا۔ چپکا کر خشک کردے گا۔ بلبوس سرکہ کے ساتھ کوٹ کر بطور ضماد استعمال کرنا ان اورام میں تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے جو مائق اعظم میں ہوتے ہیں۔ تنہا اس کا ضماد استعمال کریں تو چپکا کر خشک کردیتا ہے۔ (جالینوس)

بابونہ کا ضماد رستے ہوئے ناصور کو صحت دیتا ہے۔

جوز زنج کا اندرونی حصہ آنکھ کے نواصیر پر رکھنا مفید ہے۔ روغن جوز کے ذریعہ غرب کا علاج کیا جاتا ہے۔ آٹے کے ہمراہ دوسر کا ضماد رستے ہوئے ناصور کو صحت دے دیتا ہے۔ اس کے لئے آٹے

222

کے ساتھ عصارہ بھی مستعمل ہے۔(دیسقوریدوس)

یہ مائق کے نواصیر کو شفا دیتا ہے انگور بری کا پھل شہد، زعفران اور روغن گل کے ساتھ پیس کر ضماد کرنا ابتداء میں رستے ہوئے ناصور میں مفید ہے۔

زیتون کے ساتھ کمازریوس کا سرمہ اخیلوس کا ازالہ کر دیتا ہے۔(جالینوس)

لسان الحمل نمک کے ساتھ ضماد کرنے سے آنکھ کے نواصیر زائل ہو جاتے ہیں۔(دیسقوریدوس)

ایک معتمد شخص نے بتایا کہ اس نے آنکھ کے ناصور کا ازالہ اس طرح کیا کہ اسے مر سے بھر دیا، چنانچہ اسنے مندمل کر کے طاقت دیدی، مریض مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔(مؤلف)

عنب الثعلب کو اچھی طرح کوٹ کر ضماد کیا جائے تو رستا ہوا ناصور صحیح ہو جاتا ہے۔ عصارۂ عنب الثعلب روئی کے ساتھ رستے ہوئے ناصور کے لئے مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

مائق اعظم کا لحمہ بڑا بھی ہو جاتا ہے اور چھوٹا بھی۔ بڑا ہو جاتا ہے تو آنسوؤں کو اور دیگر فضلات چشم نتھنوں تک بہہ کر آنے سے روک دیتا ہے۔ چنانچہ یہ سب یہاں محبوس ہو جاتے ہیں۔ جس سے غرب ہو جاتا ہے۔(جالینوس)

آنکھوں کے نواصیر کا علاج کیؔ سے کیا جاتا ہے۔ نشتر سے کھولیں اور اندازہ کریں کہ سلائی کتنی اندر جاسکتی ہے۔ اسکے بعد سلائی جیسے کمواتوں سے داغ دیں۔ ان کمواتوں کو بہت سرخ ہونا چاہئے، ورنہ اندیشہ ہے کہ چپک جائیں، پہلا داغ دینے کے بعد ایک دھجی سے رگڑ دیں، پھر دوسری بار داغیں، تین بار داغنا کافی ہے۔

کیؔ کا معیار یہ ہے کہ مکواۃ کے اردگرد شدت سے کھولنے لگے۔ اس کے بعد شیرج کے ساتھ یہاں روئی رکھ دیں اور کاسنی کا ضماد کر دیں، اس حد تک علاج کریں کہ خشک ریشہ گر جائے۔ پھر مرہم سے علاج کریں۔ انشاء اللہ صحت ہو گی۔

ناصور پر شدید دباؤ ڈالیں تو چمٹ جاتا ہے۔ اور اماق سے پیپ نکل آتی ہے۔ آنکھوں کے ناصور کا علاج اس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ سوراخ کر کے داغ دیں۔ یہ نہایت مؤثر طریقہ علاج ہے، صحت تقریباً اسی سے ہوتی ہے۔ کبھی داغ بغیر سوراخ کر دینے سے صحت ہو جاتی ہے۔ اشفی جیسے لوہے سے سوراخ کریں، البتہ اسے دبیز اور گول سر کا ہونا چاہئے۔ سوراخ ناک کے گوشہ تک کریں۔ بایں طور کہ اس پر دباؤ ڈال کر اتنی شدت سے چکر دیں کہ ناک اور سوراخ سے خون نکل آئے۔ خون نکل آنے پر سوراخ مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد داغیں، میرے خیال میں اس حالت کے اندر صرف زاج سے پر کر دیں۔ تو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔

223

آنکھ کے ناصور کے لئے:

صمغ عربی، اور اس کا تین گنا مر، مرارۂ بقر میں گوندھیں اور ناصور میں بھر کر اوپر سے چپکا دیں۔ صحت ہو جانے کے بعد ہی یہ اکھڑے گا۔ (مؤلف)

ایضاً:

آٹے کے ساتھ مر گوندھ کر بھر دیں، مکمل صحت ہو گی (مؤلف)

"الادایۃ المقابلۃ الادواء" میں ذکر کردہ دواؤں کے مطابق ایجاد۔

مر ایک جزء، ایرسا ایک جزء، جاؤشیر بوٹی کا چھلکا ایک جزء، آرد کرسنہ ایک جز، زراوند طویل ایک جزء، مردو جزء، دردی خمر سوختہ ایک جزء، زنگار ایک جزء، سب کو دبق کے ساتھ اکٹھا کریں ان سب دواؤں کو کھریرے پر رکھیں اور کسی کھردرے کپڑے میں لپیٹ کر ناصور کو اس سے رگڑیں اور پھر یہی دوا کسی فتیلے کے ذریعہ سے ناصور میں رکھ دیں۔ ایک دن رکھا رہنے کے بعد اسے نکال لیں پھر رگڑیں اور صاف کریں اور دوا رکھ کر دو یا تین دن کے لئے چھوڑ دیں، اللہ کے حکم سے شفا ہو گی۔ دبق اس بیماری میں مستعمل ہے۔ (مؤلف)

گوشۂ چشم میں ایک ورم ہوتا ہے۔ گوشہ کو دبائیں تو اندر دھنس جاتا ہے اور چھوڑ دیں تو دوبارہ واپس آ جاتا ہے۔ مأق اعظم میں کچھ رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں، اگر اس کا بہاؤ اس سوراخ سے نہیں ہوتا جو ناک تک جاتا ہے تو متعفن ہو جاتا ہے۔ اس میں پیپ پڑتی ہے اور مزمن ہونے کے بعد ناصور ہو جاتا ہے ۔انگلی سے رگڑنے پر زیادہ تر ناک کی جانب بہہ کر آتی ہے بشرطیکہ ناک کھلی ہوئی ہو۔ (جالینوس)

آنکھ کے ناصور میں آس بھر دی جائے تو جاتا رہتا ہے۔ جوز زنج کو بھرنے سے آنکھ کا ناصور انشاء اللہ زائل ہو جائے گا۔ (بختشیوع)

ناصور کے لئے:

کندر، مر، ہم وزن، شب اس کا نصف، نطرون اس کا نصف، پیس کر ناصور کر اندر بھر دیں۔
ناک اور مأق اکبر کے درمیان کبھی ایک پھوڑا نکل آتا ہے۔ اخیلوس کہتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹے سے دبیلہ کی طرح ہوتا ہے۔ کبھی رس کر آنکھوں کی جانب آتا ہے۔ عسیر العلاج ہے۔ لہذا اسے پھوڑے کا علاج بعجلت ایسی محلل ادویات سے کریں جو سوزش نہ پیدا کرتی ہوں۔ (جالینوس)

شہد کے ساتھ آرد کرسنہ کا ضماد استعمال کریں۔ یا کندر اور بیٹ کبوتر باہم ملا کر ضماد کریں۔

224

عمدہ اثر کرتا ہے۔ پھوڑا پھر بھی نہ ٹوٹے تو مویزج اور اشق کو شہد کے ساتھ ملا کر اس پر رکھیں۔ یا زاج پیس کر رکھ دیں۔

ناصور کے لئے مجرب سر موں کے دوا:

دیگ بر دیگ میں فتیلہ لت پت کر کے کسی دھجی سے ناصور کو رگڑنے کے بعد اس میں داخل کر دیں۔ اور آنکھ پر روزانہ کئی بار مبرد ضماد رکھیں حتی کہ اثر ہونے لگے۔ اس کے بعد اس کے اندر روغن شیرج ڈالا جائے تاکہ خشک ریشہ نکل جائے۔ ضرورت ہو تو دوبارہ یہی عمل کریں۔ حتی کہ صفائی ہو جائے۔ (ارخیجانس)

بیٹ کبوتر پیس کر غرب میں بھرنا یا اس پر رکھنا بیحد مفید ہے۔ (اطہو سفوس)

غرب ایک پھوڑا ہے جو مائق اکبر سے ناک تک کے درمیان نکلتا ہے اور بالعموم گوشۂ چشم تک رساؤ ہوتا ہے۔ غفلت برتی جائے تو ناصور ہو جاتا اور ہڈیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ پیپ کا بہاؤ کبھی نتھنوں کی جانب اس سوراخ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جو آنکھ کے اندر ناک تک ہوتا ہے۔ کبھی پیپ پلک کی کھال کے نیچے بہہ کر اس کے غضر روفوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ پلک کو دبانے پر پھوڑے سے پیپ نکل کر بہتی ہے۔ (حنین)

زاج ۴۲ گرام، اشق ۲۱ گرام، گوندھ کر قرص بنالیں اور اس سے غرب کو بھر دیں شفاء ہو گی۔ (حنین)

یہ دوا تنہا غرب کے لئے مفید، عمدہ، مؤثر اور عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

آنکھ کے ناصوروں کے لئے:

اشق اور زنگار کے فتیلے بنا کر ناصور میں رکھ دیں۔ (ساھر)

آماق کے ناصوروں کے لئے:

صمغ حبہ خضراء، تھوڑی کتانی دھجی کے ساتھ کوٹ کر مرہم کی صورت میں ناصور کو بھر دیں۔ (طبیب نامعلوم)

سنا اور دیکھا ہے۔ جراحوں کے یہاں سوجے ہوئے ناصور کا مریض آتا ہے تو اسی جگہ کو شگاف دے کر کشادہ کر دیتے ہیں۔ پھر داغ دیتے ہیں۔ سوجا ہوا نہیں ہوتا تو دو یا تین دن اسے نچوڑا نہ جائے حتی کہ پیپ جمع ہو جائے جس کی وجہ سے وہ پھول کر اوپر اٹھ آئے، اور وہ جگہ نمایاں ہو جائے جسے کھول دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ بھی کریں۔ اسے دواء سے بھرنا چاہیں تو چند دن

225

چھوڑ دیں، کہ پیپ جمع ہو جائے حتی کہ وہ مقام نمایاں ہو جائے جس میں اچھی طرح شگاف لگایا جا سکے۔ پھر اسے شگاف دے کر صاف کریں اور اپنی دوائیں بھر دیں، انشاءاللہ شفا ہو گی۔

اس کا علاج کرنا چاہیں تو کچھ دنوں تک چھوڑ دیں، نچوڑیں نہیں حتی کہ وہ مقام ابھر آئے جسے کھولنا چاہتے ہوں۔ اسکے بعد نشتر سے اسے کھول دیں، اور زیادہ نہیں تھوڑی گہرائی تک لے جائیں۔ پھر ایک لوہے سے اس کا اندازہ کریں۔ وہ اس طرح کہ اسے ہڈی تک لے جائیں۔ صلابت سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ لوہا ہڈی تک پہونچ گیا ہے۔ اب مقدار معلوم کرلیں۔ داغنے کے بعد مکواتوں کو اسی مقدار میں داخل کر کے ہڈی تک پہونچا دیں۔ گوندھا ہوا آٹا برف سے ٹھنڈا کر کے آنکھوں پر یکے بعد دیگرے سرد حالت میں رکھتے ہیں۔ مظبوطی کے ساتھ داغ دینے کے بعد خشک ریشہ کا استیصال کریں۔ (مؤلف)

غرب کا شافی علاج یہ ہے کہ پیپ پڑنے سے پہلے اس پر تخم حنظل دن میں دو دو بار رکھیں۔ پیپ پڑنے کے بعد اس میں تخم حنظل بھر دیں۔ (کناش فارسی)

شیافوں سے غرب کا مکمل علاج:

زاج، صبر، پوست کندر، قلیمیا، مازو ناپختہ، انزروت شیاف بنا کر ماق کو دن میں تین بار نچوڑنے اور صاف کرنے کے بعد قطور کریں۔ اور اسی پہلو سونے کا حکم دیں۔ مزمن نہ ہونے کی صورت میں یہ کافی ہے۔ مزمن ہے تو چند دن چھوڑ دیں، تا کہ یہاں پیپ آکر جمع ہو جائے۔ پھر آپریشن کریں۔ اور مذکورہ بھر دیں۔ زیادہ مزمن نہ ہو، اور کوئی گاڑھی چیز بار بار اس سے بہتی ہو۔ خشک نہ ہوتی ہو۔ تھوڑی تھوڑی رستی رہتی ہو تو ہڈیاں تباہ نہ ہوئی ہوں گی۔ ایسی صورت میں آپریشن کریں۔ کبھی تھوڑا بدگوشت بھی ہوتا ہے۔ یہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب غرب زیادہ مزمن نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس سے بہنے والی رطوبت خرابی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں آپریشن کرنے کے بعد مذکورہ شیافوں سے بھر دینا کافی ہوگا۔ آپریشن کے بعد گوشت خراب اور فاسد نظر آئے۔ تو دواء حاد استعمال کریں تا کہ سارے گوشت کا ازالہ کر دے۔ اس کے بعد خشک ریشہ گرا دینے کے بعد مندمل کریں۔ ایک مخلوق کو اسی سے صحتیاب ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہڈی ظاہر ہو جائے اور فاسد ہو تو اسے داغ دینا ضروری ہے۔ فاسد نہ ہو تو گوشت اگانے والی دوا استعمال کریں، بشرطیکہ مجس سے ٹٹولنے پر ہڈی پر پھسلن ہو یہ چکنی ہو گی۔ فاسد نہ ہو گی۔ کھردری محسوس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ ہڈی میں سوراخ ہو چکا ہے اور وہ فاسد ہو چکی ہے۔ (مؤلف)

226

آنکھ کے ناصور کو زائل کرنے کے لئے دواحاد اخضر استعمال کریں۔ شیاف بنا کر استعمال کریں تو اور زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

دوسر ماق کے پاس کا ناصور زائل کر دیتا ہے۔ روغن جوز کثرت سے قلیل کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ غرب کا علاج کیا جاتا ہے۔

بابونہ کا پھول اور جڑ ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے رستا ہوا ناصور درست ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ مزمن نہ ہوا ہو۔ مزمن ہونے کی صورت میں ہڈی تباہ ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

پھوڑ جب تک ٹوٹ کر پیپ خارج نہ کرنے لگے۔ دوسر اور جوز زنخ وغیرہ طاقتور محلات سے علاج کریں۔ ٹوٹ جانے کے بعد مر، اقاقیا، زنگار اور انزروت وغیرہ استعمال کریں۔ مزمن ہو گیا ہو حتی کہ ہڈی برباد ہو چکی ہو تو کی، ثقب، (سوراخ کرنا) اور قلقدیس کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

غرب کی ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس کا رساؤنہ آنکھ کی طرف ہوتا ہے نہ ناک کی جانب، یہ آماق کے قریب محض ایک ابھار ہوتا ہے۔ دبانے پر آماق اور ناک سے پیپ خارج نہ ہو گی، مریض درد محسوس کرتا ہے۔ آنکھوں میں ہر وقت آشوب رہتا ہے۔ آنسو بہتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھیں کہ پھوڑے کے رساؤ آنکھ کی جانب نہیں ہو رہا ہے۔ اس پر شگاف دے کر علاج کریں۔ (انطلیس)

بولس کے مطابق:

جو پھوڑے آماق کے پاس ہوتے ہیں نضج تک ان کا انتظار نہ کرنا چاہئے بلکہ بعجلت آپریشن کر دیں، خواہ کچے ہی کیوں نہ ہوں۔ تاکہ آنکھوں کی جانب سیلان نہ ہو سکے اور ٹوٹ کر نواصیر بن جائیں۔ (مؤلف)

دواء اصقیر کے ذریعہ علاج کریں۔ اس کا شیاف بنالیں اور ماق کے اندر ماق کو معروف طریقہ پر نچوڑنے کے بعد قطور کریں۔۔ یہ دواء حاد کی قائمقام ہے۔ (مؤلف)

بیخ کبر آماق کے نواصیر کو صحت دے دیتی ہے۔ (خوز)

ماش چبا کر غرب پر رکھتے ہیں۔ اس کی حیرت انگیز خاصیت ہے۔ غرب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ھند بروایت خوز)

227

پلکوں کو اُگانا، خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پپوٹوں کی سرخی وورم کے ساتھ پلکوں کا گرجانا) کا بیان، پلکوں کواگانے کے لئے عجیب وغریب سرمہ۔

بالوں کو راتینج سے چپکایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

روغن چینی اور مصطگی سے چپکایا جاتا ہے۔ یا بالوں کی جانب کوئی گرم لوہا قریب کیا جاتا ہے، پھر بالوں پر لطوخ کر کے چپکا دیتے ہیں۔ (مؤلف)

دبیز سرخ پلکوں کے لئے جن میں کنارے نہیں ہوتے۔

چوہے کی مینگنی، بکری کی مینگنی، رماد قصب، ہم وزن لے کر سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ پلکوں کو مفید ہے اور کناروں کو بھی اگا دیتا ہے۔ کاٹنے کے بعد جو دوائیں بال کو واپس لاتی ہیں انہیں "باب ابطال الشعر" میں تلاش کریں۔ (جالینوس)

پلکوں کی غلظت کے ساتھ کنارے زائل ہو جائیں اور سرخی اور حکہ موجود ہو تو یہی سلاق (باھمنی) ہے۔ یہ ایک خراب خلط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جن کا پلکوں کی جانب انصباب ہونے لگتا ہے مذکورہ حالت میں پلکیں بحال ہوں تو اس کا سبب یبوست ہے۔ (یہودی)

یہ سرمہ کناروں کو اگاتا اور خوبصورت بناتا ہے:

کھجور کی گٹھلی ساڑھے دس گرام، سنبل رومی سات گرام، پیس کر استعمال کریں۔ عمدہ طور پر کنارے اگ آئیں گے۔ سلاق میں نہایت مفید یہ ہے کہ چوہے کی مینگنی شہد کے ساتھ پیس کر سرمہ لگائیں۔ کناروں کو اگانے کے لئے "باب ابنات الشعر" اور باب دواء الثعلب کا مطالعہ کریں۔ اس میں مفید یہ ہے کہ پلکوں کو رگڑیں۔ اس کے بعد شحم روز، یا شحم سے اس کی مالش کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (بولس)

228

سرمہ کناروں کو نہایت عمدہ پر اگاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے کناروں کو۔ انہیں خوبصورت بناتا اور نشو نما دیتا ہے:

اثمد ایک جزء، رصاص سوختہ نصف جزء، توبال نحاس ربع جز، زعفران ربع جز، گلاب ربع جزء، مر ربع جزء، سنبل ھندی ربع جزء، کندر ربع جز، دار فلفل ربع جزء، کھجور کی گٹھلی ساڑھے دس گرام سب کو مٹی کے ایک برتن میں پینے کی حد تک جلالیں اور خوب اچھی طرح پیس کر تھوڑی روغن بلساں میں لت کریں اور استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (اریباسیوس)

کناروں کو اگانے اور خوبصورت بنانے کے لئے:

شیح جلا کر پیس لیں اور سرمہ کے طور پر پلکوں پر گذاریں۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (طبیب نامعلوم)

کناروں کے جھڑنے کے لئے:

چوھے کی مینگنی جلا کر شہد کے ساتھ گوندھیں اور کناروں پر طلاء کریں۔ یہاں بال بہت جلد اگیں گے اور لمبے ہوں گے۔ (ابن طلاؤس)

کناروں کو اگانے کے لئے حیرت انگیز سرمہ:

کحل ۵۶ گرام، رصاص سوختہ ۲۸ گرام، پوست نحاس ساڑھے دس گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، گلاب ساڑھے تین گرام، مر دو گرام، کندر ذکر ساڑھے تین گرام، سب کو ایک برتن میں اکٹھا کر کے اچھی طرح بھون لیں۔ پھر نکال کر اچھی طرح پسیں اور اوپر سے دو چمچہ روغن بلساں ڈالیں اور خشک کر کے استعمال کریں۔ (بولس)

عمدہ سرمہ:

انتشار اجفان کے لئے جبکہ اس کے ساتھ پلکوں کے اندر غلظت نہ ہو۔ کھجور کی گٹھلی سوختہ، ساڑھے دس گرام، فجتوشہ ۷ گرام، سرمہ لگائیں۔

غلظت اجفان کے ساتھ انتشار میں مفید یہ ہے کہ شہد کے ساتھ چوہے کی مینگنی پیس کر سرمہ لگائیں۔

بالوں کا علاج یہ ہے کہ کاٹ دیئے جائیں یا داغ دیئے جائیں یا چپکا دیئے جائیں یا اکھیڑ دیئے جائیں۔ (حنین)

229

کناروں کو خوب اگانے والا (طلاء):

خستہ تمر سوختہ پیس کر ریشمی کپڑوں سے چھان لیں اور اسکے ساتھ تھوڑی لاذن ملا کر روغن آس میں گوندھ لیں اور رات میں دو بار پلکوں کی جڑوں پر طلاء کریں۔ مفید ہے۔

نہایت مفید یہ ہے کہ سنبل الطیب اور پوست صنوبر دو جزء، پیس کر ریشمی کپڑے کے ذریعہ چھاننے کے بعد سرمہ لگائیں۔ عمدہ اور موثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

شعر زائد کا علاج شفاخانائی مشاہدہ کے مطابق:

اس کے چار طریقے ہیں:

(۱) الزاق۔ چپکانا۔ (۲) کی (داغنا)۔ (۳) پرونا۔ (۴) پلکوں کی تقصیر (چھوٹا کرنا)

پلکوں کی تقصیر (چھوٹا کرنا) کے سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ اگر ان کے کنارے چھوٹے ہیں اور اچھی طرح ضبط میں نہیں آرہے ہیں تو پلک کے بیچ میں سوئی داخل کریں۔ سوئی میں ایک دھاگہ ڈال کر کھینچیں۔ اور پلک کو ضبط کریں اور پلک کو اشارے کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑیں اور سلائی سے اتنا دبائیں کہ الٹ جائے۔ پھر اندر اس جگہ شگاف دیں جو اجانہ کہی جاتی ہے۔ اجانہ اس لئے کہ یہ جگہ اجانہ (خاکدان) کے شکم کے مشابہ ہوتی ہے۔ شگاف ماق سے ماق تک دیں۔ اس کے بعد پلک کی کھال کے اندر اوپر سے تین دھاگے تین جگہوں میں داخل کریں۔ ایک بیچ میں دو آماق کے گوشوں میں اور اپنی طرف کھینچیں تاکہ قطع و برید کی مقدار کا اندازہ کر سکیں۔ اگر دیکھیں بال سب کے سب اوپر اٹھ کر باہر کی طرف نکل گئے ہیں اور اس مقدار کا اندازہ کر لیا ہے جسے کاٹ دینا کافی ہو تو اسی مقدار میں کاٹ دیں۔ تاکہ شترہ پیدا نہ ہو سکے۔ اس کے بعد تین جگہوں پر سی دیں۔ قطع صرف ظاہری پلک کی جلد میں ہونا چاہیے۔ پھر ایک دھجی میں ذرور اصغر یہاں رکھ کر اوپر سے سرکہ اور پانی میں بھیگی ہوئی ایک دھجی رکھ دیں۔ تاکہ ورم کو روک سکے۔ تین دن کے اندر صحت ہو جائے گی۔ یہ ہے شفاخانہ میں اپنا مشاہدہ۔ (مؤلف)، (انطلیس اور بولس)

کبھی اجانہ میں شگاف لگا کر پلک کو عضلہ کے ذریعہ پھیلا دیتے ہیں، عضلہ کو دحق (سخت جسمانی اذیت دینے کے لئے پنڈلی پر کسی جانے والی دو لکڑیاں) کی طرح تراشی ہوئی دو لکڑیوں کے درمیان رکھ کر اچھی طرح باندھ دیں۔ اس طرح یہ عضلہ کم و بیش دس دنوں کے اندر مردہ ہو کر گر جائے گا۔ اور پلکیں چھوٹی ہو جائیں گی۔ اگر پلکیں زیادہ چھوٹی ہو گئی ہیں تو مرخیات کا استعمال کریں ان سے نرم ہو

230

کر تھوڑی لمبی ہو جائیں گی۔اور اگر یہ صورت ہو گئی ہو کہ ضروری حد سے انہیں کم ہونا چاہئے تو قابض ادویات استعمال کریں۔

کی کرنا ایک یا دو بال کے لئے جائز ہے۔ سوئی نما لوہے سے داغیں گے، پہلے بال کو اکھاڑ لیں اور اس جگہ گرم ملکواڑ رکھ دیں۔(بولس)

کناروں کو اگانے اور خوبصورت بنانے کے لئے عمدہ سرمہ:

خستہ تمر سوختہ ساڑھے ۲۴ گرام، سنبل ردی ۸ گرام، سرمہ بنالیں۔ بیحد عمدہ ہے۔ یہ جرب کے لئے بھی مفید ہے۔(قریطن)

خستہ تمر سوختہ، سنبل، لازورد، دخان کندر، سرمہ بنائیں۔

قرابادین کے مطابق یہ سلاق اور کناروں کو اگانے کے لئے ہے۔(مؤلف)

سرمہ کناروں کو بیحد خوبصورت بناتا ہے:

اثمد ۵۶ گرام، اسرب سوختہ بہ کندر ۲۸ گرام، روسختج ساڑھے چار گرام، مر ساڑھے چار گرام، زوفائے خشک ساڑھے چار گرام، سنبل ساڑھے چار گرام، کندر ذکر ساڑھے چار گرام فلفلسفید ساڑھے چار گرام، خستہ تمر سوختہ ۳۰ عدد، سب کو الگ الگ کوٹیں پھر ملا کر تھوڑے روغن بلساں کے ساتھ پیسیں اور استعمال کریں۔(تیاذوق)

جو عضلہ پلک کو اوپر اٹھاتا ہے اس کا سرا تھوڑا ابرو نیچے جاتا ہے اور پلک کے وسط میں نہیں ہوتا۔اور جو بالائی کے محاذ میں نیچے تک جاتا ہے۔اسکا سرا خاص کر ماق کے اندر وہاں جاتا ہے جہاں کنارے ہوتے ہیں۔پلک کو کاٹتے ہوئے ماقین کو بچائیں، خاص کر اگر قطع و برید نیچے کی جانب ہو رہی ہو باقی ماقین کے بیچ میں اور جسم کے طول یعنی ابرو اور کناروں کے درمیان آپریشن ہو رہا ہو تو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔(جالینوس)

برادۂ کندر، کناروں کا اگانے اور سلاق میں عمدہ ہے۔ سلاق کے لئے خاص طور پر موزوں ہے زفت قطران، میعہ، لازورد جیسی چیزوں کا دخان جو پلکوں کی جانب آنے والی رطوبتوں کو خشک کرتا ہے۔ سوءمزاج صالح ہے۔ یہ بال اگاتا ہے۔

سنبل بالوں کو اگانے کے لئے عمدہ ہے۔ یہ پلکوں کو بیحد طاقت دیتا ہے اور بال اگاتا ہے۔(دیسقوریدوس)

سنبل اسود پیس کر ایک شیشہ کے برتن میں محفوظ کرلیں۔ سلائی سے اسے پلکوں پر گذاریں۔ کنارے اگ آئیں گے۔(ابن ماسویہ)

231

پرونا:

رفوگروں کی سوئی لیں اوراس کے سوراخ میں عورتوں کے بال کے دونوں سرے داخل کریں۔ دونوں سروں کو کھینچیں تاکہ دستہ نما ہو جائیں۔ پھر اس دستہ میں ایک اور بال داخل کریں کیونکہ اس کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے بعد مریض کو گدی کے بل سلا دیں۔ پلک کو اپنی جانب کھینچیں اور سوئی کو پلک کے اندر سے باہر لے آئیں۔ پھر سوئی اور بال کو اس حد تک کھینچیں کہ وہ بال پلک کے اندر داخل ہو جائے۔ جس کا سرا سوئی عروہ نما (دستہ نما) ہے۔ بعد ازاں اس بال کو کاٹ دیں جو چبھتا ہے اور اسے دستہ کے اندر داخل کریں۔ اور ایک سلائی سے نکال دیں۔ دستہ کو تھوڑا کھینچیں تاکہ ممکن حد تک کھینچ اٹھے۔ پھر یک بارگی کھینچ لیں تاکہ بال پلک کے باہر آجائے۔ اگر یہ ٹوٹ جائے تو جو بال دستہ کے شکم میں ہے۔ اسے کھینچیں۔ کیونکہ دستہ سرے سے پلک کے اندرونی حصہ میں واپس آجاتا ہے لہذا اس دستہ میں سرے کی طرف سے پلک کا بال داخل کریں۔ اپنا عمل دھرائیں حتی کہ وہ نکل کر اندر آجائے، نکل آئے تو اس پر موم سے سات بار ملیں تاکہ ٹوٹ نہ سکے۔ دستہ کے اندر کے جو بال داخل کرتے ہیں۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ بال نہ نکل سکے اس کے ذریعہ دستہ کو کھینچ سکیں۔ آہستہ سے کام کریں تاکہ وہ ٹوٹنے نہ پائے۔ ورنہ سوئی دوبارہ داخل کرنی پڑے گی۔ اور وہ ایک طاقتور بال کی طرح باقی رہے گا۔ سوئی کو دوبارہ داخل کریں تو دوسری جگہ سے کریں کیونکہ اسی پہلی جگہ پر دوبارہ بھی داخل کریں گے تو یہ جگہ کشادہ ہو جائے گی۔ اور بال کو ضبط میں نہ لایا جاسکے گا۔ (انطلیس بروایت بولس)

شترہ:

ٹیڑھی سوئی یا دھاگہ کے ذریعہ اسے کھال سے غضروب ادھیڑنے کے بعد معلق کریں۔ جیسا کہ پلکوں کی قطع و برید میں ہوتا ہے۔ پھر یہ مقدار غضروف ثانی سے کاٹ کر الگ کردیں اس سے پہلے آپ پلک کے اندر دو دھاگے داخل کر چکے ہوں گے، ان دھاگوں کو کھینچ کر پیشانی سے چپکا دیتا کہ کھال کھینچ اٹھے۔ شترہ اگر بالائی پلک میں ہو تو کھینچیں۔ مگر بالائی پلک کے اندر بہت کم ہوتا ہے۔ (شفاخانہ کا مشاہدہ از انطلیس بروایت بولس)

حیرت انگیز سرمہ:

کناروں کو اگا تا دمعہ کو کاٹتا اور چشم کی رطوبت غریبہ کو خشک کرتا اور اس کی صحت کا محافظ ہے۔

232

قلمیا شہد میں گوندہ کر ایک کوزہ میں جس کا سر ابند ہو سوختہ کریں۔ حتی کہ سوراخ سے دھواں نکلنا بند ہو جائے۔ پھر ڈھکن کو ہٹا کر اس پر شراب ریحانی چھڑ کیں اور ایک صلایہ (کھرل) میں انڈیل کر پیسیں اور خشک کر لیں۔ یہ خشک کردہ قلمیا ایک جز، روتیج نصف جزء، کحل مغسول ایک جزء، لازورد نصف جزء، محفوظ کریں اسے کناروں پر گذاریں عمدہ، موثر اور بیحد عجیب الاثر ہے۔

دیگر عجیب الاثر اور مجرب ہے:

کحل ۴۰۰ گرام، رصاص سوختہ ۲۰۰ گرام، توبال نحاس ۱۳ گرام، کندر ۱۳ گرام، ناردین ھندی ۱۳ گرام، فلفل سفید ۱۳ گرام، زعفران ۱۳ گرام، خستہ تمر سوختہ ۵۰ عدد، مٹی کے کوزے میں رکھ کر نیچے آگ روشن کر دیں تا کہ کوزہ سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں اچھی طرح پیس کر اوپر سے روغن بلساں اس قدر ٹپکائیں کہ بو آجائے۔ بچوں کے آشوب چشم، سلاق، اشفار، اور پلکوں کو خوبصورت بنانے کے لئے نا قابل بیان حد تک حیرت انگیز ہے۔ شام کو پلکوں پر اس کا طلاء کر کے سوئیں اور صبح کو ٹھنڈے پانی سے دھو دیں۔ سلاق پلکوں کی غلظت کو کہتے ہیں ساتھ میں سرخی اور ماق کا فساد ہوتا ہے اور پلکوں کے کنارے جھڑ جاتے ہیں۔ (قریطن)

دخان قطران سلاق کے لئے عمدہ ہے۔ دخان صمغ صنوبر و صمغ بطم و مصطگی فساد زدہ کے لئے عمدہ ہے۔

عصارہ برگ زیتون بری آنکھوں کی جانب انصباب رطوبات کو روکتا ہے، اسی لئے فساد اجفان اور فساد ماق کے لئے مانع شیافوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ روغن گل کو بطور سرمہ استعمال کرنا غلظت اجفان کے لئے موزوں ہے۔

صمغ بطم الٹے بال پر چپکایا جاتا ہے۔ دخان بطم، مصطگی اور راتینج وغیرہ ان سرموں میں شامل کرتے ہیں جو آنکھوں کی پلکوں کو خوبصورت بنانے میں اور فساد زدہ ماق اور گرے ہوئے کناروں کو درست کرتے ہیں۔

شحم افعی آنکھوں کے اگنے کو روکتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

دخان کند آنکھ کے کناروں کو خوبصورت بناتا ہے۔ (بولس)

لازورد پلکوں کے بال اگاتا ہے پلکوں کے انتشار میں اور جب کہ وہ پتلی اور کمزور ہو جاتی ہیں اس وقت مفید دواؤں کے ساتھ لازورد کو شامل کرتے ہیں۔ اور اسکا تنہا سرمہ بھی مستعمل ہے۔ لازورد عضو کو اس کے اصل مزاج کی طرف واپس لاتی ہے۔ (جالینوس)

233

مصطگی آنکھوں کے جانب الٹے ہوئے بالوں کو چپکا دیتی ہے۔ سقوط اشفار (کناروں سے بالوں کا گرنا) میں ناردین عمدہ ہے۔ یہ اس کے لئے مفید بھی ہے اور بال بھی اگاتی ہے۔ پلکوں کو خوبصورت بنانے والے سرموں میں خستہ تمر سوختہ، شراب میں بجھا کر دھونے کے بعد استعمال کرتے ہیں۔

آب حصرم آماق کے فساد میں بیحد مفید ہے۔ بڑے دانوں والے صنوبر کا دھواں منتشر اشفار، اور فساد زدہ آماق کے لئے مفید ہے۔ صبر پلک کی خارش کو سکون دیتی ہے۔ صدف نبطی جلا کر دھولی جائے تو پلکوں کو دبیز کرتی ہے۔ شام میں جس صدف کو طلبیس کہتے ہیں جلا کر قطران میں مخلوط کی جائے اور اس پلک پر قطور کریں جس سے کوئی بال اکھاڑ لیا گیا ہو تو دوبارہ اگنے نہیں دیتی۔ صدف کی رطوبت بال کو چپکا دیتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

چھوٹی خشک سیپیوں کو جلا دیا جائے تو اس کا اثر اس حد تک ہوتا ہے کہ قطران کے ساتھ شامل کر کے اس جگہ قطور کریں جہاں سے بال اکھاڑ لیا گیا ہو تو اگنے سے روک دیتی ہے۔ کبھی صدف کی رطوبت سے پلک کے بال کو چپکا دیتے ہیں۔ قفر پلک کے بال چپکا دیتی ہے۔ (جالینوس)

قلقطار آماق چشم کا تنقیہ کرتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسے جلا کر اور پیس کر سرمہ استعمال کیا جائے تو غلظت اجفان کے لئے مانع ہوتی ہے۔ (جالینوس)

زوفائے صوف (۱) فساد زدہ مآقین اور سخت پلکوں کے لئے موزوں ہے جن کے کنارے گر چکے ہوں۔ دخان ینبوت پلکوں کو خوبصورت بناتا ہے۔ کناروں کے گرنے اور مآق کے فساد کے لئے موزوں ہے۔ دخان زفت کا بھی یہی اثر ہے۔

انتشار اشفار میں ایک مفید دوا:

سنبل الطیب پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ یہ اور پوست صنوبر ہم وزن سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ عمدہ ہے۔ (دیسقوریدوس)

پلکوں کے کناروں کو خوبصورت بنانے کے لئے:

خستہ تمر سوختہ، چھان کر لاون کے ساتھ روغن آس میں گوندھ لیں اور پلکوں پر طلاء کریں۔ پلکوں میں بال اگنے سے جو دوائیں روکتی ہیں۔ انہیں معلوم کرنے کے لئے "باب منع انبات الشعر" کا مطالعہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

(۱) اس کی ماہیت اور افعال معلوم کرنے کے لئے دیکھئے الجامع لمفردات ابن البیطار ۲ / ۱۷۳

234

شعر زائد کیلئے ایک تدبیر:

سوئی کی طرح پتلا ایک لوہا بالشت برابر لے کر سرے کو قادیہ (۱) قائمہ پر ایک گرہ کے برابر موڑلیں۔ پھر اس ٹیڑھے سرے کو اچھی طرح گرم کرلیں۔ اب پلک کو الٹ کر اپنی جانب کھینچیں اور الٹے بال کی جڑ پر گرم سرا رکھ کر داغ دیں۔ یہ جل جائے گی۔ بال پھر نہیں اگے گا۔ بال زائد ہوں تو ہر بار ایک یا دو کو داغیں، اور جب تک پہلا داغ ٹھیک ہو جائے دوسرا نہ داغیں۔ یہ لطیف طریقہ ہے۔ (مؤلف)

اشفار کو اگانے اور جرب کے ازالہ کے لئے:

خستہ تمر سوختہ ۷ عدد، ناردین قلیطی ۷ گرام، سرمہ بنائیں۔

عمدہ دوا:

اشفار کے گرنے، جرب اور سلاق کے لئے، صحت چشم کی حفاظت بھی کرتی ہے قلیمیا ۴۰۰ گرام، موٹے آٹے کی طرح کوٹ لیں۔ اور شہد میں گوندھ کر کوئلے کی آگ میں رکھیں۔ حتی کہ دھواں نکلنا بند ہو جائے۔ پھر کوزہ اٹھا کر مطبوخ میں بجھا دیں اور پیس لیں۔ یہ اور نحاس سوختہ مغسول، کحل مغسول اور لازورد اچھی طرح پیس کر استعمال کریں۔ (قریطن)

بال اکھاڑ کر اس کی جگہ مرارۂ ہدہد کا طلاء کریں۔ یہ کافی ہے۔ دوسری دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (حنین)

دھکتے ہوئے انگارے پر کندر رکھیں اور اس کے اوپر ایک طشتری اوندھا کر دھواں لے لیں۔ اس دھواں کو شحم بط اور زوفائے تر کے ساتھ ملا کر سرمہ بنائیں پلکوں کے کنارے بالوں کو اگانے اور کناروں کو خوبصورت بنانے میں نہایت عجیب الاثر ہے۔ (اطہور سفوس)

پلکوں کے بال کبھی ورم اور سرخی کے بغیر بھی جھڑ جاتے ہیں۔ پلکوں میں داء الثعلب جیسی ایک گرم رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی سرخی، غلظت اور قرحہ اجفان کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

سلاق محض آماق کے فساد کو کہتے ہیں۔ وردیج میں سرخی کے ساتھ پلکیں دبیز ہو جاتی ہیں۔

سرمہ:

پلکوں میں غلظت نہ ہو تو انتشار اشفار میں مفید ہے۔ خستہ تمر ساڑھے دس گرام، موسحوسہ (سنبل روحی) ۷ گرام، پیس کر سرمہ لگائیں۔

---

(۱) قادیہ۔ نیزے کے نچلے یا اوپر والے حصہ کو کہتے ہیں۔ ایک دوسرے نسخہ میں "زاویہ" ہے

235

دیگر:

اثمد، قلیمیا، قلقدلیس، زاج، ہم وزن کوٹ کر شہد میں گوندہ لیں پھر جلا کر پیس لیں، اور سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔

دیگر:

پلکوں میں غلظت اور سرخی کے ساتھ سقوط اشفار میں مفید ہے۔ چوہے کی مینگنی شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کریں۔

بال کا علاج:

بال کا علاج یہ ہے کہ پلک کو کاٹ دیں۔ (حنین)

بال کے لیےاس جگہ شگاف لگائیں جسے اجانہ کہتے ہیں۔ یہ پلک کی جگہ اجانہ (خاکدان) سے مشابہ ایک کنارہ ہوتا ہے۔ اجانہ میں فالتو گوشت بال کے علاوہ اگ آتا ہے تو بال کو آنکھوں کی جانب الٹنے نہیں دیتا۔ (اھرن)

یہ ہمارے خیال کے مطابق نبطین (۱) کی عمدگی پر فیصلہ کن دلیل ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ دو چھوٹے قماد لئے جائیں۔ اور پلک کو الٹ دی جائے، اسے اجانہ کے نیچے برابر کردیں اور شگاف لگائیں۔ شگاف لگانا اسی وقت واجب ہے۔ جب ماقین کے دونوں زاویوں کے قماد علم میں آجائیں۔ بیچ کے حصہ میں شگاف لگادیں۔ اور وہ دونوں زاویوں کے پاس مختلف ہوں تو بیچ میں شگاف دینے سے کوئی زیادہ فائدہ نہ ہوگا۔ یہ اسکی بنیادی بات۔ مذکورہ بالا انداز میں شگاف لگادینے سے نبطین کو مستحکم کردیں گے۔ اب پلک کو جس قدر اوپر اٹھانا چاہتے ہیں اس کی مقدار کا اندازہ کرلیں۔

اگر بال کسی بھی جگہ آنکھ کے اندر بری طرح الٹا ہوا ہو تو اس جگہ اچھی طرح کاٹیں اس کے بعد پلک میں دھاگوں کے ساتھ ایک سوئی تین جگہ پر داخل کریں جو باہم آمنے سامنے خطہ استوا پر ہوں۔ دھاگوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچیں، حتی کہ جو چیز کاٹنی ہے۔ اسے دیکھ سکیں۔ اور نادانی سے پلک کو کاٹ کر نہ رکھ دیں کیونکہ یہاں ضرورت صرف یہ ہے، کہ بالائی پلک کی جلد کاٹ دی جائے۔ بعد ازاں دھاگوں کے نیچے جو حصہ موجود ہے اسے کاٹ دیں۔ پھر مختلف مقامات پر، ہر مقام پر دو یا تین گرہیں دے کر سی دیں۔ اس کے بعد ذرور اصفر چھڑکیں۔ اور ایک دھجی تر کر کے اس پر رکھ دیں، جو مندمل ہونے تک پڑی رہے۔ ایک یا دو یا تین یا پانچ بال ہوں تو روزانہ ایک یا دو اکھاڑیں اور اس جگہ سوئی کے مانند باریک خمیدہ سر مکواۃ جس کی صفت ہم بیان کر چکے ہیں کے

236

ذریعہ اس جگہ کو داغ دیں۔ مکواۃ کو اتنا گرم کریں کہ خون کے رنگ کی طرح سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں پلک پر سفیدی بیضہ اور روغن گل رکھیں۔ داغا ہوا مقام صحیح ہو جائے تو بال پھر اکھاڑیں اور پھر داغیں۔ اس طرح انشاءاللہ صحت ہو جائے گی۔ (مؤلف)

سلاق کے لئے انطلیس اسکندری کا علاج:

مفید اور عجیب الاثر ہے پوست صنوبر، حجارہ ارمنی، سرمہ بنائیں۔ اشفار کو اگانے میں سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ (انطلیس)

اشفار کے زوال کے ساتھ غلظت اور سرخی نہ ہو تو یہ داء الثعلب یا قرع جیسی بیماری ہے۔ غلظت، صلابت اور سرخی بھی ہو تو یہ سلاق ہے۔ پہلی قسم یعنی داء الثعلب کا علاج سر کے تنقیہ اور پلکوں پر ادویات حادہ کے طلاء سے کریں۔ دوسری قسم کا علاج ادویات محللہ سے شروع کریں۔ پھر حجر ارمنی کا سرمہ لگائیں۔ یہ خلط حاد سے پیدا شدہ انتشار اشفار میں بے حد مفید ہے۔ اس سے خلط کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور عضو کو قوت پہونچتی ہے۔ (ابن سرابیون)

چشم پر گفتگو تمام ہوئی۔ اور کتاب الحاوی کی پہلی جلد (سفر) بحمداللہ وعونہ والصلاۃ علی النبی رسولہ وعبدہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما پایۂ تکمیل کو پہونچی۔ اس سے فراغت ۱۲ر محرم ۶۱۰ھ بروز دوشنبہ محمد بن ولید بیاسی مامور طلیطلہ کے ہاتھوں ہوئی۔ جس نے اسے طلیطلہ کے کتبخانہ مملوکہ وزیر حکیم ابو سلیمان ذی ابن نحمیش اسرائیلی وفقہ اللہ ونفعہ بہ کے لئے نقل کیا۔

اس کے بعد انشاء اللہ جلد ثانی میں کان، کان کے اندر انجماد خون، کان کے امراض علامات، اور معالجات پر گفتگو ہو گی۔

أسهل الله تعالى العون عليه بمنه و كرمه الأن به قوة.

237

کتابیات

۱۔ المیامر	چوتھا مقالہ	جالینوس
۲۔ المیامر	تیسرا مقالہ	جالینوس
۳۔ مجموع العلل والاعراض والجوامع		جالینوس
۴۔ الاخلاط	پہلا مقالہ	جالینوس
۵۔ الفصول	پانچواں مقالہ	جالینوس
۶۔ مسائل ابیذیمیا	چھٹا مقالہ	جالینوس
۷۔ جامع الکحالین المحدثین		انطلیس
۸۔ کتاب العین		حنین
۹۔ کتاب مجہول		طبیب مجہول
۱۰۔ قرابادین کبیر		
۱۱۔ اجناس ادویۃ العین		حنین
۱۲۔ الاعضاء الآلمہ		جالینوس
۱۳۔ کتاب البصر فی المجموع فی العین		جالینوس
۱۴۔ کناش مسیح		مسیح
۱۵۔ کتاب اصناف الحمیات	دوسرا مقالہ	جالینوس
۱۶۔ حیلۃ البرء	تیسرا مقالہ	جالینوس

238

۱۷۔ حیلۃ البرء پانچواں مقالہ جالینوس

۱۸۔ حیلۃ البرء بارھواں مقالہ جالینوس

۱۹۔حیلۃ البرء تیرھواں مقالہ جالینوس

۲۰۔المیامر ساتواں مقالہ جالینوس

۲۱۔الاخلاط دوسرا مقالہ جالینوس

۲۲۔ تقدمۃ المعرفۃ پہلا مقالہ جالینوس

۲۳۔ کتاب المسالۃ والجواب فی العین جالینوس

۲۴۔ الفصول چوتھا مقالہ بقراط

۲۵۔الفصول چھٹا مقالہ بقراط

۲۶۔ کتاب الفصد جالینوس

۲۷۔ کتاب العلامات جالینوس

۲۸۔ ابیذ یمیا چھٹا مقالہ بقراط

۲۹۔ ابیذ یمیا چھٹے مقالہ کا ساتواں تشریحی مضمون جالینوس

۳۰ ۔الاہویۃ والبدان بقراط

۳۱۔ کناش الاختصارات عبداللہ بن یحی

۳۲۔ مسائل ابیذ یمیا چھٹا مقالہ بقراط

۳۳۔ کتاب الواسطی واسطی

۳۴۔ کتاب روفس الی العوام روفس

۳۵۔ کتاب فی سیاسۃ الصحۃ جالینوس

۳۶۔ کتاب فی الفصد		قسطا
۳۷۔ الاخلاط	دوسرا مقالہ	جالینوس
۳۸۔ الاخلاط	تیسرا مقالہ	جالینوس
۳۹۔ الطب القدیم		جالینوس
۴۰۔ المیامر	ساتواں مقالہ	جالینوس
۴۱۔ فصول ابیذ یمیا		جالینوس
۴۴۔ تجارب البیما رستان		جالینوس
۴۵۔ جوامع العلل والاعراض		جالینوس
۴۶۔ منافع الاعضاء	گیارہواں مقالہ	جالینوس
۴۷۔المیامر	تیسرا مقالہ	جالینوس
۴۸۔ المسائل الطبیعیة		جالینوس
۴۹۔ تذکرہ ابن عبدوس		ابن عبدوس
۵۰۔ الکمال والتمام		ابن ماسویہ
۵۱۔ حفظ الاصحاء		جالینوس
۵۲۔ ازمان الامراض		جالینوس
۵۳۔ اختیارات حنین		حنین
۵۴۔ الادویة الموجودة بکل مکان		حنین
۵۵۔ التقاسیم		حنین
۵۶۔ الکتاب المجموع فی العین		انطلیس

240

۵۷۔ مداورۃ الاسقام		جالینوس
۵۸۔ قرابادین قدیم		
۵۹۔ قاطیطریون		بقراط
۶۰۔ الادویۃ العتیقۃ للادواء		جالینوس
۶۱۔ التریاق الی قیصر		جالینوس
۶۲۔ آراء بقراط و فلاطن	ساتواں مقالہ	جالینوس
۶۳۔ قرابادین سابور کبیر		
۶۴۔ الادواء المزمنہ		ارکیغانس
۶۵۔ فلسفہ ارسطوطالیس		تیقولاؤس
۶۶۔ من لایجد طبیبا		روفس
۶۷۔ المقالۃ فی شفاء الاسقام		جالینوس
۶۸۔ قاطاجانس	پانچواں مقالہ	جالینوس
۶۹۔ مداواۃ الاسقام للغرب		حنین
۷۰۔ المنقیۃ		ابن ماسویہ